بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللہ ﷺ

طہارت کے مسائل کا بیان

TAHARAT Ke Masail Ka Bayan

- Wazu Ka Bayan
- Gusl Ka Bayan
- Pani Ka Bayan
- Tayammum Ka Bayan
- Mozo'n Per Masah
- Haiz-o-Nifas Ka Bayan
- Nijasato'n Ka Bayan
- Istanja Ka Bayan

صدرالشریعہ بدرالطریقہ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ الغنی

طہارت کے مسائل کا بیان

بہارِ شریعت
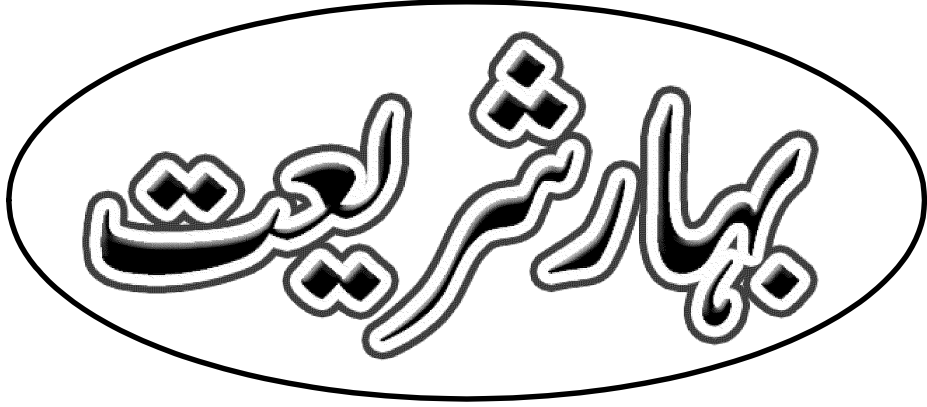
حصہ دوم (2)

(......تسہیل وتخریج شدہ......)

صدر الشریعہ بدر الطریقہ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ الغنی

پیشکش

مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)

شعبہ تخریج

ناشر

مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

الحمد للّٰہ الواحد الاحد الصمد۔ المتفرد فی ذاتہ و صفاتہ فلا مثل لہ ولا ضد لہ ولم یکن لہ کفوا احد۔ والصلوۃ والسلام الاتمان الاکملان علی رسولہ و حبیبہ سید الانس و الجان۔ الذی انزل علیہ القراٰن۔ ھدی للناس و بینات من الھدیٰ والفرقان وعلٰی اٰلہ وصحبہ ما تعاقب الملوان۔ وعلٰی من تبعھم باحسان الٰی یوم الدین. لاسیما الائمۃ المجتھدین خصوصا علٰی افضلھم و اعلٰھم الامام الاعظم۔ والھمام الافخم۔ الذی سبق فی مضمار الاجتھاد کل فارس۔ وصدق علیہ لو کان العلم عند الثریا لنالہ رجل من ابناء فارس۔ سیدنا ابی حنیفۃ النعمان بن ثابت۔ ثبتنا اللّٰہ بہ بالقول الثابت. فی الحیوۃ الدنیا وفی الاخرۃ. واعطانا الحسنٰی وزیادۃ فاخرۃ. وعلینا لھم و بھم یا ارحم الرٰحمین. والحمد للّٰہ رب العلمین۔

تمھید

ایک وہ زمانہ تھا کہ ہر مسلمان اتنا علم رکھتا جو اس کی ضروریات کو کافی ہو بفضلہٖ تعالیٰ علماء بکثرت موجود تھے جو نہ معلوم ہوتا ان سے بآسانی دریافت کر لیتے حتیٰ کہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حُکم فرمادیا تھا کہ ہمارے بازار میں وہی خرید وفروخت کریں جو دین میں فقیہ ہوں۔[1] رواہ الترمذی عن العلاء بن عبدالرحمٰن بن یعقوب عن ابیہ عن جدہ ۔ پھر جس قدر عہدِ نبوت سے بُعد ہوتا گیا اسی قدر علم کی کمی ہوتی رہی اب وہ زمانہ آ گیا کہ عوام تو عوام بہت وہ جو علما کہلاتے ہیں روزمرہ کے ضروری جزئیات حتّٰی کہ فرائض وواجبات سے ناواقف اور جتنا جانتے ہیں اس پر بھی عمل سے منحرف کہ ان کو دیکھ کر عوام کو سیکھنے اور عمل کرنے کا موقع ملتا اسی قلّتِ علم و بے پروائی کا نتیجہ ہے کہ بہت ایسے مسائل کا جن سے واقف نہیں انکار کر بیٹھتے ہیں حالانکہ نہ خود علم رکھتے ہیں کہ جان سکیں نہ سیکھنے کا شوق کہ جاننے والوں سے دریافت کریں نہ علما کی خدمت میں حاضر رہتے کہ اُن کی صحبت باعثِ برکت بھی ہے اور مسائل جاننے کا ذریعہ بھی اور اُردو میں کوئی ایسی کتاب کہ سلیس، عام فہم، قابل اعتماد ہو اب تک شائع نہ ہوئی بعض میں بہت تھوڑے مسائل کہ روزمرّہ کی ضروری باتیں بھی ان میں کافی طور پر نہیں اور بعض میں اغلاط کی کثرت ۔ لاجرم ایک ایسی کتاب کی بے حد ضرورت ہے کہ کم پڑھے اس سے فائدہ اٹھائیں ۔ لہٰذا فقیر بہ نمرِ خیر خواہی مسلمانان بمقتضائے الدین النصح لکل مسلم۔ مَولیٰ تعالیٰ پر بھروسہ کر کے اس امرِ اہم واعظم کی طرف متوجہ ہوا حالانکہ میں خوب

[1]...... "جامع الترمذي"، أبواب الوتر، باب ماجاء في فضل الصلاة على النبي صلى اللّٰه عليه وسلم،الحديث: ٤٨٧، ج٢ ،ص٢٩.

جانتا ہوں کہ نہ میرا یہ منصب نہ میں اس کام کے لائق نہ اتنی فرصت کہ پورا وقت صرف کرکے اس کام کو انجام دوں۔

وحسبنا اللّٰہ ونعم الوکیل ولا حول ولا قوۃ الا باللّٰہ العلی العظیم.

(۱) اس کتاب میں حتَّی الوَسع یہ کوشش ہوگی کہ عبارت بہت آسان ہو کہ سمجھنے میں دقت نہ ہو اور کم علم اور عورتیں اور بچے بھی اس سے فائدہ حاصل کرسکیں۔ پھر بھی علم بہت مشکل چیز ہے یہ مُمکن نہیں کہ علمی دشواریاں بالکل جاتی رہیں ضرور بہت مَواقع ایسے بھی رہیں گے کہ اہلِ علم سے سمجھنے کی حاجت ہوگی کم از کم اتنا نفع ضرور ہوگا کہ اس کا بیان انھیں متنبہ کرے گا اور نہ سمجھنا سمجھ والوں کی طرف رجوع کی توجہ دلائے گا۔

(۲) اس کتاب میں مسائل کی دلیلیں نہ لکھی جائیں گی کہ اوّل تو دلیلوں کا سمجھنا ہر شخص کا کام نہیں، دوسرے دلیلوں کی وجہ سے اکثر ایسی الجھن پڑ جاتی ہے کہ نفسِ مسئلہ سمجھنا دشوار ہوجاتا ہے لہٰذا ہر مسئلے میں خالص منقّح حُکم بیان کردیا جائے گا اور اگر کسی صاحب کو دلائل کا شوق ہو تو فتاویٰ رضویہ شریف کا مطالعہ کریں کہ اُس میں ہر مسئلہ کی ایسی تحقیق کی گئی ہے جس کی نظیر آج دنیا میں موجود نہیں اور اس میں ہزارہا ایسے مسائل ملیں گے جن سے علما کے کان بھی آشنا نہیں۔

(۳) اس کتاب میں حتَّی الوَسع اختلافات کا بیان نہ ہوگا کہ عوام کے سامنے جب دو مختلف باتیں پیش ہوں تو ذہن متحیر ہوگا کہ عمل کس پر کریں اور بہت سے خواہش کے بندے ایسے بھی ہوتے ہیں کہ جس میں اپنا فائدہ دیکھتے ہیں اُسے اختیار کرلیتے ہیں، یہ سمجھ کر نہیں کہ یہی حق ہے بلکہ یہ خیال کرکے کہ اس میں اپنا مطلب حاصل ہوتا ہے پھر جب کبھی دوسرے میں اپنا فائدہ دیکھا تو اُسے اختیار کرلیا اور یہ ناجائز ہے کہ اتباعِ شریعت نہیں بلکہ اتباعِ نفس ہے لہٰذا ہر مسئلہ میں مفتیٰ بہ صحیح اَصح راجح قول بیان کیا جائے گا کہ بلا دِقت ہر شخص عمل کرسکے۔ اللہ تعالیٰ توفیق دے اور مسلمانوں کو اس سے فائدہ پہنچائے اور اس بے بضاعت کی کوشش قبول فرمائے۔

وما توفیقی الا باللّٰہ علیہ توکلت والیہ انیب و صلی اللّٰہ تعالیٰ علیٰ حبیبہ المختار. والہ الاطھار. وصحبہ المھاجرین والانصار۔ وخلفائہ الاختان منھم والاصھار۔ والحمد للّٰہ العزیز الغفار۔ وھا انا اشرع فی المقصود بتوفیق الملک المعبود۔

اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے:

﴿ وَمَاخَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ ﴾ [1]

جن اور آدمی میں نے اسی لیے پیدا کیے کہ وہ میری عبادت کریں۔

[1] ...... پ۲۷، الذّٰریٰت: ۵٦.

ہر تھوڑی سی عقل والا بھی جانتا ہے کہ جو چیز جس کام کے لیے بنائی جائے اگر اُس کام میں نہ آئے تو بے کار ہے، تو جو انسان اپنے خالق و مالک کو نہ پہچانے، اُس کی بندگی وعبادت نہ کرے وہ نام کا آدمی ہے حقیقۃً آدمی نہیں بلکہ ایک بے کار چیز ہے تو معلوم ہوا کہ عبادت ہی سے آدمی، آدمی ہے اور اسی سے فلاحِ دنیوی ونجاتِ اخروی ہے لہٰذا ہر انسان کے لیے عبادت کے اقسام و ارکان وشرائط واحکام کا جاننا ضروری ہے کہ بے علم عمل نامُمکن، اسی وجہ سے علم سیکھنا فرض ہے۔ عبادت کی اصل ایمان ہے بغیر ایمان عبادت بے کار، کہ جڑ ہی نہ رہی تو نتائج کہاں سے مترتب ہوں۔ درخت اسی وقت پھول پھل لاتا ہے کہ اس کی جڑ قائم ہو جڑ جدا ہونے کے بعد آگ کی خوراک ہو جاتا ہے۔ اسی طرح کافر لاکھ عبادت کرے اس کا سارا کیا دھرا برباد اور وہ جہنم کا ایندھن۔

قال اللہ تعالٰی:

﴿ وَقَدِمْنَآ اِلٰی مَا عَمِلُوْا مِنْ عَمَلٍ فَجَعَلْنٰهُ هَبَآءً مَّنْثُوْرًا ﴾ (1)

کافروں نے جو کچھ کیا ہم اس کے ساتھ یوں پیش آئے کہ اسے بکھرے ہوئے ذرّے کی طرح کر دیا۔

جب آدمی مسلمان ہولیا تو اس کے ذمہ دو قسم کی عبادتیں فرض ہوئیں ایک وہ کہ جَوارِح سے متعلق ہے دوسری جس کا تعلق قلب سے ہے۔ قسمِ دوم کے احکام واصناف علمِ سلوک میں بیان ہوتے ہیں اور قسمِ اوّل سے فقہ بحث کرتا ہے اور میں اس کتاب میں بالفعل قسمِ اوّل ہی کو بیان کرنا چاہتا ہوں پھر جس عبادت کو جَوارِح یعنی ظاہر بدن سے تعلق ہے، دو قسم ہے یا وہ معاملہ کہ بندے اور خاص اُس کے رب کے درمیان ہے۔ بندوں کے باہمی کسی کام کا بناؤ بگاڑ نہیں عام اَزیں کہ ہر شخص اس کی ادا میں مستقل ہو جیسے نماز پنجگانہ وروزہ کہ ہر ایک بلاشرکتِ غیرے انھیں ادا کرسکتا ہے خواہ دوسروں کی شرکت کی ضرورت ہو، جیسے نماز جماعت و جمعہ و عیدین میں کہ بے جماعت نامُمکن ہیں مگر اس سے سب کا مقصود محض عبادتِ معبود ہے نہ کہ آپس کے کسی کام کا بنانا۔

دوسری قسم وہ کہ بندوں کے باہمی تعلقات ہی کی اِصلاح اس میں مدّنظر ہے جیسے نکاح یا خرید وفروخت وغیرہا۔ پہلی قسم کو عبادات، دوسری کو معاملات کہتے ہیں۔ پہلی قسم میں اگرچہ کوئی دنیوی نفع بظاہر مترتب نہ ہو اور معاملات میں ضرور دنیوی فائدے ظاہر موجود ہیں بلکہ یہی پہلو غالب ہے مگر عبادت دونوں ہیں کہ معاملات بھی اگر خدا ورَسول کے حُکم کے موافق کیے جائیں تو استحقاقِ ثواب ہے ورنہ گناہ اور سببِ عذاب۔

قسم اول یعنی عبادات چار ہیں۔ نماز، روزہ، حج، زکوۃ، ان سب میں اہم واعظم نماز ہے اور یہ عبادت اللہ عزوجل کو بہت محبوب ہے لہٰذا ہم کو چاہیئے کہ سب سے پہلے اسی کو بیان کریں مگر نماز پڑھنے سے پہلے نمازی کا طاہر اور پاک ہو لینا ضرور ہے کہ طہارت نماز کی کنجی ہے لہٰذا پہلے طہارت کے مسائل بیان کیے جائیں اس کے بعد نماز کے مسائل بیان ہوں گے۔

1 ...... پ۱۹، الفرقان: ۲۳.

کتاب الطھارۃ

نماز کے لیےطہارت ایسی ضروری چیز ہے کہ بےاس کے نماز ہوتی ہی نہیں بلکہ جان بوجھ کر بےطہارت نماز ادا کرنے کوعلما کفر لکھتے ہیں اور کیوں نہ ہو کہ اس بے وُضویا بےغسل نماز پڑھنے والے نے عبادت کی بے ادبی اور توہین کی۔ نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جنت کی کنجی نماز ہے اور نماز کی کنجی طہارت [1]۔ اس حدیث کو امام احمد نے جابر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا: ''ایک روز نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم صبح کی نماز میں سورۂ رُوم پڑھتے تھے اور متشابہ لگا۔ بعد نماز ارشاد فرمایا کیا حال ہے ان لوگوں کا جو ہمارے ساتھ نماز پڑھتے ہیں اور اچھی طرح طہارت نہیں کرتے انھیں کی وجہ سے امام کو قراءت میں شبہہ پڑتا ہے''۔[2] اس حدیث کو نَسائی نے شبیب بن ابی روح سے، انہوں نے ایک صحابی سے روایت کیا۔ جب بغیر کامل طہارت نماز پڑھنے کا یہ وبال ہے تو بےطہارت نماز پڑھنے کی نحوست کا کیا پوچھنا۔ ایک حدیث میں فرمایا: ''طہارت نصف ایمان ہے''۔[3] اس حدیث کو ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث حسن ہے۔ طہارت کی دوقسمیں ہیں۔

(۱) صُغریٰ

(۲) کُبریٰ

طہارتِ صُغریٰ وُضو ہے اور کُبریٰ غسل۔ جن چیزوں سے صرف وُضولازم ہوتا ہے ان کو حدثِ اَصغَر کہتے ہیں اور جن سے غسل فرض ہو ان کو حدثِ اَکبَر ۔ ان سب کا اور ان کے متعلقات کا تفصیلاً ذکر کیا جائے گا۔

تنبیہ: چند ضروری اصطلاحات قابلِ ذکر ہیں کہ ان سے ہر جگہ کام پڑتا ہے۔

فرضِ اعتقادی: جو دلیلِ قطعی سے ثابت ہو (یعنی ایسی دلیل سے جس میں کوئی شبہہ نہ ہو) اس کا انکار کرنے والا آئمۂ حنفیہ کے نزدیک مطلقاً کافر ہے اور اگر اسکی فرضیت دینِ اسلام کا عام خاص پر روشن واضح مسئلہ ہو جب تو اس کے منکر کے کفر پر اِجماعِ قطعی ہے ایسا کہ جو اس منکر کے کفر میں شک کرے خود کافر ہے اور بہر حال جو کسی فرضِ اعتقادی کو بلا عذرِ صحیح شَرْعی قَصْداً ایک بار بھی چھوڑے فاسق و مرتکبِ کبیرہ و مستحقِ عذاب نار ہے جیسے نماز، رکوع، سجود۔

فرضِ عملی: وہ جس کا ثبوت تو ایسا قطعی نہ ہو مگر نظرِ مجتہد میں بحکمِ دلائلِ شَرْعیہ جزم ہے کہ بے اس کے کیے آدمی بری الذمہ نہ ہوگا یہاں تک کہ اگر وہ کسی عبادت کے اندر فرض ہے تو وہ عبادت بے اس کے باطل و کالعدم ہوگی۔ اس کا بے وجہ انکار

1...... "المسند" للإمام أحمد بن حنبل، مسند جابر بن عبد اللّٰه، الحديث: ١٤٦٦٨، ج٥، ص١٠٣.

2...... "سنن النسائي"، كتاب الافتتاح، باب القراء ة في الصبح بالروم، الحديث: ٩٤٤، ص١٦٥.

3...... "جامع الترمذي"، كتاب الدعوات، ٨٥ـ باب، الحديث: ٣٥٢٨، ج٥، ص٣٠٧.

فسق وگمراہی ہے، ہاں اگر کوئی شخص کہ دلائلِ شَرعیہ میں نظر کا اہل ہے دلیلِ شَرعی سے اس کا انکار کرے تو کرسکتا ہے۔ جیسے آئمۂ مجتہدین کے اختلافات کہ ایک امام کسی چیز کو فرض کہتے ہیں اور دوسرے نہیں مَثَلاً حنفیہ کے نزدیک چوتھائی سر کا مسح وُضو میں فرض ہے اور شافعیہ کے نزدیک ایک بال کا اور مالکیہ کے نزدیک پورے سر کا، حنفیہ کے نزدیک وُضو میں بسم اللّٰہ کہنا اور نیّت سنت ہے اور حنبلیہ وشافعیہ کے نزدیک فرض اور ان کے سوا اور بہت سی مثالیں ہیں۔ اس فرضِ عملی میں ہر شخص اُسی کی پیروی کرے جس کا مقلّد ہے اپنے امام کے خلاف بلاضرورتِ شَرعی دوسرے کی پیروی جائز نہیں۔

واجبِ اعتقادی: وہ کہ دلیلِ ظنی سے اس کی ضرورت ثابت ہو۔ فرضِ عملی وواجبِ عملی اسی کی دو قسمیں ہیں اور وہ انھیں دو میں منحصر۔

واجبِ عملی: وہ واجبِ اعتقادی کہ بے اس کے کیے بھی بری الذمہ ہونے کا احتمال ہو مگر غالب ظن اس کی ضرورت پر ہے اور اگر کسی عبادت میں اس کا بجالانا درکار ہو تو عبادت بے اس کے ناقص رہے مگر ادا ہو جائے۔ مجتہد دلیلِ شَرعی سے واجب کا انکار کرسکتا ہے اور کسی واجب کا ایک بار بھی قَصداً چھوڑنا گناہِ صغیرہ ہے اور چند بار ترک کرنا کبیرہ۔

سنّتِ مؤکّدہ: وہ جس کو حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیشہ کیا ہو، البتہ بیانِ جواز کے واسطے کبھی ترک بھی فرمایا ہو یا وہ کہ اس کے کرنے کی تاکید فرمائی ہو مگر جانبِ ترک بِالکل مسدود نہ فرمادی ہو، اس کا ترک اساءت اور کرنا ثواب اور نادراً ترک پر عتاب اور اس کی عادت پر استحقاقِ عذاب۔

سنّتِ غیر مؤکّدہ: وہ کہ نظرِ شرع میں ایسی مطلوب ہو کہ اس کے ترک کو ناپسند رکھے مگر نہ اس حد تک کہ اس پر وعیدِ عذاب فرمائے عام ازیں کہ حضور سیّدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس پر مداومت فرمائی یا نہیں، اس کا کرنا ثواب اور نہ کرنا اگرچہ عادۃً ہو موجبِ عتاب نہیں۔

مُستَحَب: وہ کہ نظرِ شرع میں پسند ہو مگر ترک پر کچھ ناپسندی نہ ہو، خواہ خود حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے کیا یا اس کی ترغیب دی یا علمائے کرام نے پسند فرمایا اگرچہ احادیث میں اس کا ذکر نہ آیا۔ اس کا کرنا ثواب اور نہ کرنے پر مطلقاً کچھ نہیں۔

مُباح: وہ جس کا کرنا اور نہ کرنا یکساں ہو۔

حَرام قطعی: یہ فرض کا مُقابل ہے، اس کا ایک بار بھی قَصداً کرنا گناہِ کبیرہ وفِسق ہے اور بچنا فرض وثواب۔

مَکروہ تَحرِیمی: یہ واجب کا مقابل ہے اس کے کرنے سے عبادت ناقص ہو جاتی ہے اور کرنے والا گنہگار ہوتا ہے اگرچہ اس کا گناہ حرام سے کم ہے اور چند بار اس کا ارتکاب کبیرہ ہے۔

اِساءَت: جس کا کرنا بُرا ہو اور نادراً کرنے والا مستحقِ عِتاب اور اِلتزامِ فعل پر استحقاقِ عذاب۔ یہ سنّتِ مؤکدہ کے مقابل ہے۔

مکروہِ تنزیہی: جس کا کرنا شرع کو پسند نہیں مگر نہ اس حد تک کہ اس پر وعیدِ عذاب فرمائے۔ یہ سنّتِ غیر مؤکدہ کے مقابل ہے۔

خِلافِ اَولیٰ: وہ کہ نہ کرنا بہتر تھا، کیا تو کچھ مضایقہ وعتاب نہیں، یہ مستحب کا مقابل ہے۔ان کے بیان میں عبارتیں مختلف ملیں گی مگر یہی ءِ مرِتحقیق ہے۔

و للّٰہ الحمد حمدًا کثیرًا مبارکًا فیہ مبارکًا علیہ کما یحب ربنا و یرضٰی۔

وُضو کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

﴿ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَ اَیْدِیَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ وَ امْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ وَ اَرْجُلَكُمْ اِلَى الْكَعْبَیْنِ ﴾ (1)

یعنی اے ایمان والو جب تم نماز پڑھنے کا ارادہ کرو (اور وضو نہ ہو) تو اپنے مونھ اور کُہنیوں تک ہاتھوں کو دھوؤ اور سروں کا مسح کرو اور ٹخنوں تک پاؤں دھوؤ۔

مناسب معلوم ہوتا ہے کہ فضائلِ وُضو میں چند اَحادیث ذِکر کی جائیں پھر اُس کے متعلق اَحکامِ فقہی کا بیان ہو۔

حدیث ۱: امام بُخاری و امام مسلِم ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں: ''قیامت کے دن میری امت اس حالت میں بلائی جائے گی کہ مونھ اور ہاتھ پاؤں آثارِ وُضو سے چمکتے ہوں گے تو جس سے ہو سکے چمک زیادہ کرے۔'' (2)

حدیث ۲: صحیح مسلِم میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ حضور سیّدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صحابۂ کرام سے ارشاد فرمایا: ''کیا میں تمھیں ایسی چیز نہ بتا دوں جس کے سبب اللہ تعالیٰ خطائیں محو فرما دے اور درجات بلند کرے۔ عرض کی ہاں یا رسول اللہ! فرمایا: جس وقت وُضو ناگوار ہوتا ہے اس وقت وضوئے کامل کرنا اور مسجدوں کی طرف قدموں کی کثرت اور ایک نماز

---

(1)...... پ٦، المآئدة: ٦.

(2)...... "صحيح البخاري"، كتاب الوضوء، باب فضل الوضوء... إلخ، الحديث: ١٣٦، ج١، ص٧١.

کے بعد دوسری نماز کا انتظار اس کا ثواب ایسا ہے جیسا کفار کی سرحد پر حمایت بلادِ اسلام کے لیے گھوڑا باندھنے کا۔'' (1)

حدیث ۳: امام مالک و نسائی عبداللہ صنابحی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ: ''مسلمان بندہ جب وُضو کرتا ہے تو کُلّی کرنے سے مونھ کے گناہ گر جاتے ہیں اور جب ناک میں پانی ڈال کر صاف کیا تو ناک کے گناہ نکل گئے اور جب مونھ دھویا تو اس کے چہرہ کے گناہ نکلے یہاں تک کہ پلکوں کے نکلے اور جب ہاتھ دھوئے تو ہاتھوں کے گناہ نکلے یہاں تک کہ ہاتھوں کے ناخنوں سے نکلے اور جب سر کا مسح کیا تو سر کے گناہ نکلے یہاں تک کہ کانوں سے نکلے اور جب پاؤں دھوئے تو پاؤں کی خطائیں نکلیں یہاں تک کہ ناخنوں سے پھر اس کا مسجد کو جانا اور نماز مزید براں۔ (2)

حدیث ۴: بزّار نے باسنادِ حسن روایت کی کہ ''حضرتِ عثمانِ غنی رضی اللہ تعالٰی عنہ نے اپنے غلام حمران سے وُضو کے لیے پانی مانگا اور سردی کی رات میں باہر جانا چاہتے تھے حمران کہتے ہیں: میں پانی لایا، انہوں نے مونھ ہاتھ دھوئے تو میں نے کہا اللہ آپ کو کفایت کرے رات تو بہت ٹھنڈی ہے اس پر فرمایا کہ: میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے سنا ہے کہ جو بندہ وضوئے کامل کرتا ہے اللہ تعالٰی اس کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیتا ہے۔'' (3)

حدیث ۵: طَبَرانی نے اوسط میں حضرت امیر المومنین مولیٰ علی کرّم اللہ تعالٰی وجہہ سے روایت کی رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا ''جو سخت سردی میں کامل وُضو کرے اس کے لیے دونا ثواب ہے۔'' (4)

حدیث ۶: امام احمد بن حنبل نے اَنس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی حضور سیّدِ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو ایک ایک بار وُضو کرے تو یہ ضروری بات ہے اور جو دو دو بار کرے اس کو دونا ثواب اور جو تین تین بار دھوئے تو یہ میرا اور اگلے نبیوں کا وُضو ہے۔'' (5)

حدیث ۷: صحیح مسلِم میں عُقبہ بن عامِر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں: ''جو مسلمان وُضو کرے اور اچھا وُضو کرے پھر کھڑا ہو اور باطن و ظاہر سے متوجہ ہو کر دو رکعت نماز پڑھے اس کے لیے جنت واجب ہوتی ہے۔'' (6)

1...... "صحیح مسلم"، کتاب الطھارۃ، باب فضل إسباغ الوضوء علی المکارہ، الحدیث: ۲۵۱، ص۱۵۱.

2...... "سنن النسائي"، کتاب الطھارۃ، باب مسح الاذنین مع الرأس... إلخ، الحدیث: ۱۰۳، ص۲۵.

3...... "البحر الزخار المعروف بمسند البزار"، مسند عثمان بن عفان، الحدیث: ۴۲۲، ج۲، ص۷۵.

4...... " المعجم الأوسط " للطبراني، باب المیم، الحدیث: ۵۳۶۶، ج۴، ص۱۰۶.

5...... " المسند " للإمام أحمد بن حنبل، مسند عبداللہ بن عمر بن الخطاب، الحدیث: ۵۷۳۹، ج۲، ص۴۱۷.

6...... "صحیح مسلم"، کتاب الطھارۃ، باب الذکر المستحب عقب الوضوء، الحدیث: ۲۳۴، ص۱۴۴.

حدیث ۸: مسلم میں حضرتِ امیر المومنین فاروقِ اعظم عُمر بن خَطّاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم میں سے جو کوئی وُضو کرے اور کامل وُضو کرے پھر پڑھے۔ **اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ** اس کے لیے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیے جاتے ہیں جس دروازے سے چاہے داخِل ہو۔'' (1)

حدیث ۹: تِرمذی نے حضرتِ عبدُ اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص وُضو پر وُضو کرے اس کے لیے دس نیکیاں لکھی جائیں گی۔'' (2)

حدیث ۱۰: ابنِ خُزیمہ اپنی صحیح میں راوی کہ عبدُ اللہ بن بُریدہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں: ''ایک دن صبح کو حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرتِ بِلال کو بلایا اور فرمایا: ''اے بِلال کس عمل کے سبب جنت میں تو مجھ سے آگے آگے جارہا تھا میں رات جنت میں گیا تو تیرے پاؤں کی آہٹ اپنے آگے پائی۔'' بِلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی: ''یارسول اللہ! میں جب اذان کہتا اس کے بعد دو رکعت نماز پڑھ لیتا اور میرا جب کبھی وُضو ٹوٹا وُضو کرلیا کرتا۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اسی سبب سے۔'' (3)

حدیث ۱۱: تِرمذی وابنِ ماجہ سعید بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے **بسم اللّٰہ** نہ پڑھی اس کا وُضو نہیں یعنی وضوئے کامل نہیں اس کے معنے وہ ہیں جو دوسری حدیث میں ارشاد فرمایا۔ (4)

حدیث ۱۲: دارقُطنی اور بَیہقی اپنی سُنَن میں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ: ''جس نے **بسم اللّٰہ** کہہ کر وُضو کیا سر سے پاؤں تک اس کا سارا بدن پاک ہوگیا اور جس نے بغیر **بسم اللّٰہ** وُضو کیا اس کا اتنا ہی بدن پاک ہوگا جتنے پر پانی گزرا۔'' (5)

حدیث ۱۳: امام بُخاری ومسلم ابوہُریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ''جب کوئی خواب سے بیدار ہو تو وُضو کرے اور تین بار ناک صاف کرے کہ شیطان اس کے نتھنے پر رات گزارتا ہے۔'' (6)

---

1 ...... "صحيح مسلم"، كتاب الطهارة با ب الذكر المستحب عقب الوضوء، الحديث: ٢٣٤، ص١٤٤.

2 ...... "جامع الترمذي"، أبواب الطهارة، باب ماجاء أنه يصلي الصلوات بو ضوء واحد، الحديث: ٦١، ج١، ص ١٢٤.

3 ...... صحيح ابن خزيمة، باب استحبا ب الصلاة عند الذنب... إلخ، الحديث: ١٢٠٩، ج٢، ص٢١٣.

4 ...... "سنن ابن ماجه"، أبواب الطهارة، باب ماجاء في التسمية في الوضوء، الحديث: ٣٩٨، ج١، ص٢٤٢.

5 ...... "سنن الدار قطني"، كتاب الطهارة، باب التسمية على الوضوء، الحديث: ٢٢٨، ج١، ص١٠٨.

6 ...... "صحيح البخاري"، كتاب بدء الخلق، باب صفة ابليس وجنوده، الحديث: ٣٢٩٥، ج٢، ص٤٠٣.

حدیث ۱۴: طَبرانی باسناد حسن حضرتِ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر یہ بات نہ ہوتی کہ میری اُمّت پر شاق ہوگا تو میں ان کو ہر وُضو کے ساتھ مِسواک کرنے کا امر فرما دیتا۔'' (1) (یعنی فرض کر دیتا اور بعض روایتوں میں لفظ فرض بھی آیا ہے)۔ (2)

حدیث ۱۵: اسی طَبرانی کی ایک روایت میں ہے کہ ''سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کسی نماز کے لیے تشریف نہ لے جاتے تاوقتیکہ مِسواک نہ فرما لیتے۔'' (3)

حدیث ۱۶: صحیح مسلِم میں عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی، کہ ''حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باہر سے جب گھر میں تشریف لاتے تو سب سے پہلا کام مِسواک کرنا ہوتا۔'' (4)

حدیث ۱۷: امام احمد ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: ''مِسواک کا التزام رکھو کہ وہ سبب ہے مونھ کی صفائی اور رب تبارک وتعالیٰ کی رضا کا۔'' (5)

حدیث ۱۸: ابو نُعیم جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ''دو رکعتیں جو مِسواک کر کے پڑھی جائیں افضل ہیں بے مِسواک کی ستّر رکعتوں سے۔'' (6)

حدیث ۱۹: اور ایک روایت میں ہے کہ: ''جو نماز مِسواک کر کے پڑھی جائے وہ اس نماز سے کہ بے مِسواک کیے پڑھی گئی ستّر حصّے افضل ہے۔'' (7)

حدیث ۲۰: مِشکوٰۃ میں عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی کہ: ''دس چیزیں فطرت سے ہیں (یعنی ان کا حُکم ہر شریعت میں تھا) مونچھیں کترنا، داڑھی بڑھانا، مِسواک کرنا، ناک میں پانی ڈالنا، ناخن تراشنا، اُنگلیوں کی چنٹیں دھونا، بغل کے بال دور کرنا، موئے زیرِ ناف مونڈنا، استنجا کرنا، کُلّی کرنا۔ (8)

حدیث ۲۱: حضرتِ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: ''بندہ جب مِسواک

---

1 ...... "المعجم الأوسط" للطبراني، الحديث: ١٢٣٨، ج١، ص٣٤١.
2 ...... "المستدرك" للحاكم، كتاب الطهارة، باب لو لا ان أشق... إلخ، الحديث: ٥٣١، ج١، ص٣٦٤.
3 ...... "المعجم الكبير" للطبراني، الحديث: ٤٤-(٢٥٣)، ج٥، ص١٥٢.
4 ...... "صحيح مسلم"، كتاب الطهارة، باب السواك، الحديث: ٤٤-(٢٥٣)، ص١٥٢.
5 ...... "المسند" للإمام أحمد بن حنبل، مسند عبد الله بن عمر رضى الله عنهما، الحديث: ٥٨٦٩، ج٢، ص٤٣٨.
6 ...... "الترغيب والترهيب" للمنذري، كتا ب الطهارة، الترغيب في السواك، الحديث: ١٨، ج١، ص١٠٢.
7 ...... "شعب الإيمان"، باب في الطهارات، الحديث: ٢٧٧٤، ج٣، ص٢٦.
8 ...... "صحيح مسلم"، كتاب الطهارة، باب خصال الفطرة، الحديث: ٢٦١، ص١٥٤.

کرلیتا ہے پھر نماز کو کھڑا ہوتا ہے تو فرشتہ اس کے پیچھے کھڑا ہو کر قراءت سنتا ہے پھر اس سے قریب ہوتا ہے یہاں تک کہ اپنا مونھ اس کے مونھ پر رکھ دیتا ہے۔'' [1]

مشایخِ کرام فرماتے ہیں کہ: ''جو شخص مِسواک کا عادی ہو مرتے وقت اسے کلمہ پڑھنا نصیب ہوگا۔ اور جو افیون کھاتا ہو مرتے وقت اسے کلمہ نصیب نہ ہوگا۔''

اَحکامِ فِقہی: وہ آیۂ کریمہ جو اوپر لکھی گئی اس سے یہ ثابت کہ وُضو میں چار فرض ہیں:

(۱) مونھ دھونا

(۲) کُہنیوں سمیت دونوں ہاتھوں کا دھونا

(۳) سر کا مسح کرنا

(۴) ٹخنوں سمیت دونوں پاؤں کا دھونا

فائدہ: کسی عُضْو کے دھونے کے یہ معنی ہیں کہ اس عُضْو کے ہر حصہ پر کم سے کم دو بوند پانی بہ جائے۔ بھیگ جانے یا تیل کی طرح پانی چُپَڑ لینے یا ایک آدھ بوند بہ جانے کو دھونا نہیں کہیں گے نہ اس سے وُضو یا غسل ادا ہو[2]، اس امر کا لحاظ بہت ضروری ہے لوگ اس کی طرف توجہ نہیں کرتے اور نمازیں اکارت جاتی ہیں۔ بدن میں بعض جگہیں ایسی ہیں کہ جب تک ان کا خاص خیال نہ کیا جائے ان پر پانی نہ بہے گا جس کی تشریح ہر عُضْو میں بیان کی جائے گی۔ کسی جگہ مَوضَعِ حَدَث پر تری پہنچنے کو مسح کہتے ہیں۔

ا۔ مونھ دھونا: شروعِ پیشانی سے (یعنی جہاں سے بال جمنے کی انتہا ہو) ٹھوڑی[3] تک طول میں اور عرض میں ایک کان سے دوسرے کان تک مونھ ہے اس حد کے اندر جِلد کے ہر حصہ پر ایک مرتبہ پانی بہانا فرض ہے۔[4]

مسئلہ ۱: جس کے سر کے اگلے حصہ کے بال گر گئے یا جمے نہیں اس پر وہیں تک مونھ دھونا فرض ہے جہاں تک عادۃً بال ہوتے ہیں اور اگر عادۃً جہاں تک بال ہوتے ہیں اس سے نیچے تک کسی کے بال جمے تو ان زائد بالوں کا جڑ تک دھونا فرض ہے۔[5]

---

1 ...... "البحر الزخار المعروف بمسند البزار"، مسند علي بن أبي طالب، الحديث: ٦٠٣، ج٢، ص٢١٤.

2 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الطهارة، مطلب في الفرض القطعي والظني، ج١، ص٢١٧.
و "الفتاوى الرضوية"، كتاب الطهارة، باب الوضوء، ج١، ص٢١٨.

3 ...... یعنی نیچے کے دانت جمنے کی جگہ۔

4 ...... "الدرالمختار" معه "ردالمحتار"، كتاب الطهارة، ج١، ص٢١٦ ـ ٢١٩.

5 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الأول في الوضوء، الفصل الأول، ج١، ص٤.

مسئلہ۲: مونچھوں یا بھووں یا بچی[1] کے بال گھنے ہوں کہ کھال بِالکل نہ دکھائی دے تو جِلد کا دھونا فرض نہیں بالوں کا دھونا فرض ہے اور اگر ان جگہوں کے بال گھنے نہ ہوں تو جِلد کا دھونا بھی فرض ہے۔[2]

مسئلہ۳: اگر مونچھیں بڑھ کر لَبوں کو چھپا لیں تو اگرچہ گھنی ہوں، مونچھیں ہٹا کر لَب کا دھونا فرض ہے۔[3]

مسئلہ۴: داڑھی کے بال اگر گھنے نہ ہوں تو جلد کا دھونا فرض ہے اور اگر گھنے ہوں تو گلے کی طرف دبانے سے جس قدر چہرے کے گردے میں آئیں ان کا دھونا فرض ہے اور جڑوں کا دھونا فرض نہیں اور جو حلقے سے نیچے ہوں ان کا دھونا ضرور نہیں اور اگر کچھ حصہ میں گھنے ہوں اور کچھ چھدرے، تو جہاں گھنے ہوں وہاں بال اور جہاں چھدرے ہیں اس جگہ جلد کا دھونا فرض ہے۔[4]

مسئلہ۵: لَبوں کا وہ حصہ جو عادۃً لب بند کرنے کے بعد ظاہر رہتا ہے، اس کا دھونا فرض ہے تو اگر کوئی خوب زور سے لب بند کرلے کہ اس میں کا کچھ حصہ چُھپ گیا کہ اس پر پانی نہ پہنچا، نہ کُلّی کی کہ دُھل جاتا تو وُضو نہ ہوا، ہاں وہ حصہ جو عادۃً مونھ بند کرنے میں ظاہر نہیں ہوتا اس کا دھونا فرض نہیں۔[5]

مسئلہ۶: رُخسار اور کان کے بیچ میں جو جگہ ہے جسے کنپٹی کہتے ہیں اس کا دھونا فرض ہے ہاں اس حصہ میں جتنی جگہ داڑھی کے گھنے بال ہوں وہاں بالوں کا اور جہاں بال نہ ہوں یا گھنے نہ ہوں تو جلد کا دھونا فرض ہے۔[6]

مسئلہ۷: نتھ کا سوراخ اگر بند نہ ہو تو اس میں پانی بہانا فرض ہے اگر تنگ ہو تو پانی ڈالنے میں نتھ کو حرکت دے ورنہ ضروری نہیں۔[7]

1...... یعنی وہ چند بال جو نیچے کے ہونٹ اور ٹھوڑی کے بیچ میں ہوتے ہیں۔

2...... "الفتاوی الرضویة"، ج۱، ص۲۱٤.

و "ردالمحتار"، کتاب الطهارة، مطلب في معنى الاشتقاق... إلخ، ج۱، ص۲۲۰.

3...... "الفتاوی الرضویة"، ج۱، ص٤٤٦.

4...... "الفتاوی الرضویة"، ج۱، ص۲۱٤، ٤٤٦.

5...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطهارة، مطلب في معنى الاشتقاق... إلخ، ج۱، ص۲۱۹.

و "الفتاوی الرضویة"، ج۱، ص۲۱٤.

6...... "الفتاوی الرضویة"، ج۱، ص۲۱٦.

و"الدرالمختار" و"ردالمحتار"، کتاب الطهارة، مطلب في معنى الاشتقاق... إلخ، ج۱، ص۲۲۰.

7...... "الفتاوی الرضویة"، ج۱، ص٤٤٥.

مسئلہ ۸: آنکھوں کے ڈھیلے اور پپوٹوں کی اندرونی سَطح کا دھونا کچھ درکار نہیں بلکہ نہ چاہیئے کہ مُضر ہے۔[1]

مسئلہ ۹: مونھ دھوتے وقت آنکھیں زور سے میچ لیں کہ پَلک کے مُتّصل ایک خفیف سی تحریر بند ہوگئی اور اس پر پانی نہ بہا اور وہ عادۃً بند کرنے سے ظاہر رہتی ہو تو وُضو ہو جائیگا مگر ایسا کرنا نہیں چاہیئے اور اگر کچھ زیادہ دُھلنے سے رہ گیا تو وُضو نہ ہوگا۔[2]

مسئلہ ۱۰: آنکھ کے کوئے[3] پر پانی بہانا فرض ہے مگر سرمہ کا جرم کوئے یا پَلک میں رہ گیا اور وُضو کرلیا اور اِطلاع نہ ہوئی اور نماز پڑھ لی تو حَرَج نہیں نماز ہوگئی، وُضو بھی ہوگیا اور اگر معلوم ہے تو اسے چھُڑا کر پانی بہانا ضرور ہے۔

مسئلہ ۱۱: پَلک کا ہر بال پُورا دھونا فرض ہے اگر اس میں کیچڑ وغیرہ کوئی سَخت چیز جم گئی ہو تو چھُڑانا فرض ہے۔[4]

۲۔ ہاتھ دھونا: اس حُکم میں کہنیاں بھی داخِل ہیں۔[5]

مسئلہ ۱۲: اگر کُہنیوں سے ناخن تک کوئی جگہ ذرّہ بھر بھی دھلنے سے رہ جائے گی وُضو نہ ہوگا۔[6]

مسئلہ ۱۳: ہر قسم کے جائز، ناجائز گہنے، چھلّے، انگوٹھیاں، پُہنچیاں[7]، کنگن، کانچ، لاکھ وغیرہ کی چوڑیاں، ریشم کے لچھّے وغیرہ اگر اتنے تنگ ہوں کہ نیچے پانی نہ بَہے تو اُتار کر دھونا فرض ہے اور اگر صرف ہِلا کر دھونے سے پانی بہ جاتا ہو تو حرکت دینا ضروری ہے اور اگر ڈِھیلے ہوں کہ بے ہلائے بھی نیچے پانی بہ جائے گا تو کچھ ضروری نہیں۔[8]

مسئلہ ۱۴: ہاتھوں کی آٹھوں گھائیاں[9]، اُنگلیوں کی کروٹیں، ناخنوں کے اندر جو جگہ خالی ہے، کلائی کا ہر بال جڑ سے نوک تک ان سب پر پانی بہ جانا ضروری ہے اگر کچھ بھی رہ گیا یا بالوں کی جڑوں پر پانی بہ گیا کسی ایک بال کی نوک پر نہ بہا وُضو نہ ہوا مگر ناخنوں کے اندر کا میل معاف ہے۔[10]

مسئلہ ۱۵: بجائے پانچ کے چھ انگلیاں ہیں تو سب کا دھونا فرض ہے اور اگر ایک مُونڈھے پر دو ہاتھ نکلے تو جو پُورا ہے

---

1. ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الطهارة، مطلب في معنى الاشتقاق... إلخ، ج۱، ص ۲۲۰.
2. ...... "الفتاوی الرضوية"، ج۱، ص ۲۰۰.
3. ...... یعنی ناک کی طرف آنکھ کا کونہ۔
4. ...... "الفتاوی الرضوية"، ج ۱، ص٤٤٤.
5. ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الأول في الوضوء، الفصل الأول، ج۱، ص ٤.
6. ...... المرجع السابق .
7. ...... پہنچی کی جمع، ایک زیور جو کلائی میں پہنا جاتا ہے۔
8. ...... "الفتاوی الرضوية"، ج۱، ص٢١٦.
و"الدرالمختار"، كتاب الطهارة، ج۱، ص۳۱۷.
9. ...... یعنی انگلیوں کے درمیان کی جگہ۔
10. ...... "الفتاوی الرضوية"، ج۱، ص٤٤٥ .

اس کا دھونا فرض ہے اور اس دوسرے کا دھونا فرض نہیں مستحب ہے مگر اس کا وہ حصہ کہ اس ہاتھ کے موضعِ فرض سے متصل ہے اتنے کا دھونا فرض ہے۔[1]

۳۔ سر کا مسح کرنا:

چوتھائی سر کا مسح فرض ہے۔[2]

مسئلہ ۱۶: مسح کرنے کے لیے ہاتھ تَر ہونا چاہیئے، خواہ ہاتھ میں تَری اعضا کے دھونے کے بعد رہ گئی ہو یا نئے پانی سے ہاتھ تر کر لیا ہو۔[3]

مسئلہ ۱۷: کِسی عُضو کے مسح کے بعد جو ہاتھ میں تَری باقی رہ جائے گی وہ دوسرے عُضْوْ کے مسح کے لیے کافی نہ ہوگی۔[4]

مسئلہ ۱۸: سر پر بال نہ ہوں تو جِلد کی چوتھائی اور جو بال ہوں تو خاص سر کے بالوں کی چوتھائی کا مسح فرض ہے اور سر کا مسح اسی کو کہتے ہیں۔[5]

مسئلہ ۱۹: عمامے، ٹوپی، دُوپٹے پر مسح کافی نہیں۔ ہاں اگر ٹوپی، دُوپٹا اتنا باریک ہو کہ تَری پُھوٹ کر چوتھائی سر کو تَر کر دے تو مسح ہو جائے گا۔[6]

مسئلہ ۲۰: سر سے جو بال لٹک رہے ہوں ان پر مسح کرنے سے مسح نہ ہوگا۔[7]

۴۔ پاؤں کو گٹوں[8] سمیت ایک دفعہ دھونا:[9]

مسئلہ ۲۱: چھلّے اور پاؤں کے گہنوں کا وہی حُکم ہے جو اوپر بیان کیا گیا۔[10]

---

1 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الأول في الوضوء، الفصل الأول، ج١، ص٤.

2 ...... المرجع السابق، ص٥.

3 ...... المرجع السابق، ص٦.

4 ...... المرجع السابق.

5 ...... "الفتاوى الرضوية"، ج١، ص٢١٦.

6 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الأول في الوضوء، الفصل الأول، ج١، ص٦.

7 ...... المرجع السابق، ص٥.

8 ...... یعنی ٹخنوں۔

9 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الأول في الوضوء، الفصل الأول، ج١، ص٥.

10 ...... "الفتاوى الرضوية"، ج١، ص٢١٨.

مسئلہ ۲۲: بعض لوگ کسی بیماری کی وجہ سے پاؤں کے اَنگوٹھوں میں اس قدر کھینچ کرتا گا باندھ دیتے ہیں کہ پانی کا بہنا درکنار تاگے کے نیچے تر بھی نہیں ہوتا ان کو اس سے بچنا لازم ہے کہ اس صورت میں وُضو نہیں ہوتا۔

مسئلہ ۲۳: گھائیاں اور اُنگلیوں کی کروَٹیں، تلوے، ایڑیاں، کونچیں [1]، سب کا دھونا فرض ہے۔[2]

مسئلہ ۲۴: جن اَعضا کا دھونا فرض ہے ان پر پانی بہ جانا شرط ہے یہ ضرور نہیں کہ قَصْداً پانی بہائے اگر بلا قَصْد و اِختیار بھی ان پر پانی بہ جائے (مثلاً مینھ برسا اور اَعضائے وُضو کے ہر حصہ سے دو دو قطرے مینھ کے بہ گئے وہ اعضا دُھل گئے اور سر کا چوتھائی حصہ نم ہو گیا یا کسی تالاب میں گِر پڑا اور اعضائے وُضو پر پانی گزر گیا وُضو ہو گیا)۔

مسئلہ ۲۵: جس چیز کی آدمی کو عُموماً یا خُصوصاً ضرورت پڑتی رہتی ہے اور اس کی نگہداشت و اِحتیاط میں حَرَج ہو، ناخنوں کے اندر یا اُوپر یا اور کسی دھونے کی جگہ پر اس کے لگے رہ جانے سے اگرچہ جرم دار ہو، اگرچہ اس کے نیچے پانی نہ پہنچے، اگرچہ سخت چیز ہو وُضو ہو جائے گا، جیسے پکانے، گوندھنے والوں کے لیے آٹا، رنگریز کے لیے رنگ کا جرم، عورتوں کے لیے مہندی کا جرم، لکھنے والوں کے لیے روشنائی کا جرم، مزدور کے لیے گارا مٹی، عام لوگوں کے لیے کوئے یا پلک میں سُرمہ کا جرم، اسی طرح بدن کا میل، مٹی، غبار، مکھی، مچھر کی بیٹ وغیرہا۔[3]

مسئلہ ۲۶: کسی جگہ چھالا تھا اور وہ سوکھ گیا مگر اس کی کھال جدا نہ ہوئی تو کھال جدا کر کے پانی بہانا ضروری نہیں بلکہ اسی چھالے کی کھال پر پانی بہالینا کافی ہے۔ پھر اس کو جدا کر دیا تو اب بھی اس پر پانی بہانا ضروری نہیں۔[4]

مسئلہ ۲۷: مچھلی کا سِنّا اعضائے وُضو پر چپکا رہ گیا وُضو نہ ہوگا کہ پانی اس کے نیچے نہ بہے گا۔[5]

وُضو کی سنتیں

مسئلہ ۲۸: وضو پر ثواب پانے کے لیے حُکمِ الٰہی بجالانے کی نیّت سے وُضو کرنا ضرور ہے ورنہ وُضو ہو جائے گا ثواب نہ پائے گا۔[6]

---

1 ...... یعنی ایڑیوں کے اوپر موٹے پٹھے۔

2 ...... "الفتاوی الرضویة"، ج١، ص٤٤٥.

3 ...... "الفتاوی الرضویة"، ج١، ص٢٠٣.

4 ...... "الفتاوی الهندیة"، کتاب الطهارة، الباب الأول في الوضوء، الفصل الأول، ج١، ص٥.

5 ...... "الفتاوی الرضویة"، ج١، ص٢٢٠.

6 ...... "الدرالمختار" و"ردالمحتار"، کتاب الطهارة، مطلب: الفرق بین النیة والقصد والعزم، ج١، ص٢٣٥-٢٣٨.

مسئلہ ۲۹: بسم اللّٰہ سے شروع کرے اور اگر وضو سے پہلے اِستنجا کرے تو قبل استنجے کے بھی بسم اللّٰہ کہے مگر پاخانہ میں جانے یا بدن کھولنے سے پہلے کہے کہ نجاست کی جگہ اور بعد ستر کھولنے کے زَبان سے ذکرِ الٰہی منع ہے۔[1]

مسئلہ ۳۰: اور شروع یوں کرے کہ پہلے ہاتھوں کو گٹوں تک تین تین بار دھوئے۔[2]

مسئلہ ۳۱: اگر پانی بڑے برتن میں ہو اور کوئی چھوٹا برتن بھی نہیں کہ اس میں پانی اونڈیل کر ہاتھ دھوئے، تو اسے چاہیئے کہ بائیں ہاتھ کی انگلیاں ملا کر صرف وہ انگلیاں پانی میں ڈالے، ہتھیلی کا کوئی حصہ پانی میں نہ پڑے اور پانی نکال کر دہنا ہاتھ گٹے تک تین بار دھوئے پھر دہنے ہاتھ کو جہاں تک دھویا ہے بلاتکلّف پانی میں ڈال سکتا ہے اور اس سے پانی نکال کر بایاں ہاتھ دھوئے۔[3]

مسئلہ ۳۲: یہ اس صورت میں ہے کہ ہاتھ میں کوئی نجاست نہ لگی ہو ورنہ کسی طرح ہاتھ ڈالنا جائز نہیں، ہاتھ ڈالے گا تو پانی ناپاک ہو جائے گا۔[4]

مسئلہ ۳۳: اگر چھوٹے برتن میں پانی ہے یا پانی تو بڑے برتن میں ہے مگر وہاں کوئی چھوٹا برتن بھی موجود ہے اور اس نے بے دھویا ہاتھ پانی میں ڈال دیا بلکہ اُنگلی کا پوَرا یا ناخن ڈالا تو وہ سارا پانی وُضو کے قابل نہ رہا مائے مُستعمَل ہوگیا۔[5]

مسئلہ ۳۴: یہ اس وقت ہے کہ جتنا ہاتھ پانی میں پہنچا اس کا کوئی حصہ بے دُھلا ہو ورنہ اگر پہلے ہاتھ دَھو چکا اور اس کے بعد حَدَث نہ ہوا تو جس قدر حصہ دُھلا ہوا ہو، اتنا پانی میں ڈالنے سے مُستعمَل نہ ہوگا اگرچہ کُہنی تک ہو بلکہ غیرِ جُنب نے اگر کُہنی تک ہاتھ دھولیا تو اس کے بعد بغل تک ڈال سکتا ہے کہ اب اس کے ہاتھ پر کوئی حدث باقی نہیں، ہاں جُنب کُہنی سے اوپر

---

1 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الطهارة، مطلب: سائر بمعنى باقي... إلخ، ج۱، ص۲۴۱.

2 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الأول في الوضوء، الفصل الثاني، ج۱، ص۶.

3 ...... "الدرالمختار" و"ردالمحتار"، كتاب الطهارة، مطلب في دلالة المفهوم، ج۱، ص۲۴۶.

4 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الأول في الوضوء، الفصل الثاني، ج۱، ص۶.

و"الدرالمختار" و"ردالمحتار"، كتاب الطهارة، مطلب في دلالة المفهوم، ج۱، ص۲۴۷.

5 ...... "الفتاوى الرضوية"، ج۲، ص۱۱۳.

یہ مسئلہ معرکۃ الآرا ہے اور صحیح یہی ہے جو یہاں مذکور ہوا جیسا کہ ہدایہ و فتح القدیر و تبیین و فتاوٰے قاضی خاں و کافی و خلاصہ و غنیہ و حلیہ و کتاب الحسن عن ابی حنیفہ و کتب امام محمد رحمہم اللہ تعالیٰ و دیگر کتب فقہ میں مصرح ہے اور اس کی کامل تحقیق منظور ہو تو رسالۂ مبارکہ "النميقة الانقى فى الفرق بين الملاقى و الملقى" کا مطالعہ کیا جائے۔۱۲ منہ

اتنا ہی حصہ ڈال سکتا ہے جتنا دھو چکا ہے کہ اس کے سارے بدن پر حَدَث ہے۔

مسئلہ ۳۵: جب سو کر اُٹھے تو پہلے ہاتھ دھوئے، اِستنجے کے قبل بھی اور بعد بھی۔[1]

مسئلہ ۳۶: کم سے کم تین تین مرتبہ داہنے بائیں، اوپر نیچے کے دانتوں میں مِسواک کرے اور ہر مرتبہ مِسواک کو دھولے اور مِسواک نہ بہت نرم ہو نہ سخت اور پیلو یا زیتون یا نیم وغیرہ کڑوی لکڑی کی ہو۔ میوے یا خوشبودار پھول کے درخت کی نہ ہو۔ چُھنگلیا کے برابر موٹی اور زیادہ سے زیادہ ایک بالشت لمبی ہو اور اتنی چھوٹی بھی نہ ہو کہ مِسواک کرنا دشوار ہو۔ جو مِسواک ایک بالشت سے زیادہ ہو اس پر شیطان بیٹھتا ہے۔[2] مِسواک جب قابلِ استعمال نہ رہے تو اسے دفن کر دیں یا کسی جگہ اِحتیاط سے رکھ دیں کہ کسی ناپاک جگہ نہ گرے کہ ایک تو وہ آلۂ ادائے سنت ہے اس کی تعظیم چاہیئے، دوسرے آبِ دَہنِ مسلم ناپاک جگہ ڈالنے سے خود محفوظ رکھنا چاہیئے، اسی لیے پاخانہ میں تُھوکنے کو علما نے نامناسب لکھا ہے۔

مسئلہ ۳۷: مِسواک داہنے ہاتھ سے کرے اور اس طرح ہاتھ میں لے کہ چھنگلیا مِسواک کے نیچے اور بیچ کی تین انگلیاں اوپر اور انگوٹھا سرے پر نیچے ہو اور مُٹھی نہ باندھے۔[3]

مسئلہ ۳۸: دانتوں کی چوڑائی میں مِسواک کرے لمبائی میں نہیں، چت لیٹ کر مِسواک نہ کرے۔[4]

مسئلہ ۳۹: پہلے داہنی جانب کے اوپر کے دانت مانجھے، پھر بائیں جانب کے اوپر کے دانت، پھر داہنی جانب کے نیچے کے، پھر بائیں جانب کے نیچے کے۔[5]

مسئلہ ۴۰: جب مِسواک کرنا ہو تو اسے دھولے۔ یوہیں فارغ ہونے کے بعد دھو ڈالے اور زمین پر پڑی نہ چھوڑ دے بلکہ کھڑی رکھے اور ریشہ کی جانب اوپر ہو۔[6]

مسئلہ ۴۱: اگر مِسواک نہ ہو تو اُنگلی یا سنگین کپڑے سے دانت مانجھ لے۔ یوہیں اگر دانت نہ ہوں تو اُنگلی یا کپڑا مسوڑوں پر پھیر لے۔[7]

---

1 ...... "الدرالمختار"، كتاب الطهارة، اركان الوضوء أربعة، ج١، ص٢٤٣.

2 ...... "الدرالمختار" و"ردالمحتار"، كتاب الطهارة، مطلب في دلالة المفهوم، ج١، ص٢٥٠.

3 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الأول في الوضوء، الفصل الثاني، ج١، ص٧.
و "الدرالمختار" و"ردالمحتار"، كتاب الطهارة، مطلب في دلالة المفهوم، ج١، ص٢٥٠.

4 ...... "الدرالمختار" كتاب الطهارة، ج١، ص٢٥١.

5 ...... المرجع السابق، ص٢٥٠.

6 ...... "الدرالمختار" و"ردالمحتار"، مطلب في دلالة المفهوم، ج١، ص٢٥١.

7 ...... "الجوهرة النيرة"، كتاب الطهارة، ص٦، و "الدرالمختار"، كتاب الطهارة، اركان الوضوء أربعة، ج١، ص٢٥٣.

مسئلہ ۴۲: مِسواک نماز کے لیے سنت نہیں بلکہ وُضو کے لیے، تو جو ایک وُضو سے چند نمازیں پڑھے، اس سے ہر نماز کے لیے مِسواک کا مطالبہ نہیں، جب تک تَغَیّرِ رائحہ[1] نہ ہو گیا ہو، ورنہ اس کے دفع کے لیے مستقل سنت ہے البتہ اگر وُضو میں مِسواک نہ کی تھی تو اب نماز کے وقت کرلے[2]۔

مسئلہ ۴۳: پھر تین چُلّو پانی سے تین کُلّیاں کرے کہ ہر بار مونھ کے ہر پُرزے پر پانی بہ جائے اور روزہ دار نہ ہو تو غرغرہ کرے۔[3]

مسئلہ ۴۴: پھر تین چُلّو سے تین بار ناک میں پانی چڑھائے کہ جہاں تک نرم گوشت ہوتا ہے ہر بار اس پر پانی بہ جائے اور روزہ دار نہ ہو تو ناک کی جڑ تک پانی پہنچائے اور یہ دونوں کام داہنے ہاتھ سے کرے، پھر بائیں ہاتھ سے ناک صاف کرے۔[4]

مسئلہ ۴۵: مونھ دھوتے وقت داڑھی کا خِلال کرے بشرطیکہ اِحرام نہ باندھے ہو، یوں کہ اُنگلیوں کو گردن کی طرف سے داخِل کرے اور سامنے نکالے۔[5]

مسئلہ ۴۶: ہاتھ پاؤں کی اُنگلیوں کا خِلال کرے، پاؤں کی اُنگلیوں کا خِلال بائیں ہاتھ کی چھنگلیا سے کرے اس طرح کہ داہنے پاؤں میں چھنگلیا سے شروع کرے اور انگوٹھے پر ختم کرے اور بائیں پاؤں میں انگوٹھے سے شروع کر کے چھنگلیا پر ختم کرے اور اگر بے خِلال کیے پانی اُنگلیوں کے اندر سے نہ بہتا ہو تو خلال فرض ہے یعنی پانی پہنچانا اگرچہ بے خِلال ہو مثلاً گھائیاں کھول کر اوپر سے پانی ڈال دیا یا پاؤں حوض میں ڈال دیا۔[6]

مسئلہ ۴۷: جو اعضا دھونے کے ہیں ان کو تین تین بار دھوئے ہر مرتبہ اس طرح دھوئے کہ کوئی حصہ رہ نہ جائے ورنہ سنت ادا نہ ہوگی۔[7]

---

1 ...... یعنی سانس بدبودار۔

2 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الطهارة، مطلب في دلالة المفهوم، ج ١، ص ٢٤٨.
مسواک وضو کی سنّتِ قبلیہ ہے البتہ سنّتِ مؤکدہ اس وقت ہے جبکہ منہ میں بدبو ہو۔ (''فتاوی رضویہ''، ج۱، ص۶۲۳)

3 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الطهارة، مطلب في منافع السواك، ج ١، ص ٢٥٣.

4 ...... المرجع السابق.

5 ...... المرجع السابق، ص ٢٥٥.

6 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الطهارة، مطلب في منافع السواك، ج ١، ص ٢٥٦.

7 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الطهارة، مطلب في منافع السواك، ج ١، ص ٢٥٧.
و "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الأول في الوضوء، الفصل الثاني، ج ١، ص ٧.

مسئلہ ۴۸: اگر یوں کیا کہ پہلی مرتبہ کچھ دُھل گیا اور دوسری بار کچھ اور تیسری دفعہ کچھ کہ تینوں بار میں پورا عُضْو دُھل گیا تو یہ ایک ہی بار دھونا ہوگا اور وُضو ہو جائے گا مگر خلاف سنت، اس میں چُلّوؤں کی گنتی نہیں بلکہ پورا عُضْو دھونے کی گنتی ہے کہ وہ تین مرتبہ ہو اگرچہ کتنے ہی چلوؤں سے۔[1]

مسئلہ ۴۹: پُورے سر کا ایک بار مسح کرنا اور کانوں کا مسح کرنا اور ترتیب کہ پہلے مونھ، پھر ہاتھ دھوئیں، پھر سر کا مسح کریں، پھر پاؤں دھوئیں اگر خلافِ ترتیب وُضو کیا یا کوئی اور سنت چھوڑ گیا تو وُضو ہو جائے گا مگر ایک آدھ دفعہ ایسا کرنا بُرا ہے اور ترکِ سنّتِ مؤکّدہ کی عادت ڈالی تو گنہگار ہے اور داڑھی کے جو بال مونھ کے دائرے سے نیچے ہیں ان کا مسح سنّت ہے اور دھونا مستحب ہے اور اعضا کو اس طرح دھونا کہ پہلے والا عُضْو سوکھنے نہ پائے۔[2]

وُضو کے مستحبات

بہت سے مستحبات ضمناً اوپر ذکر ہو چکے، بعض باقی رہ گئے وہ لکھے جاتے ہیں۔

مسئلہ ۵۰: (۱) داہنی جانب سے ابتدا کریں مگر

(۲) دونوں رخسارے کہ ان دونوں کو ساتھ ہی ساتھ دھوئیں گے ایسے ہی

(۳) دونوں کانوں کا مسح ساتھ ہی ساتھ ہوگا۔

(۴) ہاں اگر کسی کے ایک ہی ہاتھ ہو تو مونھ دھونے اور

(۵) مسح کرنے میں بھی دہنے کو مقدم کرے

(۶) اُنگلیوں کی پُشت سے

(۷) گردن کا مسح کرنا

(۸) وُضو کرتے وقت کعبہ رو

(۹) اونچی جگہ

(۱۰) بیٹھنا۔

(۱۱) وُضو کا پانی پاک جگہ گرانا اور

---

1 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الطهارة، مطلب في منافع السواك، ج۱، ص۲۵۷.

2 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الطهارة، ج۱، ص۲۶۲-۲۶۴. و "الفتاوى الرضوية"، ج۱، ص۲۱۴.

(۱۲) پانی بہاتے وقت اعضا پر ہاتھ پھیرنا خاص کر جاڑے میں۔

(۱۳) پہلے تیل کی طرح پانی چپڑ لینا خُصُوصاً جاڑے میں۔

(۱۴) اپنے ہاتھ سے پانی بھرنا۔

(۱۵) دوسرے وقت کے لیے پانی بھر کر رکھ چھوڑنا۔

(۱۶) وُضو کرنے میں بغیر ضرورت دوسرے سے مدد نہ لینا۔

(۱۷) انگوٹھی کو حرکت دینا جب کہ ڈھیلی ہو کہ اس کے نیچے پانی بہ جانا معلوم ہو ورنہ فرض ہوگا۔

(۱۸) صاحبِ عُذر نہ ہو تو وقت سے پہلے وُضو کر لینا۔

(۱۹) اطمینان سے وُضو کرنا۔ عوام میں جو مشہور ہے کہ وُضو جوان کا سا، نماز بوڑھوں کی سی یعنی وُضو جلد کریں ایسی جلدی نہ چاہیے جس سے کوئی سنت یا مستحب ترک ہو۔

(۲۰) کپڑوں کو ٹپکتے قطروں سے محفوظ رکھنا۔

(۲۱) کانوں کا مسح کرتے وقت بھیگی چھنگلیا کانوں کے سوراخ میں داخِل کرنا

(۲۲) جو وُضو کامل طور پر کرتا ہو کہ کوئی جگہ باقی نہ رہ جاتی ہو، اسے کووں، ٹخنوں، ایڑیوں، تلووں، کُونچوں، گھائیوں، کُہنیوں کا بالتخصیص خیال رکھنا مستحب ہے اور بے خیالی کرنے والوں کو تو فرض ہے کہ اکثر دیکھا گیا ہے کہ یہ مَواضع خشک رہ جاتے ہیں یہ نتیجہ ان کی بے خیالی کا ہے۔ ایسی بے خیالی حرام ہے اور خیال رکھنا فرض۔

(۲۳) وُضو کا برتن مٹی کا ہو، تانبے وغیرہ کا ہو تو بھی حرج نہیں مگر

(۲۴) قلعی کیا ہوا۔

(۲۵) اگر وُضو کا برتن لوٹے کی قِسم سے ہو تو بائیں جانب رکھے اور

(۲۶) طشت کی قسم سے ہو تو دہنی طرف

(۲۷) آفتابہ میں دستہ لگا ہو تو دستہ کو تین بار دھولیں

(۲۸) اور ہاتھ اس کے دستہ پر رکھیں اس کے مونھ پر نہ رکھیں

(۲۹) دہنے ہاتھ سے کُلّی کرنا، ناک میں پانی ڈالنا

(۳۰) بائیں ہاتھ سے ناک صاف کرنا

(۳۱) بائیں ہاتھ کی چھنگلیا ناک میں ڈالنا

(۳۲) پاؤں کو بائیں ہاتھ سے دھونا

(۳۳) مونھ دھونے میں ماتھے کے سرے پر ایسا پھیلا کر پانی ڈالنا کہ اوپر کا بھی کچھ حصہ دھل جائے۔

تنبیہ: بہت سے لوگ یوں کیا کرتے ہیں کہ ناک یا آنکھ یا بھوؤں پر چُلّو ڈال کر سارے مونھ پر ہاتھ پھیر لیتے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ مونھ دُھل گیا حالانکہ پانی کا اوپر چڑھنا کوئی معنی نہیں رکھتا اس طرح دھونے میں مونھ نہیں دُھلتا اور وُضو نہیں ہوتا۔

(۳۴) دونوں ہاتھ سے مونھ دھونا

(۳۵) ہاتھ پاؤں دھونے میں اُنگلیوں سے شروع کرنا

(۳۶) چہرے اور

(۳۷) ہاتھ پاؤں کی روشنی وسیع کرنا یعنی جتنی جگہ پر پانی بہانا فرض ہے اس کے اَطراف میں کچھ بڑھانا مثلاً نصف بازو و نصف پنڈلی تک دھونا

(۳۸) مسحِ سر میں مستحب طریقہ یہ ہے کہ انگوٹھے اور کلمے کی اُنگلی کے سوا ایک ہاتھ کی باقی تین اُنگلیوں کا سرا، دوسرے ہاتھ کی تینوں اُنگلیوں کے سرے سے ملائے اور پیشانی کے بال یا کھال پر رکھ کر گُدّی تک اس طرح لے جائے کہ ہتھیلیاں سر سے جدا رہیں وہاں سے ہتھیلیوں سے مسح کرتا واپس لائے اور

(۳۹) کلمہ کی اُنگلی کے پیٹ سے کان کے اندرونی حصہ کا مسح کرے اور

(۴۰) انگوٹھے کے پیٹ سے کان کی بیرونی سَطح کا اور اُنگلیوں کی پُشت سے گردن کا مسح۔

(۴۱) ہر عُضْو دھو کر اس پر ہاتھ پھیر دینا چاہیئے کہ بُوندیں بدن یا کپڑے پر نہ ٹپکیں، خُصوصاً جب مسجد میں جانا ہو کہ قطروں کا مسجد میں ٹپکنا مکروہِ تَحْرِیمی ہے۔

(۴۲) بہت بھاری برتن سے وُضو نہ کرے خُصوصاً کمزور کہ پانی بے اِحْتِیاطی سے گرے گا

(۴۳) زَبان سے کہہ لینا کہ وُضو کرتا ہوں

(۴۴) ہر عُضْو کے دھوتے یا مسح کرتے وقت نیّتِ وُضو حاضر رہنا اور

(۴۵) **بسم اللّٰه** کہنا اور

(۴۶) درود اور

(۴۷) اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ [1]

[1] ...... میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ (عزوجل) کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ ہمارے سردار محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں۔۱۲

(صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلّم) اور

(۴۸) کُلّی کے وقت اَللّٰھُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی تِلَاوَۃِ الْقُرْاٰنِ وَذِکْرِکَ وَشُکْرِکَ وَحُسْنِ عِبَادَتِکَ[1] اور

(۴۹) ناک میں پانی ڈالتے وقت اَللّٰھُمَّ اَرِحْنِیْ رَائِحَۃَ الْجَنَّۃِ وَلَا تُرِحْنِیْ رَائِحَۃَ النَّارِ[2] اور

(۵۰) مونھ دھوتے وقت اَللّٰھُمَّ بَیِّضْ وَجْھِیْ یَوْمَ تَبْیَضُّ وُجُوْہٌ وَ تَسْوَدُّ وُجُوْہٌ[3] اور

(۵۱) داہنا ہاتھ دھوتے وقت اَللّٰھُمَّ اَعْطِنِیْ کِتَابِیْ بِیَمِیْنِیْ وَحَاسِبْنِیْ حِسَابًا یَّسِیْرًا[4] اور

(۵۲) بایاں ہاتھ دھوتے وقت اَللّٰھُمَّ لَا تُعْطِنِیْ کِتَابِیْ بِشِمَالِیْ وَلَا مِنْ وَّرَآءِ ظَھْرِیْ[5] اور

(۵۳) سر کا مسح کرتے وقت اَللّٰھُمَّ اَظِلَّنِیْ تَحْتَ عَرْشِکَ یَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلَّ عَرْشِکَ[6] اور

(۵۴) کانوں کا مسح کرتے وقت اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ الَّذِیْنَ یَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ فَیَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَہٗ[7] اور

(۵۵) گردن کا مسح کرتے وقت اَللّٰھُمَّ اَعْتِقْ رَقَبَتِیْ مِنَ النَّارِ[8] اور

(۵۶) داہنا پاؤں دھوتے وقت اَللّٰھُمَّ ثَبِّتْ قَدَمِیْ عَلَی الصِّرَاطِ یَوْمَ تَزِلُّ الْاَقْدَامُ[9] اور

(۵۷) بایاں پاؤں دھوتے وقت اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ ذَنْبِیْ مَغْفُوْرًا وَسَعْیِیْ مَشْکُوْرًا وَ تِجَارَتِیْ لَنْ تَبُوْرَ[10]

پڑھے یا سب جگہ دُرود شریف ہی پڑھے اور یہی افضل ہے۔ اور

(۵۸) وُضو سے فارغ ہوتے ہی یہ پڑھے اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَھِّرِیْنَ[11] اور

(۵۹) بچا ہوا پانی کھڑے ہو کر تھوڑا پی لے کہ شفائے امراض ہے اور

---

1 ...... اے اللہ (عزوجل) تو میری مدد کر کہ قرآن کی تلاوت اور تیرا ذکر و شکر کروں اور تیری اچھی عبادت کروں۔۱۲

2 ...... اے اللہ (عزوجل) تو مجھ کو جنت کی خوشبو سُونگھا اور جہنم کی بُو سے بچا۔۱۲

3 ...... اے اللہ (عزوجل) تو میرے چہرے کو اجالا کر جس دن کہ کچھ مونھ سفید ہوں گے اور کچھ سیاہ۔۱۲

4 ...... اے اللہ (عزوجل) میرا نامۂ اعمال داہنے ہاتھ میں دے اور مجھ سے آسان حساب کرنا۔۱۲

5 ...... اے اللہ (عزوجل) میرا نامۂ اعمال نہ بائیں ہاتھ میں دے اور نہ پیٹھ کے پیچھے سے۔۱۲

6 ...... اے اللہ (عزوجل) تو مجھے اپنے عرش کے سایہ میں رکھ جس دن تیرے عرش کے سایہ کے سوا کہیں سایہ نہ ہوگا۔۱۲

7 ...... اے اللہ (عزوجل) مجھے ان میں کر دے جو بات سنتے ہیں اور اچھی بات پر عمل کرتے ہیں۔۱۲

8 ...... اے اللہ (عزوجل) میری گردن آگ سے آزاد کر دے۔۱۲

9 ...... اے اللہ (عزوجل) میرا قدم پل صراط پر ثابت قدم رکھ جس دن کہ اس پر قدم لغزش کریں گے۔۱۲

10 ...... اے اللہ (عزوجل) میرے گناہ بخش دے اور میری کوشش بارآور کر دے اور میری تجارت ہلاک نہ ہو۔۱۲

11 ...... الٰہی تو مجھے توبہ کرنے والوں اور پاک لوگوں میں کر دے۔۱۲

(۶۰) آسمان کی طرف موں کرکے سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُکَ وَ اَتُوْبُ اِلَیْکَ[1] اور کلمہ شہادت اور سورۂ اِنَّا اَنْزَلْنَا پڑھے۔

(۶۱) اعضائے وُضو بغیر ضرورت نہ پُونچھے اور پُونچھے تو بے ضرورت خُشک نہ کرلے۔

(۶۲) قدرے نم باقی رہنے دے کہ روزِ قیامت پلۂ حَسنات میں رکھی جائے گی۔ اور

(۶۳) ہاتھ نہ جھٹکے کہ شیطان کا پنکھا ہے۔

(۶۴) بعدِ وُضو مِیانی[2] پر پانی چھڑک لے۔[3] اور

(۶۵) مکروہ وقت نہ ہو تو دو رکعت نماز نفل پڑھے اس کو تحیۃ الوُضو کہتے ہیں۔[4]

وُضو میں مکروہات

(۱) عورت کے غسل یا وُضو کے بچے ہوئے پانی سے وُضو کرنا۔

(۲) وُضو کے لیے نجس جگہ بیٹھنا۔

(۳) نجس جگہ وُضو کا پانی گرانا۔

(۴) مسجد کے اندر وُضو کرنا۔

(۵) اعضائے وُضو سے لوٹے وغیرہ میں قطرہ ٹپکانا۔

(۶) پانی میں رینٹھ یا کھنکار ڈالنا۔

(۷) قبلہ کی طرف تھوک یا کھنکار ڈالنا یا کُلّی کرنا۔

---

1 ...... تو پاک ہے اے اللہ (عزوجل) اور میں تیری حمد کرتا ہوں میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں تجھ سے معافی چاہتا ہوں اور تیری طرف توبہ کرتا ہوں۔۱۲

2 ...... پاجامہ کا وہ حصہ جو پیشاب گاہ کے قریب ہوتا ہے۔

3 ...... شیخِ طریقت، عاشقِ اعلیٰ حضرت، امیرِ اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال **محمد الیاس** عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ **''نماز کے اَحکام''** صفحہ 19 پر فرماتے ہیں کہ: ''پانی چھڑکتے وقت مِیانی کو کُرتے کے دامن میں چھپائے رکھنا مناسب ہے، نیز وُضو کرتے وقت بھی بلکہ ہر وقت مِیانی کو کُرتے کے دامن یا چادر وغیرہ کے ذریعہ چھپائے رکھنا حیا کے قریب ہے۔

4 ...... ''غنیة المتملي شرح منیة المصلي''، آداب الوضوء، ص۲۸ ـ ۳۷.
و ''الدرالمختار'' و''ردالمحتار''، کتاب الطھارة، ج۱، ص۲٦٦ ـ ۲۸۰.
و ''الفتاوی الھندیة''، کتاب الطھارة، الباب الأول في الوضوء، الفصل الثالث، ج ۱، ص ۸.

(۸) بے ضرورت دنیا کی بات کرنا۔

(۹) زیادہ پانی خرچ کرنا۔

(۱۰) اتنا کم خرچ کرنا کہ سنت ادا نہ ہو۔

(۱۱) مونھ پر پانی مارنا۔ یا

(۱۲) مونھ پر پانی ڈالتے وقت پھونکنا۔

(۱۳) ایک ہاتھ سے مونھ دھونا کہ رِفاض و ہنود کا شعار ہے۔

(۱۴) گلے کا مسح کرنا۔

(۱۵) بائیں ہاتھ سے کُلّی کرنا یا ناک میں پانی ڈالنا۔

(۱۶) داہنے ہاتھ سے ناک صاف کرنا۔

(۱۷) اپنے لیے کوئی لوٹا وغیرہ خاص کر لینا۔

(۱۸) تین جدید پانیوں سے تین بار سر کا مسح کرنا۔

(۱۹) جس کپڑے سے استنجے کا پانی خشک کیا ہو اس سے اعضائے وُضو پونچھنا۔

(۲۰) دھوپ کے گرم پانی سے وُضو کرنا۔[1]

(۲۱) ہونٹ یا آنکھیں زور سے بند کرنا اور اگر کچھ سوکھا رہ جائے تو وُضو ہی نہ ہوگا۔

ہر سنت کا ترک مکروہ ہے۔ یوہیں ہر مکروہ کا ترک سنت۔[2]

وُضو کے متفرق مسائل

مسئلہ ۱۵: اگر وُضو نہ ہو تو نماز اور سجدۂ تلاوت اور نمازِ جنازہ اور قرآنِ عظیم چُھونے کے لیے وُضو کرنا فرض ہے۔[3]

---

1 ...... جو پانی دھوپ سے گرم ہو گیا اس سے وُضو کرنا مطلقاً مکروہ نہیں بلکہ اس میں چند قیود ہیں، جن کا ذکر پانی کے باب میں آئیگا اور اس سے وُضو کی کراہت تنزیہی ہے تحریمی نہیں۔ ۱۲ منہ حفظہ ربہ

2 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطهارة، مطلب في تعريف المكروه... إلخ، ج ١، ص ٢٦٩، ٢٨٠ ـ ٢٨٣.
و "الفتاوى الهندية"، الباب الأول في الوضوء، الفصل الرابع، ج ١، ص ٤، ٩، وغيرهما.

3 ...... "نور الإيضاح"، كتاب الطهارة، فصل: الوضوء على ثلاثة أقسام، ص ١٨.

مسئلہ ۵۲: طواف کے لیے وُضو واجب ہے۔[1]

مسئلہ ۵۳: غسلِ جَنابت سے پہلے اور جُنب کو کھانے، پینے، سونے اور اذان و اقامت اور خطبۂ جمعہ و عیدَین اور روضۂ مبارکۂ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت اور وُقوفِ عرفہ اور صَفا و مَروہ کے درمیان سَعی کے لیے وُضو کر لینا سنّت ہے۔

مسئلہ ۵۴: سونے کے لیے اور سونے کے بعد اور میت کے نہلانے یا اٹھانے کے بعد اور جماع سے پہلے اور جب غصہ آجائے اس وقت اور زبانی قرآنِ عظیم پڑھنے کے لیے اور حدیث اور علمِ دین پڑھنے پڑھانے اور علاوہ جمعہ و عیدین باقی خطبوں کے لیے اور کتبِ دِینیہ چھونے کے لیے اور بعد ستر غلیظ چھونے اور جھوٹ بولنے، گالی دینے، فحش لفظ نکالنے، کافر سے بدن چھو جانے، صلیب یا بُت چھونے، کوڑھی یا سپید داغ والے سے مس کرنے، بغل کھجانے سے جب کہ اس میں بدبو ہو، غیبت کرنے، قہقہہ لگانے، لغو اشعار پڑھنے اور اونٹ کا گوشت کھانے، کسی عورت کے بدن سے اپنا بدن بے حائل مس ہو جانے سے اور باوُضو شخص کے نماز پڑھنے کے لیے ان سب صورتوں میں وُضو مستحب ہے۔[2]

مسئلہ ۵۵: جب وُضو جاتا رہے وُضو کر لینا مستحب ہے۔[3]

مسئلہ ۵۶: نابالغ پر وُضو فرض نہیں[4] مگر ان سے وُضو کرانا چاہیے تا کہ عادت ہو اور وُضو کرنا آجائے اور مسائلِ وُضو سے آگاہ ہو جائیں۔

مسئلہ ۵۷: لوٹے کی ٹُونٹی نہ ایسی تنگ ہو کہ پانی بدقّت گرے، نہ اتنی فراخ کہ حاجت سے زیادہ گرے بلکہ متوسط ہو۔[6]

مسئلہ ۵۸: چُلّو میں پانی لیتے وقت خیال رکھیں کہ پانی نہ گرے کہ اِسراف ہوگا۔ ایسا ہی جس کام کے لیے چُلّو میں پانی لیں اُس کا اندازہ رکھیں ضرورت سے زیادہ نہ لیں مثلاً ناک میں پانی ڈالنے کے لیے آدھا چُلّو کافی ہے تو پورا چُلّو نہ لے کہ

---

1 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطهارة، ج۱، ص۲۰۵.
و "الفتاوی الهندیة"، کتاب الطهارة، الباب الأول في الوضوء، الفصل الثالث، ج۱، ص۹.

2 ...... "نورالإیضاح"، کتاب الطهارة، فصل: الوضوء علی ثلاثة أقسام، ص۱۹. و"الفتاوی الرضویة"، ج۱، ص۷۱۵۔۷۲٤.

3 ...... "الفتاوی الهندیة"، کتاب الطهارة، الباب الأول في الوضوء، الفصل الثالث، ج۱، ص۹.

4 ...... "ردالمحتار"، کتاب الطهارة، مطلب في اعتبارات المرکب التام، ج۱، ص۲۰۲.

5 ...... "الفتاوی الرضویة"، ج۱، ص۷٦٥.

اِسراف ہوگا۔[1]

مسئلہ ۵۹: ہاتھ، پاؤں، سینہ، پُشت پر بال ہوں تو ہرتال وغیرہ سے صاف کرڈالے یا ترَشوا لے،نہیں تو پانی زیادہ خرچ ہوگا۔[2]

فائدہ: ولہان ایک شیطان کا نام ہے جو وُضو میں وسوسہ ڈالتا ہے اس کے وسوسہ سے بچنے کی بہترین تدابیر یہ ہیں:

(۱) رجوع الی اللّٰہ و

(۲) اَعُوْذُ بِاللّٰهِ

(۳) وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ و

(۴) سورۂ ناس، اور

(۵) اٰمَنْتُ بِاللّٰه وَ رَسُوْلِه، اور

(۶) هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ ج وَهُوَ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ، اور

(۷) سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْخَلَّاقِ اِنْ یَّشَاْ یُذْهِبْكُمْ وَیَاْتِ بِخَلْقٍ جَدِیْدٍ لا وَمَا ذٰلِكَ عَلَی اللّٰهِ بِعَزِیْزٍ ط

پڑھنا کہ وسوسہ جڑ سے کٹ جائے گا اور

(۸) وسوسہ کا بالکل خیال نہ کرنا بلکہ اس کے خلاف کرنا بھی دافعِ وسوسہ ہے۔[3]

وُضو توڑنے والی چیزوں کا بیان

مسئلہ ۱: پاخانہ[۱]، پیشاب[۲]، وَدِی[۳]، مَذِی[۴]، مَنی[۵]، کیڑا[۶]، پتھری[۷] مرد یا عورت کے آگے یا پیچھے سے نکلیں وُضو جاتا رہے گا۔[4]

مسئلہ ۲: اگر مرد کا خَتنہ نہیں ہوا ہے اور سوراخ سے ان چیزوں میں سے کوئی چیز نکلی مگر ابھی ختنہ کی کھال کے اندر ہی ہے جب بھی وُضو ٹوٹ گیا۔[5]

مسئلہ ۳: یوہیں عورت کے سوراخ سے نکلی مگر ہُنوز[6] اُوپر والی کھال کے اندر ہی ہے جب بھی وُضو جاتا رہا۔[7]

---

1 ...... "الفتاوی الرضویة"، ج۱، ص۷۶۵.

2 ...... المرجع السابق، ص۷۶۹.
3 ...... المرجع السابق، ص۷۷۰.

4 ...... "الفتاوی الهندیة"، کتاب الطهارة، الباب الأول في الوضوء، الفصل الخامس، ج۱، ص۹.

5 ...... المرجع السابق، ص۹-۱۰.
6 ...... یعنی ابھی تک۔

7 ...... "الفتاوی الهندیة"، کتاب الطهارة، الباب الأول في الوضوء، الفصل الخامس، ج۱، ص۱۰.

مسئلہ۴: عورت کے آگے سے جو خالص رطوبت بے آمیزشِ خون نکلتی ہے ناقضِ وُضو نہیں[1]، اگر کپڑے میں لگ جائے تو کپڑا پاک ہے۔[2]

مسئلہ۵: مرد یا عورت کے پیچھے سے ہَوا خارِج ہوئی وُضو جاتا رہا۔[3]

مسئلہ۶: مرد یا عورت کے آگے سے ہَوا نکلی یا پیٹ میں ایسا زخم ہوگیا کہ جھلّی تک پہنچا، اس سے ہَوا نکلی تو وُضو نہیں جائے گا۔[4]

مسئلہ۷: عورت کے دونوں مقام پردہ پَھٹ کر ایک ہوگئے اسے جب رِیح آئے اِحْتِیاط یہ ہے کہ وُضو کرے اگرچہ یہ احتمال ہو کہ آگے سے نکلی ہوگی۔[5]

مسئلہ۸: اگر مرد نے پیشاب کے سوراخ میں کوئی چیز ڈالی پھر وہ اس میں سے لوٹ آئی تو وُضو نہیں جائے گا۔[6]

مسئلہ۹: حُقنہ لیا اور دوا باہر آگئی یا کوئی چیز پاخانہ کے مقام میں ڈالی اور باہر نکل آئی وُضو ٹوٹ گیا۔[7]

مسئلہ۱۰: مرد نے سوراخِ ذَکَر میں رُوئی رکھی اور وہ اُوپر سے خشک ہے مگر جب نکالی، تو تَر نکلی تو نکالتے ہی وُضو ٹوٹ گیا۔[8] یوہیں عورت نے کپڑا رکھا اور فرجِ خارِج میں اس کپڑے پر کوئی اثر نہیں مگر جب نکالا تو خون یا کسی اور نجاست سے تَر نکلا اب وُضو جاتا رہا۔

مسئلہ۱۱: خون یا پیپ یا زرد پانی کہیں سے نکل کر بہا اور اس بہنے میں ایسی جگہ پہنچنے کی صلاحیت تھی جس کا وُضو یا غسل میں دھونا فرض ہے تو وُضو جاتا رہا اگر صرف چمکا یا اُبھرا اور بہا نہیں جیسے سوئی کی نوک یا چاقو کا کنارہ لگ جاتا ہے اور خون اُبھر یا چمک جاتا ہے یا خِلال کیا یا مِسواک کی یا اُنگلی سے دانت مانجھے یا دانت سے کوئی چیز کاٹی اس پر خون کا اثر پایا یا ناک میں اُنگلی ڈالی اس پر خون کی سُرخی آگئی مگر وہ خون بہنے کے قابل نہ تھا تو وُضو نہیں ٹوٹا۔[9]

---

1. ...... "جد الممتار" علی "ردالمحتار"، کتاب الطهارة، فصل الوضوء، ج۱، ص۱۸۸.
2. ...... "ردالمحتار"، کتاب الطهارة، فصل الإستنجاء، مطلب في الفرق بين الاستبراء والاستنقاء... إلخ، ج۱، ص۶۲۱.
3. ...... "الفتاوی الهندية"، کتاب الطهارة، الباب الأول في الوضوء، الفصل الخامس، ج۱، ص۹.
4. ...... المرجع السابق، و "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطهارة، مطلب: نواقض الوضوء، ج۱، ص۲۸۷.
5. ...... "الدرالمختار" و"ردالمحتار"، المرجع السابق.
6. ...... "الفتاوی الهندية"، کتاب الطهارة، الباب الأول في الوضوء، الفصل الخامس، ج۱، ص۱۰.
7. ...... "الفتاوی الهندية"، کتاب الطهارة، الباب الأول في الوضوء، الفصل الخامس، ج۱، ص۱۰.
8. ...... "الفتاوی الهندية"، کتاب الطهارة، الباب الأول في الوضوء، الفصل الخامس، ج۱، ص۱۰.
9. ...... المرجع السابق، و "الفتاوی الرضوية"، ج۱، ص۲۸۰.

مسئلہ ۱۲: اور اگر بہا مگر ایسی جگہ بہ کر نہیں آیا جس کا دھونا فرض ہو تو وُضو نہیں ٹوٹا۔ مثلاً آنکھ میں دانہ تھا اور ٹوٹ کر آنکھ کے اندر ہی پھیل گیا باہر نہیں نکلا یا کان کے اندر دانہ ٹوٹا اور اس کا پانی سوراخ سے باہر نہ نکلا تو ان صورتوں میں وُضو باقی ہے۔[1]

مسئلہ ۱۳: زخم میں گڑھا پڑ گیا اور اس میں سے کوئی رطوبت چمکی مگر بہی نہیں تو وُضو نہیں ٹوٹا۔[2]

مسئلہ ۱۴: زخم سے خون وغیرہ نکلتا رہا اور یہ بار بار پونچھتا رہا کہ بہنے کی نوبت نہ آئی تو غور کرے کہ اگر نہ پونچھتا تو، بہ جاتا یا نہیں اگر بہ جاتا تو وُضو ٹوٹ گیا ورنہ نہیں۔ یوہیں اگر مٹی یا راکھ ڈال ڈال کر سکھاتا رہا اس کا بھی وہی حُکم ہے۔[3]

مسئلہ ۱۵: پھوڑا یا پھنسی نچوڑنے سے خون بہا، اگرچہ ایسا ہو کہ نہ نچوڑتا تو نہ بہتا جب بھی وُضو جاتا رہا۔[4]

مسئلہ ۱۶: آنکھ، کان، ناف، پِستان وغیرہا میں دانہ یا ناصُور یا کوئی بیماری ہو، ان وُجوہ سے جو آنسو یا پانی بہے وُضو توڑ دے گا۔[5]

مسئلہ ۱۷: زخم یا ناک یا کان یا مونھ سے کیڑا یا زخم سے کوئی گوشت کا ٹکڑا (جس پر خون یا پیپ کوئی نجس رطوبت قابل سیلان نہ تھی) کٹ کر گرا وُضو نہیں ٹوٹے گا۔[6]

مسئلہ ۱۸: کان میں تیل ڈالا تھا اور ایک دن بعد کان یا ناک سے نکلا وُضو نہ جائے گا یوہیں اگر مونھ سے نکلا جب بھی ناقض نہیں ہاں اگر یہ معلوم ہو کہ دماغ سے اتر کر معدہ میں گیا اور معدہ سے آیا ہے تو وُضو ٹوٹ گیا۔[7]

مسئلہ ۱۹: چھالا نوچ ڈالا اگر اس میں کا پانی بہ گیا وُضو جاتا رہا ورنہ نہیں۔[8]

مسئلہ ۲۰: مونھ سے خون نکلا اگر تھوک پر غالب ہے وُضو توڑ دے گا ورنہ نہیں۔

فائدہ: غلبہ کی شناخت یوں ہے کہ تھوک کا رنگ اگر سرخ ہو جائے تو خون غالب سمجھا جائے اور اگر زرد ہو تو مغلوب۔[9]

مسئلہ ۲۱: جونک یا بڑی کلّی نے خون چوسا اور اتنا پی لیا کہ اگر خود نکلتا تو بہ جاتا وُضو ٹوٹ گیا ورنہ نہیں۔[10]

---

1 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الطهارة، مطلب: نواقض الوضوء، ج١، ص٢٨٦.
2 ...... "الفتاوى الرضوية"، ج١، ص٢٨٠.
3 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الأول في الوضوء، الفصل الخامس، ج١، ص١١.
و "ردالمحتار"، كتاب الطهارة، نواقض الوضوء، ج١، ص٢٨٦، و"الفتاوى الرضوية"، ج١، ص٢٨١.
4 ...... "الفتاوى الهندية"، المرجع السابق.
5 ...... المرجع السابق، ص١٠.
6 ...... "الدرالمختار"، كتاب الطهارة، ج١، ص٢٨٨.
7 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الأول في الوضوء، الفصل الخامس، ج١، ص١٠.
8 ...... المرجع السابق، ص١١.
9 ...... المرجع السابق.
10 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الأول في الوضوء، الفصل الخامس، ج١، ص١١.
و "الدرالمختار"، كتاب الطهارة، ج١، ص٢٩٢.

مسئلہ ۲۲: اگر چھوٹی کلّی یا جُوں یا کھٹمل، مچھر، مکھی، پِسّو نے خون چُوسا تو وُضو نہیں جائے گا۔[1]

مسئلہ ۲۳: ناک صاف کی اس میں سے جما ہوا خون نکلا وُضو نہیں ٹوٹا۔[2]

مسئلہ ۲۴: نارو[3] سے رطوبت بہے وُضو جاتا رہے گا اور ڈورا نکلا تو وُضو باقی ہے۔[4]

مسئلہ ۲۵: اندھے کی آنکھ سے جو رطوبت بوجہِ مرض نکلتی ہے ناقضِ وُضو ہے۔[5]

مسئلہ ۲۶: مونھ بھر قے کھانے یا پانی یا صفرا[6] کی وُضو توڑ دیتی ہے۔[7]

فائدہ: مونھ بھر کے یہ معنے ہیں کہ اسے بے تکلّف نہ روک سکتا ہو۔[8]

مسئلہ ۲۷: بلغم کی قے وُضو نہیں توڑتی جتنی بھی ہو۔[9]

مسئلہ ۲۸: بہتے خون کی قے وُضو توڑ دیتی ہے جب تھوک سے مغلوب نہ ہو اور جما ہوا خون ہے تو وُضو نہیں جائے گا جب تک مونھ بھر نہ ہو۔[10]

مسئلہ ۲۹: پانی پیا اور معدے میں اُتر گیا، اب وہی پانی صاف شفّاف قے میں آیا اگر مونھ بھر ہے وُضو ٹوٹ گیا اور وہ پانی نجس ہے اور اگر سینہ تک پہنچا تھا کہ اچّھو[11] لگا اور نکل آیا تو نہ وہ ناپاک ہے نہ اس سے وُضو جائے۔[12]

مسئلہ ۳۰: اگر تھوڑی تھوڑی چند بار قے آئی کہ اس کا مجموعہ مونھ بھر ہے تو اگر ایک ہی متلی سے ہے تو وُضو توڑ دے گی اور اگر متلی جاتی رہی اور اس کا کوئی اثر نہ رہا پھر نئے سرے سے متلی شروع ہوئی اور قے آئی اور دونوں مرتبہ کی علٰیحدہ علٰیحدہ مونھ

1...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الأول في الوضوء، الفصل الخامس، ج۱، ص۱۱.
و "الدرالمختار"، كتاب الطهارة، ج۱، ص۲۹۲.

2...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الأول في الوضوء، الفصل الخامس، ج۱، ص۱۱.

3...... ایک مرض کا نام جس میں آدمی کے بدن پر دانے دانے ہو کر ان میں سے دھاگہ سا نکلا کرتا ہے۔

4...... "الفتاوى الرضوية"، ج۱، ص۲۷۵۔۲۷۶.

5...... المرجع السابق، ص۲۷۱.

6...... پیلے رنگ کا کڑوا پانی۔

7...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الأول في الوضوء، الفصل الخامس، ج۱، ص۱۱.

8...... المرجع السابق. 9...... المرجع السابق.

10...... المرجع السابق و "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الطهارة، مطلب: نواقض الوضوء، ج۱، ص۲۹۱.

11...... کھانسی جو سانس کی نالی میں پانی وغیرہ جانے سے آنے لگتی ہے۔

12...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الأول في الوضوء، الفصل الخامس، ج۱، ص۱۱.
والبحرالرائق، كتاب الطهارة، ج۱، ص۶۷.

بھر نہیں مگر دونوں جمع کی جائیں تو مونھ بھر ہو جائے تو یہ ناقضِ وُضو نہیں، پھر اگر ایک ہی مجلس میں ہے تو وُضو کر لینا بہتر ہے۔[1]

مسئلہ ۳۱: قے میں صرف کیڑے یا سانپ نکلے وُضو نہ جائے گا اور اگر اس کے ساتھ کچھ رطوبت بھی ہے تو دیکھیں گے مونھ بھر ہے یا نہیں۔ مونھ بھر ہے تو ناقض ہے ورنہ نہیں۔[2]

مسئلہ ۳۲: سو جانے سے وُضو جاتا رہتا ہے بشرطیکہ دونوں سرین خوب نہ جمے ہوں اور نہ ایسی ہیأت پر سویا ہو جو غافل ہو کر نیند آنے کو مانع ہو مثلاً اکڑوں بیٹھ کر سویا یا چت یا پٹ یا کروٹ پر لیٹ کر یا ایک کُہنی پر تکیہ لگا کر یا بیٹھ کر سویا مگر ایک کروٹ کو جھکا ہوا کہ ایک یا دونوں سرین اٹھے ہوئے ہیں یا ننگی پیٹھ پر سوار ہے اور جانور ڈھال[3] میں اُتر رہا ہے یا دو زانو بیٹھا اور پیٹ رانوں پر رکھا کہ دونوں سرین جمے نہ رہے یا چار زانو ہے اور سر رانوں پر یا پنڈلیوں پر ہے یا جس طرح عورتیں سجدہ کرتی ہیں اسی ہیأت پر سو گیا ان سب صورتوں میں وُضو جاتا رہا اور اگر نماز میں ان صورتوں میں سے کسی صورت پر قصداً سویا تو وُضو بھی گیا، نماز بھی گئی وُضو کر کے سرے سے نیّت باندھے اور بلا قصد سویا تو وُضو جاتا رہا نماز نہیں گئی۔ وُضو کر کے جس رکن میں سویا تھا وہاں سے ادا کرے اور از سرِ نو پڑھنا بہتر ہے۔[4]

مسئلہ ۳۳: دونوں سُرین زمین یا کرسی یا بنچ پر ہیں اور دونوں پاؤں ایک طرف پھیلے ہوئے یا دونوں سرین پر بیٹھا ہے اور گھٹنے کھڑے ہیں اور ہاتھ پنڈلیوں پر محیط ہوں خواہ زمین پر ہوں، دو زانو سیدھا بیٹھا ہو یا چار زانو پالتی مارے یا زین پر سوار ہو یا ننگی پیٹھ پر سوار ہے مگر جانور چڑھائی پر چڑھ رہا ہے یا راستہ ہموار ہے یا کھڑے کھڑے سو گیا یا رکوع کی صورت پر یا مردوں کے سجدہ مسنونہ کی شکل پر تو ان سب صورتوں میں وُضو نہیں جائے گا اور نماز میں اگر یہ صورتیں پیش آئیں تو نہ وُضو جائے نہ نماز، ہاں اگر پورا رکن سوتے ہی میں ادا کیا تو اس کا اعادہ ضروری ہے اور اگر جاگتے میں شروع کیا پھر سو گیا تو اگر جاگتے میں بقدرِ کفایت ادا کر چکا ہے تو وہی کافی ہے ورنہ پورا کر لے۔[5]

مسئلہ ۳۴: اگر اس شکل پر سویا جس میں وُضو نہیں جاتا اور نیند کے اندر وہ ہیأت پیدا ہو گئی جس سے وُضو جاتا رہتا ہے تو اگر فوراً بلا وقفہ جاگ اٹھا وُضو نہ گیا ورنہ جاتا رہا۔[6]

مسئلہ ۳۵: گرم تنور کے کنارے پاؤں لٹکائے بیٹھ کر سو گیا تو وُضو کر لینا مناسب ہے۔[7]

---

1 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطهارة، مطلب في حكم كي الحمصة، ج۱، ص۲۹۳.

2 ...... "الدرالمختار" و"ردالمحتار"، کتاب الصلاة، مطلب: نواقض الوضوء، ج۱، ص۲۹۰.

3 ...... پستی۔

4 ...... "الفتاوى الرضوية"، ج۱، ص۳۶۵۔۳۶۷، وغیرہ.

5 ......المرجع السابق.

6 ...... "الفتاوى الرضوية"، ج۱، ص۳۶۷.

7 ...... المرجع السابق، ص۴۲۵.

مسئلہ ۳۶: بیمار لیٹ کر نماز پڑھتا تھا نیند آ گئی وُضو جاتا رہا۔[1]

مسئلہ ۳۷: اُونگھنے یا بیٹھے بیٹھے جھونکے لینے سے وُضو نہیں جاتا۔[2]

مسئلہ ۳۸: جُھوم کر گر پڑا اور فوراً آنکھ کُھل گئی وُضو نہ گیا۔[3]

مسئلہ ۳۹: نماز وغیرہ کے انتظار میں بعض مرتبہ نیند کا غلبہ ہوتا ہے اور یہ دفع کرنا چاہتا ہے تو بعض وقت ایسا غافل ہو جاتا ہے کہ اس وقت جو باتیں ہوئیں ان کی اسے بِالکل خبر نہیں بلکہ دو تین آواز میں آنکھ کھلی اور اپنے خیال میں یہ سمجھتا ہے کہ سویا نہ تھا اس کے اس خیال کا اعتبار نہیں اگر معتبر شخص کہے کہ تُو غافل تھا، پکارا جواب نہ دیا یا باتیں پوچھی جائیں اور وہ نہ بتا سکے تو اس پر وُضو لازم ہے۔[4]

فائدہ: انبیاء علیہم السلام کا سونا ناقضِ وُضو نہیں ان کی آنکھیں سوتی ہیں دل جاگتے ہیں۔ علاوہ نیند کے اور نواقض سے انبیاء علیہم السلام کا وُضو جاتا ہے یا نہیں اس میں اختلاف ہے، صحیح یہ ہے کہ جاتا رہتا ہے بوجہ ان کی عظمتِ شان کے، نہ بسبب نجاست کے، کہ انکے فضلاتِ شریفہ طیب وطاہر ہیں جن کا کھانا پینا ہمیں حلال اور باعثِ برکت۔[5]

مسئلہ ۴۰: بیہوشی[14] اور جنون[15] اور غشی[16] اور اتنا نشہ[17] کہ چلنے میں پاؤں لڑکھڑائیں ناقضِ وُضو ہیں۔[6]

مسئلہ ۴۱: بالغ[18] کا قہقہہ یعنی اتنی آواز سے ہنسی کہ آس پاس والے سنیں اگر جاگتے میں رکوع سجدہ والی نماز میں ہو وُضو ٹوٹ جائے گا اور نماز فاسد ہو جائے گی۔[7]

مسئلہ ۴۲: اگر نماز کے اندر سوتے میں یا نمازِ جنازہ یا سجدۂ تلاوت میں قہقہہ لگایا تو وُضو نہیں جائے گا وہ نماز یا سجدہ فاسد ہے۔[8]

مسئلہ ۴۳: اور اگر اتنی آواز سے ہنسا کہ خود اس نے سنا، پاس والوں نے نہ سنا تو وُضو نہیں جائے گا نماز جاتی رہے گی۔[9]

---

1 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الأول في الوضوء، الفصل الخامس، ج١، ص١٢.

2 ...... "الفتاوى الرضوية"، ج١، ص٣٦٧.

3 ...... المرجع السابق. 4 ...... المرجع السابق.

5 ...... "الدرالمختار" و"ردالمحتار"، كتاب الطهارة، مطلب: نوم الأنبياء غير ناقض، ج١، ص٢٩٨،٥٧٤.

6 ...... "الدرالمختار"، كتاب الطهارة، ج١، ص٢٩٩.

7 ...... "الدرالمختار" و"ردالمحتار"، كتاب الطهارة، مطلب: نوم الأنبياء غير ناقض، ج١، ص٣٠٠.
و "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الأول في الوضوء، الفصل الخامس، ج١، ص١٢.

8 ...... "الفتاوى الهندية"، المرجع السابق. 9 ...... المرجع السابق.

مسئلہ ۴۴: اگر مسکرایا کہ دانت نکلے آواز بالکل نہیں نکلی تو اس سے نہ نماز جائے نہ وُضو۔ (1)

مسئلہ ۴۵: مباشرتِ[19] فاحشہ یعنی مرد اپنے آلہ کو تندی کی حالت میں عورت کی شرمگاہ یا کسی مرد کی شرمگاہ سے ملائے یا عورت عورت باہم ملائیں بشرطیکہ کوئی شے حائل نہ ہو ناقضِ وُضو ہے۔ (2)

مسئلہ ۴۶: اگر مرد نے اپنے آلہ سے عورت کی شرمگاہ کو مس کیا اور انتشارِ آلہ نہ تھا عورت کا وُضو اس وقت میں بھی جاتا رہے گا اگرچہ مرد کا وضو نہ جائے گا۔ (3)

مسئلہ ۴۷: بڑا[20] استنجا ڈھیلے سے کر کے وُضو کیا اب یاد آیا کہ پانی سے نہ کیا تھا اگر پانی سے استنجا مسنون طریق پر یعنی پاؤں پھیلا کر سانس کا زور نیچے کو دے کر کرے گا وُضو جاتا رہے گا اور ویسے کرے گا تو نہ جائے گا مگر وُضو کر لینا مناسب ہے۔ (4)

مسئلہ ۴۸: پھڑیا بالکل اچھی ہوگئی اس کا مُردہ پوست باقی ہے جس میں اوپر منھ اور اندر خلا ہے اگر اس میں پانی بھر گیا پھر دبا کر نکالا تو نہ وُضو جائے نہ وہ پانی ناپاک ہاں اگر اس کے اندر کچھ تری خون وغیرہ کی باقی ہے تو وُضو بھی جاتا رہے گا اور وہ پانی بھی نجس ہے۔ (5)

مسئلہ ۴۹: عوام میں جو مشہور ہے کہ گھٹنا یا اور ستر کھلنے یا اپنا یا پرایا ستر دیکھنے سے وُضو جاتا رہتا ہے محض بے اصل بات ہے۔ ہاں وُضو کے آداب سے ہے کہ ناف سے زانو کے نیچے تک سب ستر چھپا ہو بلکہ استنجے کے بعد فوراً ہی چھپا لینا چاہیئے کہ بغیر ضرورت ستر کھلا رہنا منع ہے اور دوسروں کے سامنے ستر کھولنا حرام ہے۔ (6)

متفرق مسائل

جو رطوبت بدنِ انسان سے نکلے اور وُضو نہ توڑے وہ نجس نہیں مثلاً خون کہ بہ کر نہ نکلے یا تھوڑی قے کہ منھ بھر نہ ہو پاک ہے۔ (7)

---

1 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الأول في الوضوء، الفصل الخامس، ج١، ص١٢.

2 ...... "الدرالمختار" و"ردالمحتار"، كتاب الطهارة، ج١، ص٣٠٣.

3 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الأول في الوضوء، الفصل الخامس، ج١، ص١٣.

4 ...... "الفتاوی الرضوية"، ج١، ص٣١٩، وغيره .

5 ...... المرجع السابق، ص٣٥٥-٣٥٦.

6 ...... المرجع السابق، ص٣٥٢.

7 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الطهارة، ج١، ص٢٩٤.

مسئلہ۱: خارش یا پھڑیوں میں جب کہ بہنے والی رطوبت نہ ہو بلکہ صرف چپک ہو، کپڑا اس سے بار بار چھو کر اگرچہ کتنا ہی سن جائے، پاک ہے۔ (1)

مسئلہ۲: سوتے میں رال جو منھ سے گرے، اگرچہ پیٹ سے آئے، اگرچہ بدبودار ہو، پاک ہے۔ (2)

مسئلہ۳: مردے کے منھ سے جو پانی بہے نجس ہے۔ (3)

مسئلہ۴: آنکھ دُکھتے میں جو آنسو بہتا ہے نجس و ناقضِ وُضو ہے، اس سے اِحتیاط ضروری ہے۔ (4)

مسئلہ۵: شیر خوار بچے نے دودھ ڈال دیا اگر وہ منھ بھر ہے نجس ہے، درہم سے زیادہ جگہ میں جس چیز کو لگ جائے ناپاک کر دے گا لیکن اگر یہ دودھ معدہ سے نہیں آیا بلکہ سینہ تک پہنچ کر پلٹ آیا تو پاک ہے۔ (5)

مسئلہ۶: درمیانِ وُضو میں اگر رِیح خارِج ہو یا کوئی ایسی بات ہو جس سے وُضو جاتا ہے تو نئے سرے سے پھر وُضو کرے وہ پہلے دُھلے ہوئے بے دُھلے ہو گئے۔ (6)

مسئلہ۷: چُلّو میں پانی لینے کے بعد حدث ہوا وہ پانی بے کار ہو گیا کسی عُضْوْ کے دھونے میں نہیں کام آ سکتا۔ (7)

مسئلہ۸: موُنھ سے اتنا خون نکلا کہ تھوک سرخ ہو گیا اگر لوٹے یا کٹورے کو منھ سے لگا کر کُلّی کو پانی لیا تو لوٹا، کٹورا اور کل پانی نجس ہو جائے گا۔ چُلّو سے پانی لے کر کُلّی کرے اور پھر ہاتھ دھو کر کُلّی کے لیے پانی لے۔ (8)

مسئلہ۹: اگر درمیانِ وُضو میں کسی عُضْوْ کے دھونے میں شک واقع ہوا اور یہ زندگی کا پہلا واقعہ ہے تو اس کو دھو لے اور اگر اکثر شک پڑا کرتا ہے تو اسکی طرف اِلتفات نہ کرے۔ یوہیں اگر بعد وُضو کے شک ہو تو اس کا کچھ خیال نہ کرے۔ (9)

---

1 ...... "الفتاوی الرضوية"، ج۱، ص۲۸۰.

2 ...... "الدرالمختار"، كتاب الطهارة، ج۱، ص۲۹۰.

3 ...... المرجع السابق.

4 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الطهارة، ج۱، ص۳۰۵.
اس سے بہت لوگ غافل ہیں اکثر دیکھا گیا کہ کُرتے وغیرہ میں ایسی حالت میں آنکھ پونچھ لیا کرتے ہیں اور اپنے خیال میں اُسے اور آنسو کے مثل سمجھتے ہیں یہ اُن کی غلطی ہے اور ایسا کیا تو کپڑا ناپاک ہو گیا۔ ۱۲ منہ

5 ...... "الفتاوی الرضوية"، ج۱، ص۳۵٦.
و "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الطهارة، ج۱، ص۲۹۰.

6 ...... "الفتاوی الرضوية"، ج۱، ص۲۵۵.

7 ...... المرجع السابق، ص۲۵٦.

8 ...... المرجع السابق، ص۲۵۷۔۲٦۰.

9 ...... "الدرالمختار" و"ردالمحتار"، كتاب الطهارة، مطلب في ندب مراعاة الخلاف... إلخ، ج۱، ص۳۰۹.

مسئلہ ۱۰: جو باوُضو تھا اب اسے شک ہے کہ وُضو ہے یا ٹوٹ گیا تو وُضو کرنے کی اسے ضرورت نہیں۔ [1] ہاں کر لینا بہتر ہے جب کہ یہ شُبہہ بطورِ وسوسہ نہ ہوا کرتا ہو اور اگر وسوسہ ہے تو اسے ہرگز نہ مانے، اس صورت میں اِحتیاط سمجھ کر وُضو کرنا اِحتیاط نہیں بلکہ شیطانِ لعین کی اطاعت ہے۔

مسئلہ ۱۱: اور اگر بے وُضو تھا اب اسے شک ہے کہ میں نے وُضو کیا یا نہیں تو وہ بلاوُضو ہے اس کو وُضو کرنا ضروری ہے۔ [2]

مسئلہ ۱۲: یہ معلوم ہے کہ وُضو کے لیے بیٹھا تھا اور یہ یاد نہیں کہ وُضو کیا یا نہیں تو اسے وُضو کرنا ضرور نہیں۔ [3]

مسئلہ ۱۳: یہ یاد ہے کہ پاخانہ یا پیشاب کے لیے بیٹھا تھا مگر یہ یاد نہیں کہ پھرا [4] بھی یا نہیں تو اس پر وُضو فرض ہے۔ [5]

مسئلہ ۱۴: یہ یاد ہے کہ کوئی عُضْو دھونے سے رہ گیا مگر معلوم نہیں کہ کون عُضْو تھا تو بایاں پاؤں دھولے۔ [6]

مسئلہ ۱۵: میانی میں تری دیکھی مگر یہ نہیں معلوم کہ پانی ہے یا پیشاب تو اگر عُمر کا یہ پہلا واقعہ ہے تو وُضو کرلے اور اس جگہ کو دھولے اور اگر بارہا ایسے شبہے پڑتے ہیں تو اس کی طرف توجہ نہ کرے شیطانی وسوسہ ہے۔ [7]

غُسل کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

﴿ وَاِنۡ كُنۡتُمۡ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوۡا ﴾ [8]

اگر تم جنب ہو تو خوب پاک ہوجاؤ یعنی غسل کرو۔

اور فرماتا ہے:

﴿ حَتّٰى يَطۡهُرۡنَ ﴾ [9]

یہاں تک کہ وہ حَیض والی عورتیں اچھی طرح پاک ہوجائیں۔

---

1 ...... "الفتاوی الرضوية"، ج۱، ص۷۷۵.

2 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الطهارة، ج۱، ص۳۱۰.

3 ...... "الفتاوی الرضوية"، ج۱، ص۵٦۰، و"الأشباه والنظائر"، القاعدة الثالثة، اليقين لا يزول بالشك، ص۴۹.

4 ...... یعنی کیا۔ 5 ...... "الفتاوی الرضوية"، ج۱، ص۵٦۰، و"الأشباه والنظائر"، ص۴۹.

6 ...... "الدرالمختار"، كتاب الطهارة، ج۱، ص۳۱۰.

7 ...... "الفتاوی الرضوية"، ج۱، ص۷۷۸.

8 ...... پ ٦، المائدة: ٦. 9 ...... پ ۲، البقرة: ۲۲۲.

اور فرماتا ہے:

﴿ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَ اَنْتُمْ سُكٰرٰى حَتّٰى تَعْلَمُوْا مَا تَقُوْلُوْنَ وَ لَا جُنُبًا اِلَّا عَابِرِیْ سَبِیْلٍ حَتّٰى تَغْتَسِلُوْا ﴾ (1)

اے ایمان والو! نشہ کی حالت میں نماز کے قریب نہ جاؤ یہاں تک کہ سمجھنے لگو جو کہتے ہو اور نہ حالتِ جنابت میں جب تک غُسل نہ کرلو مگر سفر کی حالت میں کہ وہاں پانی نہ ملے تو بجائے غُسل تیمّم ہے۔

حدیث ۱: صحیح بُخاری وصحیح مسلِم میں حضرت عائِشہ صِدّیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے مروی، ''رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم جب جنابت کا غُسل فرماتے تو ابتدا یوں کرتے کہ پہلے ہاتھ دھوتے، پھر نماز کا سا وُضو کرتے، پھر انگلیاں پانی میں ڈال کر ان سے بالوں کی جڑیں تر فرماتے، پھر سر پر تین لپ پانی ڈالتے پھر تمام جلد پر پانی بہاتے۔'' (2)

حدیث ۲: انھیں کتابوں میں ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے ہے، اُمُّ المُومِنین حضرت مَیمونہ رضی اللہ تعالٰی عنہا نے فرمایا کہ: ''نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے نہانے کے لیے میں نے پانی رکھا اور کپڑے سے پردہ کیا، حضور نے ہاتھوں پر پانی ڈالا اور ان کو دھویا، پھر پانی ڈال کر ہاتھوں کو دھویا، پھر داہنے ہاتھ سے بائیں پر پانی ڈالا، پھر استنجا فرمایا، پھر ہاتھ زمین پر مار کر مَلا اور دھویا، پھر کُلّی کی اور ناک میں پانی ڈالا اور مونھ اور ہاتھ دھوئے، پھر سر پر پانی ڈالا اور تمام بدن پر بہایا، پھر اس جگہ سے الگ ہوکر پائے مبارک دھوئے اس کے بعد میں نے (بدن پونچھنے کے لیے) ایک کپڑا دیا تو حضور نے نہ لیا اور ہاتھوں کو جھاڑتے ہوئے تشریف لے گئے۔'' (3)

حدیث ۳: بُخاری ومسلِم میں بروایتِ اُمُّ المُومِنین صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا مروی، کہ ''انصار کی ایک عورت نے رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے حَیض کے بعد نہانے کا سوال کیا اس کو کیفیت غُسل کی تعلیم فرمائی، پھر فرمایا کہ مُشک آلودہ ایک ٹکڑا لے کر اس سے طہارت کر، عرض کی کیسے اس سے طہارت کروں فرمایا اس سے طہارت کر، عرض کی کیسے طہارت کروں، فرمایا سبحان اللہ اس سے طہارت کر، اُم المومنین فرماتی ہیں میں نے اسے اپنی طرف کھینچ کر کہا اس سے خون کے اثر کو صاف کر۔'' (4)

حدیث ۴: امام مسلِم نے اُمُّ المُومِنین اُمِّ سَلَمہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے روایت کی فرماتی ہیں: ''میں نے عرض کی

1 ...... پ ٥، النسآء: ٤٣.

2 ...... "صحيح البخاري"، كتاب الغسل، باب الوضوء قبل الغسل، الحديث: ٢٤٨، ج ١، ص ١٠٥.

3 ...... "صحيح البخاري"، كتاب الغسل، باب نفض اليدين من الغسل عن الجنابة، الحديث: ٢٧٦، ج ١، ص ١١٣.

4 ...... "صحيح البخاري"، كتاب الحيض، باب دلك المرأة نفسها إذا ... إلخ، الحديث: ٣١٤، ٣١٥، ج ١، ص ١٢٦، ١٢٧.

یارسول اللہ! میں اپنے سر کی چوٹی مضبوط گوندھتی ہوں تو کیا غُسلِ جنابت کے لیے اسے کھول ڈالوں؟ فرمایا نہیں تجھ کو صرف یہی کفایت کرتا ہے کہ سر پر تین لَپ پانی ڈالے، پھر اپنے اوپر پانی بہالے پاک ہوجائے گی۔'' یعنی جب کہ بالوں کی جڑیں تر ہوجائیں اور اگر اتنی سَخت گندھی ہو کہ جڑوں تک پانی نہ پہنچے تو کھولنا فرض ہے۔[1]

حدیث ۵: ابوداود و ترمذی و ابنِ ماجہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں: ''ہر بال کے نیچے جنابت ہے تو بال دھوؤ اور جلد کو صاف کرو۔''[2]

حدیث ۶: نیز ابوداود نے حضرت علی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی، رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں: ''جو شخص غُسلِ جنابت میں ایک بال کی جگہ بے دھوئے چھوڑ دے گا اس کے ساتھ آگ سے ایسا ایسا کیا جائے گا۔'' (یعنی عذاب دیا جائے گا) حضرت علی رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں: ''اسی وجہ سے میں نے اپنے سر کے ساتھ دشمنی کرلی۔'' تین بار یہی فرمایا (یعنی سر کے بال منڈا ڈالے کہ بالوں کی وجہ سے کوئی جگہ سوکھی نہ رہ جائے)۔[3]

حدیث ۷: اصحابِ سُنَنِ اَربَعہ نے اُمُّ المُوٴمنین صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے روایت کی، فرماتی ہیں کہ: ''نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم غُسل کے بعد وُضو نہیں فرماتے۔''[4]

حدیث ۸: ابوداود نے حضرت یَعلٰی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی کہ: ''رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ایک شخص کو میدان میں نہاتے ملاحظہ فرمایا، پھر منبر پر تشریف لے جا کر حمدِ الٰہی وثنا کے بعد فرمایا: ''اللہ تعالٰی حیا فرمانے والا اور پردہ پوش ہے، حیا اور پردہ کرنے کو دوست رکھتا ہے، جب تم میں کوئی نہائے تو اسے پردہ کرنا لازم ہے۔''[5]

حدیث ۹: متعدد کتابوں میں بکثرت صحابۂ کرام رضی اللہ تعالٰی عنہم سے مروی، حضورِ اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں: ''جو اللہ اور پچھلے دن (قیامت) پر ایمان لایا حمام میں بغیر تہبند کے نہ جائے اور جو اللہ اور پچھلے دن پر ایمان لایا اپنی بی بی کو حمام میں نہ بھیجے۔''[6]

حدیث ۱۰: اُمُّ المُوٴمنین صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا نے حمام میں جانے کا سوال کیا، فرمایا: ''عورتوں کے لیے حمام میں

---

1 ...... "صحیح مسلم"، کتاب الحیض، باب حکم ضفائر المغتسلة، الحدیث: ۳۳۰، ص۱۸۱.

2 ...... "سنن أبي داود"، کتاب الطھارة، باب في الغسل من الجنابة، الحدیث: ۲۴۸، ج۱، ص۱۱۷.

3 ...... "سنن أبي داود"، کتاب الطھارة، باب في الغسل من الجنابة، الحدیث: ۲۴۹، ج۱، ص۱۱۷.

4 ...... "جامع الترمذي"، أبواب الطھارة، باب ماجاء في الوضوء بعد الغسل، الحدیث: ۱۰۷، ج۱، ص۱۶۱.

5 ...... "سنن أبي داود"، کتاب الحمّام، باب النھي عن التعري، الحدیث: ۴۰۱۲، ج۴، ص۵۶.

6 ...... "جامع الترمذي"، أبواب الأدب، باب ماجاء في دخول الحمام، الحدیث: ۲۸۱۰، ج۴، ص۳۶۶.

خیر نہیں'' عرض کی ''تہبند باندھ کر جاتی ہیں'' فرمایا: ''اگرچہ تہبند اور کُرتے اور اوڑھنی کے ساتھ جائیں۔'' (1)

حدیث ۱۱: صحیح بُخاری و مسلِم میں روایت ہے کہ اُمُّ المُومنین اُمِّ سَلَمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ: ''ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کی، یارسول اللہ! اللہ تعالیٰ حق بیان کرنے سے حیا نہیں فرماتا تو کیا جب عورت کو اِحتِلام ہو تو اس پر نہانا ہے؟ فرمایا: ''ہاں! جب کہ پانی (منی) دیکھے۔'' اُم سَلَمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے مونھ ڈھانک لیا اور عرض کی، یارسول اللہ! کیا عورت کو اِحتِلام ہوتا ہے؟ فرمایا: ''ہاں! ایسا نہ ہو تو کس وجہ سے بچہ ماں کے مشابہ ہوتا ہے۔'' (2)

فائدہ: اُمّہاتُ المومنین کو اللہ عزوجل نے حاضریٔ خدمت سے پیشتر بھی اِحتِلام سے محفوظ رکھا تھا۔ اس لیے کہ اِحتِلام میں شیطان کی مُداخلت ہے اور شیطانی مداخلتوں سے ازواجِ مطہّرات پاک ہیں اسی لیے ان کو حضرت اُمّ سلیم کے اس سوال کا تعجب ہوا۔

حدیث ۱۲: ابوداود و ترمذی، عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سوال ہوا کہ مرد تری پائے اور اِحتِلام یاد نہ ہو فرمایا: ''غُسل کرے'' اور اس شخص کے بارے میں سوال ہوا کہ خواب کا یقین ہے اور تری (اثر) نہیں پاتا فرمایا: ''اس پر غُسل نہیں۔'' ام سلیم نے عرض کی عورت اس کو دیکھے تو اس پر غُسل ہے؟ فرمایا: ''ہاں! عورتیں مردوں کی مثل ہیں۔'' (3)

حدیث ۱۳: ترمذی میں انھیں سے مروی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ''جب مرد کے ختنہ کی جگہ (حشفہ) عورت کے مقام میں غائب ہو جائے غُسل واجب ہو جائے گا۔'' (4)

حدیث ۱۴: صحیح بُخاری و مسلِم میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی، کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی کہ ان کو رات میں نہانے کی ضرورت ہو جاتی ہے۔ فرمایا: ''وُضو کرلو اور عضوِ تناسُل کو دھولو پھر سو رہو۔'' (5)

حدیث ۱۵: صحیحین میں عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی، فرماتی ہیں: ''نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب جنب ہوتے اور

1...... "المعجم الأوسط" للطبراني، باب الباء، الحديث: ٣٢٨٦، ج٢، ص ٢٧٩.

2...... "صحيح البخاري"، كتاب العلم، باب الحياء في العلم، الحديث: ١٣٠، ج١، ص٦٨.

3...... "سنن أبي داود"، كتاب الطهارة، باب في الرجل يجد البلة في منامه، الحديث: ٢٣٦، ج١، ص١١٢.

4...... "جامع الترمذي"، أبواب الطهارة، باب ماجاء إذا التقى الختانان وجب الغسل، الحديث: ١٠٩، ج١، ص١٦٢.

5...... "صحيح البخاري"، كتاب الغسل، باب الجنب يتوضأثم ينام، الحديث: ٢٩٠، ج١، ص ١١٨.

کھانے یا سونے کا ارادہ فرماتے تو نماز کا ساوُضوفرماتے۔'' (1)

حدیث ۱۶: مُسلِم میں ابوسعید خُدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ''جب تم میں کوئی اپنی بی بی کے پاس جا کر دوبارہ جانا چاہے تووُضو کرلے۔'' (2)

حدیث ۱۷: ترمذی ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کہ حَیض والی اور جنب قرآن میں سے کچھ نہ پڑھیں۔'' (3)

حدیث ۱۸: ابو داود نے اُمُّ المُومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی، کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ان گھروں کا رُخ مسجد سے پھیر دو کہ میں مسجد کو حائض اور جنب کے لیے حلال نہیں کرتا۔'' (4)

حدیث ۱۹: ابوداود نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ: ''ملائکہ اس گھر میں نہیں جاتے جس گھر میں تصویر اور کُتّا اور جنب ہو۔'' (5)

حدیث ۲۰: ابوداود عمّار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ''فرشتے تین شخصوں سے قریب نہیں ہوتے، (۱) کافر کا مردہ، اور (۲) خلوق (6) میں لتھڑا ہوا، اور (۳) جنب مگر یہ کہ وُضو کرلے۔'' (7)

حدیث ۲۱: اِمام مالِک نے روایت کی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جو خط عمرو بن حزم کو لکھا تھا اس میں یہ تھا کہ قرآن نہ چھوئے مگر پاک شخص۔ (8)

حدیث ۲۲: امام بُخاری وامام مسلِم نے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو جمعہ کو آئے اسے چاہیے کہ نہالے۔'' (9)

---

1 ...... "صحيح مسلم"، كتاب الحيض، باب جواز نوم الجنب... إلخ، الحديث: ٣٠٥، ص١٧٢.

2 ...... "صحيح مسلم"، كتاب الحيض، باب جواز نوم الجنب... إلخ، الحديث: ٣٠٨، ص١٧٤.

3 ...... "جامع الترمذي"، أبواب الطهارة، باب ماجاء في الجنب والحائض... إلخ، الحديث: ١٣١، ج١، ص١٨٢.

4 ...... "سنن أبي داود"، كتاب الطهارة، باب في الجنب يدخل المسجد، الحديث: ٢٣٢، ج١، ص١١١.

5 ...... "سنن أبي داود"، كتاب الطهارة، باب الجنب يؤخر الغسل، الحديث: ٢٢٧، ج١، ص١٠٩.

6 ...... ایک قسم کی خوشبو زعفران سے بنائی جاتی ہے جو مردوں پر حرام ہے۔۱۲

7 ...... "سنن أبي داود"، كتاب الترجل، باب في الخلوق للرجال، الحديث: ٤١٨٠، ج٤، ص ١٠٩.

8 ...... "المؤطأ" لإمام مالك، كتاب القرآن، باب الأمر بالوضوء لمن مسّ القرآن، الحديث: ٤٧٨، ج١، ص١٩١.

9 ...... "صحيح البخاري"، كتاب الجمعة، باب هل على من لم يشهد الجمعة غسل من النساء والصبيان وغيرهم، الحديث: ٨٩٤، ج١، ص٣٠٩.

غُسل کے مسائل

غُسل کے فرض ہونے کے اسباب بعد میں لکھے جائیں گے، پہلے غُسل کی حقیقت بیان کی جاتی ہے۔ غُسل کے تین جز ہیں اگران میں ایک میں بھی کمی ہوئی غُسل نہ ہوگا، چاہے یوں کہو کہ غُسل میں تین فرض ہیں۔

(ا) کُلّی: کہ مونھ کے ہر پُرزے گوشے ہونٹ سے حَلْق کی جڑ تک ہر جگہ پانی بہ جائے۔ اکثر لوگ یہ جانتے ہیں کہ تھوڑا سا پانی مونھ میں لے کر اُگل دینے کو کُلّی کہتے ہیں اگرچہ زبان کی جڑ اور حَلْق کے کنارے تک نہ پہنچے یوں غُسل نہ ہو گا، نہ اس طرح نہانے کے بعد نماز جائز بلکہ فرض ہے کہ داڑھوں کے پیچھے، گالوں کی تہ میں، دانتوں کی جڑ اور کھڑکیوں میں، زبان کی ہر کروٹ میں، حَلْق کے کنارے تک پانی بہے۔[1]

مسئلہ ۱: دانتوں کی جڑوں یا کھڑکیوں میں کوئی ایسی چیز جو پانی بہنے سے روکے، جمی ہو تو اُس کا چُھڑانا ضروری ہے اگر چھڑانے میں ضرر اور حَرَج نہ ہو جیسے چھالیا کے دانے، گوشت کے ریشے اور اگر چھڑانے میں ضرر اور حَرَج ہو جیسے بہت پان کھانے سے دانتوں کی جڑوں میں چونا جم جاتا ہے یا عورتوں کے دانتوں میں مسی کی ریخیں کہ ان کے چھیلنے میں دانتوں یا مسوڑوں کی مضرّت کا اندیشہ ہے تو معاف ہے۔[2]

مسئلہ ۲: یوں ہی ہلتا ہوا دانت تار سے یا اُکھڑا ہوا دانت کسی مسالے وغیرہ سے جمایا گیا اور پانی تار یا مسالے کے نیچے نہ پہنچے تو معاف ہے یا کھانے یا پان کے ریزے دانت میں رہ گئے کہ اس کی نگہداشت میں حَرَج ہے۔ ہاں بعد معلوم ہونے کے اس کو جدا کرنا اور دھونا ضروری ہے جب کہ پانی پہنچنے سے مانع ہوں۔[3]

(۲) ناک میں پانی ڈالنا یعنی دونوں نتھنوں کا جہاں تک نَرم جگہ ہے دھلنا کہ پانی کو سُونگھ کر اوپر چڑھائے، بال برابر جگہ بھی دھلنے سے رہ نہ جائے ورنہ غُسل نہ ہوگا۔ ناک کے اندر رِینٹھ سُوکھ گئی ہے تو اس کا چُھڑانا فرض ہے۔ نیز ناک کے بالوں کا دھونا بھی فرض ہے۔[4]

---

1 ...... "الفتاوی الرضویة"، ج۱، ص۴۳۹، ۴۴۰.

2 ...... "الفتاوی الرضویة"، ج۱، ص۴۴۰، ۴۴۱.

3 ...... "الفتاوی الرضویة"، ج۱، ص۴۵۲، ۴۵۳. وغیرہ

4 ...... "الدرالمختار" و"ردالمحتار"، کتاب الطهارة، مطلب في أبحاث الغسل، ج۱، ص۳۱۲.
و"الفتاوی الرضویة"، ج۱، ص۴۴۲، ۴۴۳.

مسئلہ ۳: بلاق کا سوراخ اگر بند نہ ہو تو اس میں پانی پہنچانا ضروری ہے، پھر اگر تنگ ہے تو حرکت دینا ضروری ہے ورنہ نہیں۔[1]

(۳) تمام ظاہر بدن یعنی سر کے بالوں سے پاؤں کے تلووں تک جِسم کے ہر پُرزے ہر رُونگٹے پر پانی بہ جانا، اکثر عوام بلکہ بعض پڑھے لکھے یہ کرتے ہیں کہ سر پر پانی ڈال کر بدن پر ہاتھ پھیر لیتے ہیں اور سمجھے کہ غُسل ہو گیا حالانکہ بعض اعضا ایسے ہیں کہ جب تک ان کی خاص طور پر اِحتیاط نہ کی جائے نہیں دھلیں گے اور غُسل نہ ہوگا[2]، لہٰذا بالتفصیل بیان کیا جاتا ہے۔ اعضائے وُضو میں جو مواضعِ اِحتیاط ہیں ہر عُضْوْ کے بیان میں ان کا ذکر کر دیا گیا ان کا یہاں بھی لحاظ ضروری ہے اور ان کے علاوہ خاص غُسل کے ضروریات یہ ہیں۔

(۱) سر کے بال گندھے نہ ہوں تو ہر بال پر جڑ سے نوک تک پانی بہنا اور گندھے ہوں تو مرد پر فرض ہے کہ ان کو کھول کر جڑ سے نوک تک پانی بہائے اور عورت پر صرف جڑ تر کر لینا ضروری ہے کھولنا ضروری نہیں، ہاں اگر چوٹی اتنی سَخْت گُندھی ہو کہ بے کھولے جڑیں تر نہ ہوں گی تو کھولنا ضروری ہے۔

(۲) کانوں میں بالی وغیرہ زیوروں کے سوراخ کا وہی حکم ہے جو ناک میں نَتھ کے سوراخ کا حکم وُضو میں بیان ہوا۔

(۳) بَھوؤں اور مونچھوں اور داڑھی کے بال کا جڑ سے نوک تک اور ان کے نیچے کی کھال کا دُھلنا۔

(۴) کان کا ہر پرزہ اور اس کے سوراخ کا مونھ۔

(۵) کانوں کے پیچھے کے بال ہٹا کر پانی بہائے۔

(۶) ٹھوڑی اور گلے کا جوڑ کہ بے مونھ اٹھائے نہ دھلے گا۔

(۷) بغلیں بے ہاتھ اٹھائے نہ دھلیں گی۔

(۸) بازو کا ہر پہلو۔

(۹) پیٹھ کا ہر ذرہ۔

(۱۰) پیٹ کی بلٹیں اٹھا کر دھوئیں۔

(۱۱) ناف کو انگلی ڈال کر دھوئیں جب کہ پانی بہنے میں شک ہو۔

(۱۲) جِسم کا ہر رُونگٹا جڑ سے نوک تک۔

---

1 ...... "الفتاوی الرضویة"، ج۱، ص۴٤٥.

2 ...... المرجع السابق ص٤٤٣.

(۱۳) ران اور پیڑو[1] کا جوڑ۔

(۱۴) ران اور پنڈلی کا جوڑ جب بیٹھ کر نہائیں۔

(۱۵) دونوں سُرین کے ملنے کی جگہ خُصوصاً جب کھڑے ہو کر نہائیں۔

(۱۶) رانوں کی گولائی (۱۷) پنڈلیوں کی کروٹیں (۱۸) ذَکر و انثیین[2] کے ملنے کی سطحیں بے جدا کیے نہ دھلیں گی۔

(۱۹) انثیین کی سطحِ زیریں جوڑ تک (۲۰) انثیین کے نیچے کی جگہ جڑ تک (۲۱) جس کا ختنہ نہ ہوا ہو تو اگر کھال چڑھ سکتی ہو تو چڑھا کر دھوئے اور کھال کے اندر پانی چڑھائے۔ عورتوں پر خاص یہ اِحتیاطیں ضروری ہیں۔ (۲۲) ڈھلکی ہوئی پستان کو اٹھا کر دھونا (۲۳) پستان و شکم کے جوڑ کی تحریر (۲۴) فرجِ خارج[3] کا ہر گوشہ ہر ٹکڑا نیچے اوپر خیال سے دھویا جائے، ہاں فرجِ داخل[4] میں انگلی ڈال کر دھونا واجب نہیں مستحب ہے۔[5] یوہیں اگر حَیض و نِفاس سے فارغ ہو کر غُسل کرتی ہے تو ایک پرانے کپڑے سے فرجِ داخل کے اندر سے خون کا اثر صاف کر لینا مستحب ہے۔ (۲۵) ماتھے پر افشاں چنی ہو تو چُھڑانا ضروری ہے۔

مسئلہ ۴: بال میں گرہ پڑ جائے تو گرہ کھول کر اس پر پانی بہانا ضروری نہیں۔[6]

مسئلہ ۵: کسی زخم پر پٹی وغیرہ بندھی ہو کہ اس کے کھولنے میں ضرر یا حَرَج ہو، یا کسی جگہ مرض یا درد کے سبب پانی بہنا ضرر کرے گا تو اس پورے عُضْو کو مسح کریں اور نہ ہو سکے تو پٹی پر مسح کافی ہے اور پٹی مَوضَعِ حاجت سے زِیادہ نہ رکھی جائے ورنہ مسح کافی نہ ہوگا اور اگر پٹی مَوضَعِ حاجت ہی پر بندھی ہے مثلاً بازو پر ایک طرف زخم ہے اور پٹی باندھنے کے لیے بازو کی اتنی ساری گولائی پر ہونا اس کا ضرور ہے تو اس کے نیچے بدن کا وہ حصہ بھی آئے گا جسے پانی ضرر نہیں کرتا، تو اگر کھولنا ممکن ہو کھول کر اس حصہ کا دھونا فرض ہے اور اگر نا ممکن ہو اگرچہ یوہیں کہ کھول کر پھر ویسی نہ باندھ سکے گا اور اس میں ضرر کا اندیشہ ہے تو ساری پٹی پر مسح کر لے کافی ہے، بدن کا وہ اچھا حصہ بھی دھونے سے معاف ہو جائے گا۔

مسئلہ ۶: زکام یا آشوبِ چشم وغیرہ ہو اور یہ گمانِ صحیح ہو کہ سر سے نہانے میں مرض میں زیادتی یا اور امراض پیدا ہو جائیں گے تو کُلّی کرے، ناک میں پانی ڈالے اور گردن سے نہا لے اور سر کے ہر ذرّہ پر بھیگا ہاتھ پھیر لے غُسل ہو جائے گا،

---

1 ...... پیڑو یعنی ناف سے نیچے کا حصہ۔

2 ...... انثیین یعنی خصیے۔ فوطے۔

3 ...... عورت کی شرمگاہ کا بیرونی حصہ۔

4 ...... شرمگاہ کا اندرونی حصہ۔

5 ...... "الفتاوی الرضویة"، ج ۱، ص ٤٤٨، ٤٥٠.

6 ...... "الفتاوی الرضویة"، ج ۱، ص ٤٥٢.

بعد صحت سر دھوڈالے باقی غُسل کے اعادہ کی حاجت نہیں۔[1]

مسئلہ ۷: پکانے والے کے ناخن میں آٹا، لکھنے والے کے ناخن وغیرہ پر سیاہی کا جرم، عام لوگوں کے لیے مکّھی مچھر کی بیٹ اگر لگی ہو تو غُسل ہو جائیگا۔ ہاں بعد معلوم ہونے کے جدا کرنا اور اس جگہ کو دھونا ضروری ہے پہلے جو نماز پڑھی ہوگئی۔[2]

غُسل کی سنتیں[3]

(۱) غُسل کی نیّت کر کے پہلے

(۲) دونوں ہاتھ گٹوں تک تین مرتبہ دھوئے پھر

(۳) استنجے کی جگہ دھوئے خواہ نَجاست ہو یا نہ ہو پھر

(۴) بدن پر جہاں کہیں نَجاست ہو اس کو دور کرے پھر

(۵) نماز کا ساوُضو کرے مگر پاؤں نہ دھوئے، ہاں اگر چوکی یا تختے یا پتھر پر نہائے تو پاؤں بھی دھولے پھر

(۶) بدن پر تیل کی طرح پانی چُپَڑ لے خصوصاً جاڑے میں پھر

(۷) تین مرتبہ دہنے مونڈھے پر پانی بہائے پھر

(۸) بائیں مونڈھے پر تین بار پھر

(۹) سر پر اور تمام بدن پر تین بار پھر

(۱۰) جائے غُسل سے الگ ہو جائے، اگر وُضو کرنے میں پاؤں نہیں دھوئے تھے تو اب دھولے اور

(۱۱) نہانے میں قِبلہ رُخ نہ ہو اور

(۱۲) تمام بدن پر ہاتھ پھیرے اور

(۱۳) ملے اور

(۱۴) ایسی جگہ نہائے کہ کوئی نہ دیکھے اور اگر یہ نہ ہو سکے تو ناف سے گھٹنے تک کے اعضا کا سِتر تو ضروری ہے، اگر اتنا

---

1 ...... "الفتاوی الرضویة"، ج۱، ص۴۵٦، ٤٦١.

2 ...... "الفتاوی الرضویة"، ج۱، ص۴۵۵.

3 ...... لفظ پھر کے ساتھ جس سنت کا بیان ہوا اُس میں وہ شے فی نفسہ بھی سنت ہے اور اُس کا ترتیب کے ساتھ ہونا بھی تو اگر کسی نے خلافِ ترتیب کیا مثلاً پہلے بائیں مونڈھے پر پانی بہایا پھر داہنے پر تو سنت ترتیب ادا نہ ہوئی۔۱۲منہ

بھی ممکن نہ ہو تو تیمّم کرے مگر یہ احتمال بہت بعید ہے اور

(۱۵) کسی قسم کا کلام نہ کرے۔

(۱۶) نہ کوئی دعا پڑھے۔ بعد نہانے کے رومال سے بدن پونچھ ڈالے تو حَرَج نہیں۔[1]

مسئلہ۱: اگر غُسل خانہ کی چھت نہ ہو یا ننگے بدن نہائے بشرطیکہ مَوضَعِ اِحتِیاط ہو تو کوئی حَرَج نہیں۔ ہاں عورتوں کو بہت زِیادہ اِحتِیاط کی ضرورت ہے اور عورتوں کو بیٹھ کر نہانا بہتر ہے۔ بعد نہانے کے فوراً کپڑے پہن لے اور وُضو کے سنن و مستحبات، غُسل کے لیے سنن و مستحبات ہیں مگر سِتر کھلا ہو تو قِبلہ کو موٗنھ کرنا نہ چاہیے اور تہبند باندھے ہو تو حَرَج نہیں۔

مسئلہ۲: اگر بہتے پانی مثلاً دریا یا نہر میں نہایا تو تھوڑی دیر اس میں رکنے سے تین بار دھونے اور ترتیب اور وُضو یہ سب سنتیں ادا ہو گئیں، اس کی بھی ضرورت نہیں کہ اعضا کو تین بار حرکت دے اور تالاب وغیرہ ٹھہرے پانی میں نہایا تو اعضا کو تین بار حرکت دینے یا جگہ بدلنے سے تَثْلِیث یعنی تین بار دھونے کی سنّت ادا ہو جائے گی۔ مینھ میں کھڑا ہو گیا تو یہ بہتے پانی میں کھڑے ہونے کے حکم میں ہے۔ بہتے پانی میں وُضو کیا تو وہی تھوڑی دیر اس میں عُضْوْ کو رہنے دینا اور ٹھہرے پانی میں حرکت دینا تین بار دھونے کے قائم مقام ہے۔[2]

مسئلہ۳: سب کے لیے غُسل یا وُضو میں پانی کی ایک مقدار مُعَیّن نہیں[3]، جس طرح عوام میں مشہور ہے محض باطل ہے ایک لمبا چوڑا، دوسرا دبلا پتلا، ایک کے تمام اعضا پر بال، دوسرے کا بدن صاف، ایک گھنی داڑھی والا، دوسرا بے ریش، ایک کے سر پر بڑے بڑے بال، دوسرے کا سر منڈا، وعلیٰ ھٰذا القیاس سب کے لیے ایک مقدار کیسے ممکن ہے۔

مسئلہ۴: عورت کو حمام میں جانا مکروہ ہے اور مرد جا سکتا ہے مگر سِتر کا لحاظ ضروری ہے۔ لوگوں کے سامنے سِتر کھول کر نہانا حرام ہے۔

مسئلہ۵: بغیر ضرورت صبح تڑکے حمام کو نہ جائے کہ ایک مخفی امر لوگوں پر ظاہر کرنا ہے۔[4]

1...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الثاني في الغسل، الفصل الثاني، ج١، ص١٤.

و "تنوير الأبصار" و "الدرالمختار"، كتاب الطهارة، ج١، ص٣١٩،٣٢٥.

2...... "الدرالمختار" و"ردالمحتار"، كتاب الطهارة، مطلب: سنن الغسل، ج١، ص٣٢٠.

3...... "الفتاوى الرضوية"، ج١، ص٦٢٦،٦٢٧.

4...... "الدرالمختار" و"ردالمحتار"، كتاب الطهارة، فصل الاستنجاء، مطلب في الفرق بين الاستبراء... إلخ، ج١، ص٦٢٢.

غُسل کن چیزوں سے فَرض ہوتا ہے

(۱) مَنی کا اپنی جگہ سے شَہوت کے ساتھ جدا ہو کر عُضْو سے نکلنا سببِ فرضیتِ غُسل ہے۔ [1]

مسئلہ۱: اگر شَہوت کے ساتھ اپنی جگہ سے جدا نہ ہوئی بلکہ بوجھ اٹھانے یا بلندی سے گرنے کے سبب نکلی تو غُسل واجب نہیں ہاں وُضو جاتا رہے گا۔ [2]

مسئلہ۲: اگر اپنے ظَرف سے شَہوت کے ساتھ جدا ہوئی مگر اس شخص نے اپنے آلہ کو زور سے پکڑ لیا کہ باہر نہ ہوسکی، پھر جب شَہوت جاتی رہی چھوڑ دیا اب مَنی باہر ہوئی تو اگرچہ باہر نکلنا شَہوت سے نہ ہوا مگر چونکہ اپنی جگہ سے شَہوت کے ساتھ جدا ہوئی لہٰذا غُسل واجب ہوا اسی پر عمل ہے۔ [3]

مسئلہ۳: اگر مَنی کچھ نکلی اور قبل پیشاب کرنے یا سونے یا چالیس قدم چلنے کے نہالیا اور نماز پڑھ لی اب بقیہ مَنی خارِج ہوئی تو غُسل کرے کہ یہ اسی مَنی کا حصہ ہے جو اپنے مَحل سے شَہوت کے ساتھ جدا ہوئی تھی اور پہلے جو نماز پڑھی تھی ہوگئی اس کے اعادہ کی حاجت نہیں اور اگر چالیس قدم چلنے یا پیشاب کرنے یا سونے کے بعد غُسل کیا پھر مَنی بلا شَہوت نکلی تو غُسل ضروری نہیں اور یہ پہلی کا بقیّہ نہیں کہی جائے گی۔ [4]

مسئلہ۴: اگر مَنی پتلی پڑگئی کہ پیشاب کے وقت یا ویسے ہی کچھ قطرے بلا شَہوت نکل آئیں تو غُسل واجب نہیں البتہ وُضو ٹوٹ جائے گا۔

(۲) اِحتِلام یعنی سوتے سے اٹھا اور بدن یا کپڑے پر تری پائی اور اس تری کے مَنی یا مَذی ہونے کا یقین یا احتمال ہو تو غُسل واجب ہے اگرچہ خواب یاد نہ ہو اور اگر یقین ہے کہ یہ نہ مَنی ہے نہ مذی بلکہ پسینہ یا پیشاب یا وَدی یا کچھ اور ہے تو اگرچہ اِحتِلام یاد ہو اور لذّتِ اِنزال خیال میں ہو غُسل واجب نہیں اور اگر مَنی نہ ہونے پر یقین کرتا ہے اور مذی کا شک ہے تو اگر خواب میں اِحتِلام ہونا یاد نہیں تو غُسل نہیں ورنہ ہے۔ [5]

مسئلہ۵: اگر اِحتِلام یاد ہے مگر اس کا کوئی اثر کپڑے وغیرہ پر نہیں غُسل واجب نہیں۔ [6]

---

1 ...... "الدرالمختار"، كتاب الطهارة، أركان الوضوء اربعة، ج۱، ص۳۲۵.

2 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الأول في الوضوء، الفصل الخامس، ج۱، ص۱۰.

3 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الثاني في الغسل، الفصل الثالث، ج۱، ص۱٤،وغيره.

4 ...... المرجع السابق.

5 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الثاني في الغسل، الفصل الثالث، ج۱، ص۱٤۔۱۵.

6 ...... المرجع السابق، ص۱۵.

مسئلہ ٦: اگر سونے سے پہلے شہوت تھی آلہ قائم تھا اب جاگا اور اس کا اثر پایا اور مذی ہونا غالب گمان ہے اور اِحتلام یاد نہیں تو غُسل واجب نہیں، جب تک اس کے مَنی ہونے کا ظن غالب نہ ہو اور اگر سونے سے پہلے شہوت ہی نہ تھی یا تھی مگر سونے سے قبل دب چکی تھی اور جو خارِج ہوا تھا صاف کر چکا تھا تو مَنی کے ظنِ غالب کی ضرورت نہیں بلکہ محض احتمالِ مَنی سے غُسل واجب ہو جائے گا۔ یہ مسئلہ کثیرُ الوُقوع ہے اور لوگ اس سے غافل ہیں۔ اس کا خیال ضرور چاہیے۔[1]

مسئلہ ٧: بیماری وغیرہ سے غش آیا یا نشہ میں بیہوش ہوا، ہوش آنے کے بعد کپڑے یا بدن پر مذی ملی تو وُضو واجب ہو گا، غُسل نہیں اور سونے کے بعد ایسا دیکھے تو غُسل واجب مگر اسی شرط پر کہ سونے سے پہلے شہوت نہ تھی۔[2]

مسئلہ ٨: کسی کو خواب ہوا اور مَنی باہر نہ نکلی تھی کہ آنکھ کُھل گئی اور آلہ کو پکڑ لیا کہ مَنی باہر نہ ہو، پھر جب تُندی جاتی رہی چھوڑ دیا اب نکلی تو غُسل واجب ہو گیا۔[3]

مسئلہ ٩: نماز میں شہوت تھی اور مَنی اُترتی ہوئی معلوم ہوئی مگر ابھی باہر نہ نکلی تھی کہ نماز پوری کر لی، اب خارِج ہوئی تو غُسل واجب ہو گا مگر نماز ہو گئی۔[4]

مسئلہ ١٠: کھڑے یا بیٹھے یا چلتے ہوئے سو گیا، آنکھ کھلی تو مذی پائی غُسل واجب ہے۔[5]

مسئلہ ١١: رات کو اِحتلام ہوا جاگا تو کوئی اثر نہ پایا، وُضو کر کے نماز پڑھ لی اب اس کے بعد مَنی نکلی، غُسل اب واجب ہوا اور وہ نماز ہو گئی۔[6]

مسئلہ ١٢: عورت کو خواب ہوا تو جب تک مَنی فرجِ داخل سے نہ نکلے غُسل واجب نہیں۔[7]

مسئلہ ١٣: مرد و عورت ایک چارپائی پر سوئے، بعد بیداری بستر پر مَنی پائی گئی اور ان میں ہر ایک اِحتلام کا مُنکر ہے، اِحتیاط یہ ہے کہ بہر حال دونوں غُسل کریں اور یہی صحیح ہے۔[8]

مسئلہ ١٤: لڑکے کا بُلوغ اِحتلام کے ساتھ ہوا اس پر غُسل واجب ہے۔[9]

---

1 ...... المرجع السابق، و "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الطهارة، مطلب في تحرير الصاع... إلخ، ج١، ص٣٣١،٣٣٢.

2 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الثاني في الغسل، الفصل الثالث، ج١، ص١٥.

3 ...... "الفتاوى الرضوية"، ج١، ص٥١٧.

4 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الثاني في الغسل، الفصل الثالث، ج١، ص١٥.

5 ...... المرجع السابق. 6 ...... المرجع السابق. 7 ...... المرجع السابق.

8 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الطهارة، مطلب في تحرير الصاع... إلخ، ج١، ص٣٣٣.

9 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الثاني في الغسل، الفصل الثالث، ج١، ص١٦.

(۳) حَشفہ یعنی سرِ ذَکر کا عورت کے آگے یا پیچھے یا مرد کے پیچھے داخل ہونا دونوں پر غُسل واجب کرتا ہے، شَہوت کے ساتھ ہو یا بغیر شہوت، اِنزال ہو یا نہ ہو بشرطیکہ دونوں مکلّف ہوں اور اگر ایک بالغ ہے تو اس بالغ پر فرض ہے اور نابالغ پر اگرچہ غُسل فرض نہیں مگر غُسل کا حکم دیا جائے گا، مثلاً مرد بالغ ہے اور لڑکی نابالغ تو مرد پر فرض ہے اور لڑکی نابالغہ کو بھی نہانے کا حکم ہے اور لڑکا نابالغ ہے اور عورت بالغہ ہے تو عورت پر فرض ہے اور لڑکے کو بھی حکم دیا جائے گا۔[1]

مسئلہ ۱۵: اگر حَشفہ کاٹ ڈالا ہو تو باقی عضوِ تناسل میں کا اگر حَشفہ کی قدر داخل ہو گیا جب بھی وہی حکم ہے جو حَشفہ داخل ہونے کا ہے۔[2]

مسئلہ ۱۶: اگر چوپایہ یا مردہ یا ایسی چھوٹی لڑکی سے جس کی مثل سے صحبت نہ کی جاسکتی ہو، وطی کی تو جب تک اِنزال نہ ہو غُسل واجب نہیں۔[3]

مسئلہ ۱۷: عورت کی ران میں جماع کیا اور اِنزال کے بعد مَنی فرج میں گئی یا کوآری سے جماع کیا اور اِنزال بھی ہو گیا مگر بکارت زائل نہ ہوئی تو عورت پر غُسل واجب نہیں۔ ہاں اگر عورت کے حمل رہ جائے تو اب غُسل واجب ہونے کا حکم دیا جائے گا اور وقتِ مُجامعت سے جب تک غُسل نہیں کیا ہے تمام نمازوں کا اعادہ کرے۔[4]

مسئلہ ۱۸: عورت نے اپنی فرج میں انگلی یا جانور یا مردے کا ذَکر یا کوئی چیز ربڑ یا مٹی وغیرہ کی مثلِ ذَکر کے بنا کر داخل کی تو جب تک اِنزال نہ ہو غُسل واجب نہیں۔ اگر جن آدمی کی شکل بن کر آیا اور عورت سے جماع کیا تو حَشفہ کے غائب ہونے ہی سے غُسل واجب ہو گیا۔ آدمی کی شکل پر نہ ہو تو جب تک عورت کو اِنزال نہ ہو غُسل واجب نہیں۔ یوہیں اگر مرد نے پری سے جماع کیا اور وہ اس وقت انسانی شکل میں نہیں، بغیر اِنزال وجوبِ غُسل نہ ہوگا اور شکلِ انسانی میں ہے تو صرف غَیبتِ حَشفہ[5] سے واجب ہو جائے گا۔[6]

مسئلہ ۱۹: غُسلِ جماع کے بعد عورت کے بدن سے مرد کی بقیہ مَنی نکلی تو اس سے غُسل واجب نہ ہوگا البتہ وُضو جاتا رہے گا۔[7]

---

1 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الثاني في الغسل، الفصل الثالث، ج١، ص١٥.
و "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الطهارة، ومطلب في تحرير الصاع... إلخ، ج ١، ص ٣٢٨.

2 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الثاني في الغسل، الفصل الثالث، ج١، ص١٥.

3 ...... المرجع السابق.

4 ...... المرجع السابق.

5 ...... یعنی سرِ ذَکر چھپ جائے۔

6 ...... "الدرالمختار" و"ردالمحتار"، كتاب الطهارة، مطلب في تحرير الصاع... إلخ، ج١، ص ٣٢٨، ٣٣٥.

7 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الثاني في الغسل، الفصل الثالث، ج١، ص١٤.

فائدہ: ان تینوں وجوہ سے جس پر نہانا فرض ہو اس کو جنب اور ان اسباب کو جنابت کہتے ہیں۔

(۴) حَیض سے فارغ ہونا۔[1]

(۵) نِفاس کا ختم ہونا۔[2]

مسئلہ۲۰: بچہ پیدا ہوا اور خون بالکل نہ آیا تو صحیح یہ ہے کہ غُسل واجب ہے۔[3] حَیض و نِفاس کی کافی تفصیل ان شاءاللہ الجلیل حَیض کے بیان میں آئے گی۔

مسئلہ۲۱: کافر مرد یا عورت جنب ہے یا حَیض و نِفاس والی کافرہ عورت اب مسلمان ہوئی اگرچہ اسلام سے پہلے حَیض و نِفاس سے فراغت ہو چکی، صحیح یہ ہے کہ ان پر غُسل واجب ہے۔ ہاں اگر اسلام لانے سے پہلے غُسل کر چکے ہوں یا کسی طرح تمام بدن پر پانی بہ گیا ہو تو صرف ناک میں نرم بانسے تک پانی چڑھانا کافی ہوگا کہ یہی وہ چیز ہے جو کفار سے ادا نہیں ہوتی۔ پانی کے بڑے بڑے گھونٹ پینے سے کُلی کا فرض ادا ہو جاتا ہے اور اگر یہ بھی باقی رہ گیا ہو تو اسے بھی بجالائیں غرض جتنے اعضا کا دھلنا غُسل میں فرض ہے جماع وغیرہ اسباب کے بعد اگر وہ سب بحالتِ کفر ہی دُھل چکے تھے تو بعد اسلام اعادۂ غُسل ضرور نہیں، ورنہ جتنا حصہ باقی ہو اتنے کا دھولینا فرض ہے اور مستحب تو یہ ہے کہ بعد اسلام پورا غُسل کرے۔

مسئلہ۲۲: مسلمان میت کو نہلانا مسلمانوں پر فرضِ کفایہ ہے، اگر ایک نے نہلا دیا سب کے سر سے اُتر گیا اور اگر کسی نے نہیں نہلایا سب گنہگار رہوں گے۔[4]

مسئلہ۲۳: پانی میں مسلمان کا مُردہ ملا اس کا بھی نہلانا فرض ہے، پھر اگر نکالنے والے نے غُسل کے ارادہ سے نکالتے وقت اس کو غوطہ دے دیا غُسل ہو گیا ورنہ اب نہلائیں۔[5]

مسئلہ۲۴: جمعہ، عید، بقرعید، عرفہ کے دن اور احرام باندھتے وقت نہانا سنّت ہے اور وقوفِ عرفات و وقوفِ مزدلفہ و حاضریٔ حرم و حاضریٔ سرکارِ اعظم و طواف و دُخولِ منیٰ اور جَمر وں پر کنکریاں مارنے کے لیے تینوں دن اور شبِ برات اور شبِ قدر اور عَرفہ کی رات اور مجلسِ میلاد شریف اور دیگر مجالسِ خیر کی حاضری کے لیے اور مردہ نہلانے کے بعد اور مجنون کو جنون جانے کے

---

1 ...... "الدرالمختار"، کتاب الطهارة، ج۱، ص۳۳٤.

2 ...... المرجع السابق.

3 ...... "الفتاوی الهندية"، کتاب الطهارة، الباب الثاني في الغسل، الفصل الثالث، ج۱، ص۱٦.

4 ...... "الدرالمختار" و"ردالمحتار"، کتاب الطهارة، مطلب في رطوبة الفرج، ج۱، ص۳۳۷.

5 ...... "الفتاوی الهندية"، کتاب الطهارة، الباب الحادي والعشرون في الجنائز، الفصل الثاني، ج۱، ص۱۵۸.

بعد اور غشی سے افاقہ کے بعد اور نشہ جاتے رہنے کے بعد اور گناہ سے توبہ کرنے اور نیا کپڑا پہننے کے لیے اور سفر سے آنے والے کے لیے، استحاضہ کا خون بند ہونے کے بعد، نماز کسوف و خسوف و اِستِسقاء اور خوف و تاریکی اور سخت آندھی کے لیے اور بدن پر نَجاست لگی اور یہ معلوم نہ ہوا کہ کس جگہ ہے ان سب کے لیے غُسل مستحب ہے۔ [1]

مسئلہ ۲۵: حج کرنے والے پر دسویں ذی الحجہ کو پانچ غُسل ہیں:

(۱) وقوفِ مزدلفہ۔

(۲) دخولِ منیٰ۔

(۳) جمرہ پر کنکریاں مارنا۔

(۴) دخولِ مکّہ۔

(۵) طواف، جب کہ یہ تین پچھلی باتیں بھی دسویں ہی کو کرے اور جمعہ کا دن ہے تو غُسلِ جمعہ بھی۔ یوہیں اگر عرفہ یا عید جمعہ کے دن پڑے تو یہاں والوں پر دو غُسل ہوں گے۔ [2]

مسئلہ ۲۶: جس پر چند غُسل ہوں سب کی نیّت سے ایک غُسل کرلیا سب ادا ہوگئے سب کا ثواب ملے گا۔

مسئلہ ۲۷: عورت جنب ہوئی اور ابھی غُسل نہیں کیا تھا کہ حَیض شروع ہوگیا تو چاہے اب نہالے یا بعد حَیض ختم ہونے کے۔

مسئلہ ۲۸: جنب نے جمعہ یا عید کے دن غُسل جنابت کیا اور جمعہ اور عید وغیرہ کی نیّت بھی کرلی سب ادا ہوگئے، اگر اُسی غُسل سے جمعہ اور عید کی نماز ادا کرلے۔

مسئلہ ۲۹: عورت کو نہانے یا وُضو کے لیے پانی مَول لینا پڑے تو اس کی قیمت شوہر کے ذمہ ہے بشرطیکہ غُسل و وُضو واجب ہوں یا بدن سے میل دور کرنے کے لیے نہائے۔ [3]

مسئلہ ۳۰: جس پر غُسل واجب ہے اسے چاہیے کہ نہانے میں تاخیر نہ کرے۔ حدیث میں ہے جس گھر میں جنب ہو اس میں رحمت کے فرشتے نہیں آتے [4] اور اگر اتنی دیر کر چکا کہ نماز کا آخر وقت آ گیا تو اب فوراً نہانا فرض ہے، اب تاخیر کرے گا

1...... "تنوير الأبصار" و"الدرالمختار"، كتاب الطهارة، ج١، ص٣٣٩ ـ ٣٤٢.

2...... "الدرالمختار" و"ردالمحتار"، كتاب الطهارة، مطلب في يوم عرفة أفضل من يوم الجمعة، ج١، ص٣٤٢.

3...... "الدرالمختار" و"ردالمحتار"، كتاب الطهارة، مطلب: يوم عرفة... إلخ، ج١، ص٣٤٣.

4...... "سنن أبي داود"، كتاب الطهارة، باب الجنب يؤخر الغسل، الحديث: ٢٢٧، ج١، ص١٠٩.

گنہگار رہوگا اور کھانا کھانا یا عورت سے جماع کرنا چاہتا ہے تو وُضو کرلے یا ہاتھ مونھ دھولے، کلی کرلے اور اگر ویسے ہی کھا پی لیا تو گناہ نہیں مگر مکروہ ہے اور محتاجی لاتا ہے اور بے نہائے یا بے وُضو کیے جماع کر لیا تو بھی کچھ گناہ نہیں مگر جس کو اِحتلام ہوا بے نہائے اس کو عورت کے پاس جانا نہ چاہیے۔

مسئلہ ۳۱: رمضان میں اگر رات کو جنب ہوا تو بہتر یہی ہے کہ قبلِ طلوعِ فجر نہالے کہ روزے کا ہر حصہ جنابت سے خالی ہو اور اگر نہیں نہایا تو بھی روزہ میں کچھ نقصان نہیں مگر مناسب یہ ہے کہ غرغرہ اور ناک میں جڑ تک پانی چڑھانا، یہ دو کام طلوعِ فجر سے پہلے کرلے کہ پھر روزے میں نہ ہوسکیں گے اور اگر نہانے میں اتنی تاخیر کی کہ دن نکل آیا اور نماز قضا کر دی تو یہ اور دِنوں میں بھی گناہ ہے اور رمضان میں اور زِیادہ۔

مسئلہ ۳۲: جس کو نہانے کی ضرورت ہو اس کو مسجد میں جانا، طواف کرنا، قرآن مجید چھونا اگرچہ اس کا سادہ حاشیہ یا جلد یا چَولی چُھوئے یا بے چُھوئے دیکھ کر یا زبانی پڑھنا یا کسی آیت کا لکھنا یا آیت کا تعویذ لکھنا یا ایسا تعویذ چھونا یا ایسی انگوٹھی چھونا یا پہننا جیسے مُقطّعات کی انگوٹھی حرام ہے۔[1]

مسئلہ ۳۳: اگر قرآنِ عظیم جُزدان میں ہو تو جزدان پر ہاتھ لگانے میں حَرَج نہیں، یوہیں رومال وغیرہ کسی ایسے کپڑے سے پکڑنا جو نہ اپنا تابع ہو نہ قرآنِ مجید کا تو جائز ہے، کُرتے کی آستین، دُوپٹے کی آنچل سے یہاں تک کہ چادر کا ایک کونا اس کے مونڈھے پر ہے دوسرے کونے سے چھُونا حرام ہے کہ یہ سب اس کے تابع ہیں جیسے چَولی قرآن مجید کے تابع تھی۔[2]

مسئلہ ۳۴: اگر قرآن کی آیت دُعا کی نیت سے یا تبرک کے لیے جیسے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ یا ادائے شکر کو یا چھینک کے بعد اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ یا خبر پریشان پر اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ کہا یا بہ نیتِ ثنا پوری سورۂ فاتحہ یا آیۃ الکرسی یا سورۂ حشر کی پچھلی تین آیتیں هُوَ اللّٰهُ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ سے آخر سورۃ تک پڑھیں اور ان سب صورتوں میں قرآن کی نیت نہ ہو تو کچھ حَرَج نہیں۔ یوہیں تینوں قل بلا لفظ قل بہ نیتِ ثنا پڑھ سکتا ہے اور لفظِ قُل کے ساتھ نہیں پڑھ سکتا اگرچہ بہ نیّت ثنا ہی ہو کہ اس صورت میں ان کا قرآن ہونا متعین ہے نیّت کو کچھ دخل نہیں۔[3]

مسئلہ ۳۵: بے وُضو کو قرآنِ مجید یا اس کی کسی آیت کا چھونا حرام ہے۔ بے چھوئے زبانی یا دیکھ کر پڑھے تو کوئی حَرَج نہیں۔[4]

---

1 ...... "الدرالمختار" و"ردالمحتار"، كتاب الطهارة، مطلب: يطلق الدعاء... إلخ، ج۱، ص۳۴۳، ۳۴۸.

2 ...... "الدرالمختار" و"ردالمحتار"، كتاب الطهارة، مطلب: يطلق الدعاء... إلخ، ج۱، ص۳۴۸.

3 ...... "الفتاوى الرضوية"، ج۱، ص۷۹۵، ۸۱۹، ۸۲۰.

4 ...... "الدرالمختار" و"ردالمحتار"، كتاب الطهارة، مطلب: يطلق الدعاء... إلخ، ج۱، ص۳۴۸.

مسئلہ ۳۶: رُوپیہ پر آیت لکھی ہو تو ان سب کو (یعنی بے وُضو اور جنب اور حَیض و نِفاس والی کو) اس کا چھونا حرام ہے ہاں اگر تھیلی میں ہو تو تھیلی اٹھانا جائز ہے۔ یوہیں جس برتن یا گلاس پر سورہ یا آیت لکھی ہو اس کا چھونا بھی ان کو حرام ہے اور اس کا استعمال سب کو مکروہ مگر جبکہ خاص بہ نیتِ شفا ہو۔

مسئلہ ۳۷: قرآن کا ترجمہ فارسی یا اردو یا کسی اور زبان میں ہو اس کے بھی چھونے اور پڑھنے میں قرآنِ مجید ہی کا سا حکم ہے۔

مسئلہ ۳۸: قرآنِ مجید دیکھنے میں ان سب پر کچھ حَرَج نہیں اگرچہ حروف پر نظر پڑے اور الفاظ سمجھ میں آئیں اور خیال میں پڑھتے جائیں۔

مسئلہ ۳۹: ان سب کو فقہ و تفسیر و حدیث کی کتابوں کا چھونا مکروہ ہے اور اگر ان کو کسی کپڑے سے چُھوا اگرچہ اس کو پہنے یا اوڑھے ہوئے ہو تو حَرَج نہیں مگر مَوضَعِ آیت پر ان کتابوں میں بھی ہاتھ رکھنا حرام ہے۔

مسئلہ ۴۰: ان سب کو توراۃ، زبور، انجیل کو پڑھنا چھونا مکروہ ہے۔[1]

مسئلہ ۴۱: درود شریف اور دعاؤں کے پڑھنے میں انھیں حَرَج نہیں مگر بہتر یہ ہے کہ وُضو یا کُلّی کر کے پڑھیں۔[2]

مسئلہ ۴۲: ان سب کو اذان کا جواب دینا جائز ہے۔[3]

مسئلہ ۴۳: مصحف شریف اگر ایسا ہو جائے کہ پڑھنے کے کام میں نہ آئے تو اسے کفنا کر لحد کھود کر ایسی جگہ دفن کر دیں جہاں پاؤں پڑنے کا احتمال نہ ہو۔[4]

مسئلہ ۴۴: کافر کو مصحف چُھونے نہ دیا جائے بلکہ مطلقاً حروف اس سے بچائیں۔[5]

مسئلہ ۴۵: قرآن سب کتابوں کے اوپر رکھیں، پھر تفسیر، پھر حدیث، پھر باقی دینیات، علٰی حسبِ مراتب۔[6]

---

1 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب السادس في الدماء المختصة بالنساء، الفصل الرابع، ج١، ص٣٨، وغيره.

2 ...... المرجع السابق.

3 ...... المرجع السابق.

4 ...... "الدرالمختار" و"ردالمحتار"، كتاب الطهارة، مطلب: يطلق الدعاء... إلخ، ج١، ص٣٥٤.

5 ...... المرجع السابق.

6 ...... المرجع السابق.

مسئلہ ۴۶: کتاب پر کوئی دوسری چیز نہ رکھی جائے حتیٰ کہ قلم دوات حتیٰ کہ وہ صندوق جس میں کتاب ہو اس پر کوئی چیز نہ رکھی جائے۔[1]

مسئلہ ۴۷: مسائل یا دینیات کے اوراق میں پُڑیا باندھنا، جس دسترخوان پر اشعار وغیرہ کچھ تحریر ہو اس کو کام میں لانا، یا بچھونے پر کچھ لکھا ہو اس کا استعمال منع ہے۔[2]

پانی کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

﴿ وَاَنۡزَلۡنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً طَهُوۡرًا ﴾[3]

یعنی آسمان سے ہم نے پاک کرنے والا پانی اُتارا۔

اور فرماتا ہے:

﴿ وَيُنَزِّلُ عَلَيۡكُمۡ مِّنَ السَّمَآءِ مَآءً لِّيُطَهِّرَكُمۡ بِهٖ وَيُذۡهِبَ عَنۡكُمۡ رِجۡزَ الشَّيۡطٰنِ ﴾[4]

یعنی آسمان سے تم پر پانی اُتارتا ہے کہ تمھیں اس سے پاک کرے اور شیطان کی پلیدی تم سے دور کرے۔

حدیث ۱: امام مسلم نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم میں کوئی شخص حالتِ جنابت میں رُکے ہوئے پانی میں نہ نہائے'' (یعنی تھوڑے پانی میں جو دَہ در دَہ نہ ہو کہ دَہ در دَہ بہتے پانی کے حکم میں ہے) لوگوں نے کہا تو اے ابو ہریرہ! کیسے کرے؟ کہا: ''اس میں سے لے لے۔''[5]

حدیث ۲: سُنَن ابوداود و ترمذی وابنِ ماجہ میں حکم بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منع فرمایا اس سے کہ عورت کی طہارت سے بچے ہوئے پانی سے مرد وُضو کرے۔[6]

حدیث ۳: اِمام مالک وابوداود و ترمذی ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

---

1 ...... "الدرالمختار"، المرجع السابق، و"الفتاوى الهندية"، كتاب الكراهية، الباب الخامس، ج٥، ص٣٢٤.

2 ...... "الدرالمختار" و"ردالمحتار"، كتاب الطهارة، مطلب: يطلق الدعاء... إلخ، ج١، ص٣٥٥،٣٥٦.

3 ...... پ:١٩، الفرقان:٤٨.

4 ...... پ:٩، الانفال:١١.

5 ...... "صحيح مسلم"، كتاب الطهارة، باب النهى عن الإغتسال في الماء الراكد، الحديث: ٢٨٣، ص١٦٤.

6 ...... "سنن أبي داود"، كتاب الطهارة، باب النهى عن ذلك، الحديث: ٨٢، ج١، ص ٦٣.

سے پوچھا ہم دریا کا سفر کرتے ہیں اور اپنے ساتھ تھوڑا سا پانی لے جاتے ہیں تو اگر اس سے وُضو کریں پیاسے رہ جائیں، تو کیا سمندر کے پانی سے ہم وُضو کریں۔ فرمایا: ''اس کا پانی پاک ہے اور اس کا جانور مرا ہوا حلال'' [1] یعنی مچھلی۔

حدیث ۴: امیر المومنین فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ: ''دھوپ کے گرم پانی سے غُسل نہ کرو کہ وہ برص پیدا کرتا ہے۔'' [2]

کس پانی سے وُضو جائز ہے اور کس سے نہیں

تنبیہ: جس پانی سے وُضو جائز ہے اس سے غُسل بھی جائز اور جس سے وُضو ناجائز غُسل بھی ناجائز۔

مسئلہ ۱: مینھ، ندی، نالے، چشمے، سمندر، دریا، کوئیں اور برف، اولے کے پانی سے وُضو جائز ہے۔ [3]

مسئلہ ۲: جس پانی میں کوئی چیز مل گئی کہ بول چال میں اسے پانی نہ کہیں بلکہ اس کا کوئی اَور نام ہو گیا جیسے شربت، یا پانی میں کوئی ایسی چیز ڈال کر پکائیں جس سے مقصود میل کاٹنا نہ ہو جیسے شوربا، چائے، گلاب یا اور عرق، اس سے وُضو و غُسل جائز نہیں۔ [4]

مسئلہ ۳: اگر ایسی چیز ملائیں یا ملا کر پکائیں جس سے مقصود میل کاٹنا ہو جیسے صابون یا بیری کے پتے تو وُضو جائز ہے جب تک اس کی رقت زائل نہ کر دے اور اگر ستّو کی مثل گاڑھا ہو گیا تو وُضو جائز نہیں۔ [5]

مسئلہ ۴: اور اگر کوئی پاک چیز ملی جس سے رنگ یا بو یا مزے میں فرق آ گیا مگر اس کا پتلا پَن نہ گیا جیسے ریتا، چونا یا تھوڑی زعفران تو وُضو جائز ہے اور جو زعفران کا رنگ اتنا آ جائے کہ کپڑا رنگنے کے قابل ہو جائے تو وُضو جائز نہیں۔ یوہیں پڑیا کا رنگ اور اگر اتنا دودھ مل گیا کہ دودھ کا رنگ غالب نہ ہوا تو وُضو جائز ہے ورنہ نہیں۔ غالب مغلوب کی پہچان یہ ہے کہ جب تک یہ کہیں کہ پانی ہے جس میں کچھ دودھ مل گیا تو وُضو جائز ہے اور جب اسے لسّی کہیں تو وُضو جائز نہیں اور اگر پتے گرنے یا پُرانے ہونے کے سبب بدلے تو کچھ حَرَج نہیں مگر جب کہ پتے اسے گاڑھا کر دیں۔ [6]

---

1. ...... "جامع الترمذي"، أبواب الطهارة، باب ماجاء في ماء البحر أنه طهور، الحديث: ٦٩، ج ١، ص ١٣٠.
2. ...... "سنن الدار قطني"، كتاب الطهارة، باب الماء السخن، الحديث: ٨٥، ج ١، ص ٥٤.
3. ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الطهارة، باب المياه، ج ١، ص ٣٥٧.
4. ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الطهارة، باب المياه، مطلب في حديث ((لا تسموا العنب الكرم))، ج ١، ص ٣٦٠.
5. ...... "الدرالمختار"، المرجع السابق، ص ٣٨٥.
6. ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الطهارة، باب المياه، مطلب في أن التوضى من العوض... إلخ، ج ١، ص ٣٦٩.

مسئلہ ۵: بہتا پانی کہ اس میں تنکا ڈال دیں تو بہالے جائے پاک اور پاک کرنے والا ہے، نَجاست پڑنے سے ناپاک نہ ہوگا جب تک وہ نجس اس کے رنگ یا بو یا مزے کو نہ بدل دے، اگر نجس چیز سے رنگ یا بو یا مزہ بدل گیا تو ناپاک ہوگیا، اب یہ اس وقت پاک ہوگا کہ نَجاست تہ نشین ہوکر اس کے اوصاف ٹھیک ہو جائیں یا پاک پانی اتنا ملے کہ نَجاست کو بہالے جائے یا پانی کے رنگ، مزہ، بُو ٹھیک ہو جائیں اور اگر پاک چیز نے رنگ، مزہ، بُو کو بدل دیا تو وُضو غُسل اس سے جائز ہے جب تک چیز دیگر نہ ہو جائے۔[1]

مسئلہ ۶: مردہ جانور نہر کی چوڑائی میں پڑا ہے اور اس کے اوپر سے پانی بہتا ہے تو عام ازیں کہ جتنا پانی اس سے مل کر بہتا ہے اس سے کم ہے جو اس کے اوپر سے بہتا ہے یا زائد ہے یا برابر مطلقاً ہر جگہ سے وُضو جائز ہے یہاں تک کہ موقع نجاست سے بھی جب تک نَجاست کے سبب کسی وصف میں تَغیّر نہ آئے یہی صحیح ہے[2] اور اسی پر اعتماد ہے۔[3]

مسئلہ ۷: چھت کے پَرنالے سے مینھ کا پانی گرے وہ پاک ہے اگرچہ چھت پر جا بجا نَجاست پڑی ہو اگرچہ نَجاست پرنالے کے مونھ پر ہو اگرچہ نَجاست سے مل کر جو پانی گرتا ہو وہ نصف سے کم یا برابر یا زِیادہ ہو جب تک نَجاست سے پانی کے کسی وصف میں تَغیّر نہ آئے یہی صحیح ہے[4] اور اسی پر اعتماد ہے اور اگر مینھ رک گیا اور پانی کا بہنا موقوف ہوگیا تو اب وہ ٹھہرا ہوا پانی اور جو چھت سے ٹپکے نجس ہے۔[5]

مسئلہ ۸: یوہیں نالیوں سے برسات کا بہتا پانی پاک ہے جب تک نَجاست کا رنگ یا بو یا مزہ اس میں ظاہر نہ ہو، رہا اس سے وُضو کرنا اگر اس پانی میں نَجاست مرئیہ کے اجزا ایسے بہتے جا رہے ہوں کہ جو چُلّو لیا جائے گا اس میں ایک آدھ ذرّہ اس کا بھی ضرور ہوگا جب تو ہاتھ میں لیتے ہی ناپاک ہوگیا وُضو اس سے حرام ورنہ جائز ہے اور بچنا بہتر ہے۔[6]

مسئلہ ۹: نالی کا پانی کہ بعد بارش کے ٹھہر گیا اگر اس میں نَجاست کے اجزا محسوس ہوں یا اس کا رنگ و بُو محسوس ہو تو ناپاک ہے ورنہ پاک۔[7]

1...... "الدرالمختار" و"ردالمحتار"، كتاب الطهارة، باب المياه، مطلب في أن التوضى من العوض... إلخ، ج١، ص٣٧٠.

2...... درمختار میں ہے کہ علامہ قاسم نے فرمایا یہی مختار ہے اور نہر الفائق میں اسی کو قوی بتایا اور نصاب پھر مضمرات پھر قہستانی میں فرمایا اسی پر فتویٰ ہے۔ ۱۲ منہ

3...... "الدرالمختار" و"ردالمحتار"، كتاب الطهارة، باب المياه، مطلب: الأصح أنه لا يشترط في الجريان المدد، ج١، ص٣٧٢.

4...... هكذا في ردالمحتار عن الحلية وفي الهندية عن المحيط والعتابية والتاتارخانيه ـ ١٢ منه حفظه ربه

5...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الثالث في المياه، الفصل الأول، ج١، ص١٧.

6...... "الفتاوى الرضوية"، ج٢، ص٣٨.

7...... المرجع السابق.

مسئلہ ۱۰: دس ہاتھ لنبا، دس ہاتھ چوڑا جو حوض ہو اسے دَہ دردَہ اور بڑا حوض کہتے ہیں۔ یو ہیں بیسؔ ہاتھ لنبا، پانچ ہاتھ چوڑا، یا پچیس ہاتھ لنبا، چار ہاتھ چوڑا، غرض کل لنبائی چوڑائی سو ہاتھ ہو[1] اور اگر گول ہو تو اس کی گولائی تقریباً ساڑھے پینتیس ہاتھ ہو اور سو ہاتھ لنبائی نہ ہو تو چھوٹا حوض ہے اور اس کے پانی کو تھوڑا کہیں گے اگرچہ کتنا ہی گہرا ہو۔

تنبیہ: حوض کے بڑے چھوٹے ہونے میں خود اس حوض کی پیمائش کا اعتبار نہیں، بلکہ اس میں جو پانی ہے اس کی بالائی سطح دیکھی جائے گی، تو اگر حوض بڑا ہے مگر اب پانی کم ہو کر دَہ دردَہ نہ رہا تو وہ اس حالت میں بڑا حوض نہیں کہا جائے گا، نیز حوض اسی کو نہیں کہیں گے جو مسجدوں، عیدگاہوں میں بنا لیے جاتے ہیں بلکہ ہر وہ گڑھا جس کی پیمائش سَوؔ ہاتھ ہے بڑا حوض ہے اور اس سے کم ہے تو چھوٹا۔[2]

مسئلہ ۱۱: دَہ دردَہ[3] حوض میں صرف اتنا دَل درکار ہے کہ اتنی مساحت میں زمین کہیں سے کھلی نہ ہو اور یہ جو بہت کتابوں میں فرمایا ہے کہ لَپ یا چُلّو میں پانی لینے سے زمین نہ کُھلے اس کی حاجت اس کے کثیر رہنے کے لیے ہے کہ وقتِ استعمال اگر پانی اُٹھانے سے زمین کُھل گئی تو اس وقت پانی سَوؔ ہاتھ کی مساحت میں نہ رہا ایسے حوض کا پانی بہتے پانی کے حکم میں ہے، نَجاست پڑنے سے ناپاک نہ ہوگا جب تک نَجاست سے رنگ یا بُو یا مزہ نہ بدلے اور ایسا حوض اگرچہ نَجاست پڑنے سے نجس نہ ہوگا مگر قصداً اس میں نَجاست ڈالنا منع ہے۔[4]

مسئلہ ۱۲: بڑے حوض کے نجس نہ ہونے کی یہ شرط ہے کہ اس کا پانی متصل ہو تو ایسے حوض میں اگر لٹھے یا کڑیاں گاڑی گئی ہوں تو اُن لٹھوں کڑیوں کے علاوہ باقی جگہ اگر سَوؔ ہاتھ ہے تو بڑا ہے ورنہ نہیں، البتہ پتلی پتلی چیزیں جیسے گھاس، نرکل، کھیتی، اس کے اتصال کو مانع نہیں۔[5]

مسئلہ ۱۳: بڑے حوض میں ایسی نَجاست پڑی کہ دکھائی نہ دے جیسے شراب، پیشاب تو اس کی ہر جانب سے وُضو جائز ہے اور اگر دیکھنے میں آتی ہو جیسے پاخانہ، یا کوئی مَرا ہوا جانور، تو جس طرف وہ نَجاست ہو اس طرف وُضو نہ کرنا بہتر ہے دوسری

1...... "الفتاوی الرضویة"، ج٢، ص٢٧٤،٢٨٧.

2...... "الدرالمختار" و"ردالمحتار"، کتاب الطهارة، باب المیاه، مطلب: لو دخل الماء من اعلی... إلخ، ج١، ص٣٧٨.
و "الفتاوی الرضویة"، ج٢، ص٢٧٤.

3...... والمسئالة مصرحة في هبة الجیر بما لامزید علیه من شاء الا طلاع فلیر اجع الیها. ١٢ منه حفظه ربه

4...... "الفتاوی الرضویة"، ج٢، ص٢٧٤.

5...... "خلاصة الفتاوی"، کتاب الطهارات، ج١، ص٤.
و"الفتاوی الرضویة"، ج٢، ص١٨٩.

طرف وُضو کرے۔[1]

تنبیہ: جو نَجاست دکھائی دیتی ہے اس کو مرئیہ اور جو نہیں دکھائی دیتی اسے غیر مرئیہ کہتے ہیں۔

مسئلہ ۱۴: ایسے حوض پر اگر بہت سے لوگ جمع ہو کر وُضو کریں تو بھی کچھ حَرَج نہیں اگرچہ وُضو کا پانی اس میں گرتا ہو، ہاں اس میں کُلّی کرنا یا ناک سنکنا نہ چاہیے کہ نظافت کے خلاف ہے۔[2]

مسئلہ ۱۵: تالاب یا بڑا حوض اُوپر سے جَم گیا مگر بَرف کے نیچے پانی کی لنبائی چوڑائی متصل بقدرِ دَہ دردَہ ہے اور سوراخ کرکے اس سے وُضو کیا جائز ہے اگرچہ اس میں نَجاست پڑ جائے اور اگر متصل دَہ دردَہ نہیں اور اس میں نَجاست پڑی تو ناپاک ہے، پھر اگر نَجاست پڑنے سے پہلے اس میں سوراخ کر دیا اور اس سے پانی اُبل پڑا تو اگر بقدر دَہ دردَہ پھیل گیا تو اب نَجاست پڑنے سے بھی پاک رہے گا اور اس میں دَل کا وہی حکم ہے جو اوپر گزرا۔[3]

مسئلہ ۱۶: اگر تالابِ خشک میں نَجاست پڑی ہو اور مینھ برسا اور اس میں بہتا ہوا پانی پاک اس قدر آیا کہ بہاؤ رکنے سے پہلے دَہ دردَہ ہو گیا تو وہ پانی پاک ہے اور اگر اس مینھ سے دَہ دردَہ سے کم رہا دوبارہ بارش سے دَہ دردَہ ہوا تو سب نجس ہے۔ ہاں اگر وہ بھر کر بہ جائے تو پاک ہو گیا اگرچہ ہاتھ دو ہاتھ بہا ہو۔[4]

مسئلہ ۱۷: دَہ دردَہ پانی میں نَجاست پڑی پھر اس کا پانی دہٗ دردَہ سے کم ہو گیا تو وہ اب بھی پاک ہے[5] ہاں اگر وہ نَجاست اب بھی اس میں باقی ہو اور دکھائی دیتی ہو تو اب ناپاک ہو گیا اب جب تک بھر کر بہ نہ جائے پاک نہ ہوگا۔

مسئلہ ۱۸: چھوٹا حوض ناپاک ہو گیا پھر اس کا پانی پھیل کر دہ دردہ ہو گیا تو اب بھی ناپاک ہے مگر پاک پانی اگر اسے بہادے تو پاک ہو جائے گا۔[6]

مسئلہ ۱۹: کوئی حوض ایسا ہے کہ اُوپر سے تنگ اور نیچے کشادہ ہے یعنی اوپر دَہ دردَہ نہیں اور نیچے دَہ دردَہ یا زِیادہ ہے

---

1 ...... "الدرالمختار" و"ردالمحتار"، كتاب الطهارة، باب المياه، مطلب: لو دخل الماء من اعلى... إلخ، ج١، ص٣٧٥.

2 ...... "منية المصلي"، فصل في الحياض، الحوض إذا كان عشرا في عشر، ص٦٧.
و"الفتاوى الرضوية"، ج٢، ص٢٧٢.

3 ...... "الدرالمختار" و"ردا لمحتار"، كتاب الطهارة، باب المياه، مطلب: لودخل الماء من اعلى... إلخ، ج٢، ص٣٨٠.

4 ...... "الفتاوى الرضوية"، ج٢، ص٣٧٠.

5 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الثالث في المياه، الفصل الأوّل، ج١، ص١٩.

6 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الثالث في المياه، الفصل الأوّل، ج١، ص ١٩، ١٧.

اگر ایسا حوض لبریز ہوا ور نَجاست پڑے تو ناپاک ہے پھر اُس کا پانی گھٹ گیا اور وہ دَہ در دَہ ہوگیا تو پاک ہوگیا۔[1]

مسئلہ ۲۰: حُقّہ کا پانی پاک ہے[2] اگرچہ اس کے رنگ، و بُو، و مزے میں تغیر آجائے اس سے وُضو جائز ہے۔ بقدرِ[3] کفایت اس کے ہوتے ہوئے تیمّم جائز نہیں۔[4]

مسئلہ ۲۱: جو پانی وُضو یا غُسل کرنے میں بدن سے گرا وہ پاک ہے مگر اس سے وُضو اور غُسل جائز نہیں۔ یوہیں اگر بے وُضو شخص کا ہاتھ یا انگلی یا پَورا یا ناخن یا بدن کا کوئی ٹکڑا جو وُضو میں دھویا جاتا ہو بقصد یا بلا قصد دَہ در دَہ سے کم پانی میں بے دھوئے ہوئے پڑ جائے تو وہ پانی وُضو اور غُسل کے لائق نہ رہا۔ اسی طرح جس شخص پر نہانا فرض ہے اس کے جِسْم کا کوئی بے دُھلا ہوا حصہ پانی سے چھو جائے تو وہ پانی وُضو اور غُسل کے کام کا نہ رہا۔ اگر دُھلا ہوا ہاتھ یا بدن کا کوئی حصہ پڑ جائے تو حَرَج نہیں۔[5]

مسئلہ ۲۲: اگر ہاتھ دھلا ہوا ہے مگر پھر دھونے کی نیّت سے ڈالا اور یہ دھونا ثواب کا کام ہو جیسے کھانے کے لیے یا وضو کے لیے تو یہ پانی مُستعمَل ہوگیا یعنی وُضو کے کام کا نہ رہا اور اس کو پینا بھی مکروہ ہے۔

مسئلہ ۲۳: اگر بضرورت ہاتھ پانی میں ڈالا جیسے پانی بڑے برتن میں ہے کہ اسے جھکا نہیں سکتا، نہ کوئی چھوٹا برتن ہے کہ اس سے نکالے تو ایسی صورت میں بقدرِ ضرورت ہاتھ پانی میں ڈال کر اس سے پانی نکالے یا کوئیں میں رسّی ڈول گر گیا اور بے گُھسے نہیں نکل سکتا اور پانی بھی نہیں کہ ہاتھ پاؤں دھو کر گُھسے، تو اس صورت میں اگر پاؤں ڈال کر ڈول رسّی نکالے گا مُستعمَل نہ ہوگا ان مسئلوں سے بہت کم لوگ واقف ہیں خیال رکھنا چاہیے۔[6]

---

1 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الثالث، الفصل الأول، ج ١، ص ١٩.

2 ...... کہ پانی پاک ہے جب تک اس کو نَجاست سے ملاقات نہ ہو نجس نہیں ہوسکتا اور یہاں کونسی نجس شے ہے جس کی ملاقات سے یہ پانی نجس ہوگا۔ ۱۲ منہ

3 ...... مثلاً سارا وضو کرلیا ایک پاؤں کا دھونا باقی ہے کہ پانی ختم ہوگیا اور حقہ میں پانی اتنا موجود ہے کہ اس پاؤں کو دھوسکتا ہے تو اسے تیمّم جائز نہیں مگر وضو کرنے کے بعد اگر اعضا میں بوآ گئی تو جب تک بو جاتی نہ رہے مسجد میں جانا منع ہے اور وقت میں گنجائش ہو تو اتنا وقفہ کر کے نماز پڑھے کہ بُو اڑ جائے اور اس سے وضو کرنے کا حکم اس وقت دیا گیا کہ دوسرا پانی نہ ہو بلا ضرورت اس سے وُضو نہ چاہیے۔ ۱۲ منہ

4 ...... "الفتاوى الرضوية"، ج ٢، ص ٣٢٠.

5 ...... "الفتاوى الرضوية"، ج ٢، ص ٤٣ .

مستعمل پانی کے بارے میں تفصیلی معلومات کے لیے فتاویٰ رضویہ جلد 2 صَفْحَہ 43 تا 248 ملاحظہ فرمائیے۔

6 ...... "الفتاوى الرضوية"، ج ٢، ص ١١٧.

مسئلہ ۲۴: مستعمل پانی اگر اچھے پانی میں مل جائے مثلاً وُضو یا غُسل کرتے وقت قطرے لوٹے یا گھڑے میں ٹپکے، تو اگر اچھا پانی زِیادہ ہے تو یہ وُضو اور غُسل کے کام کا ہے ورنہ سب بے کار ہو گیا۔[1]

مسئلہ ۲۵: پانی میں ہاتھ پڑ گیا یا اَور کسی طرح مستعمل ہو گیا اور یہ چاہیں کہ یہ کام کا ہو جائے تو اچھا پانی اس سے زِیادہ اس میں مِلا دیں، نیز اس کا یہ طریقہ بھی ہے کہ اس میں ایک طرف سے پانی ڈالیں کہ دوسری طرف سے بہ جائے سب کام کا ہو جائے گا۔ یوہیں ناپاک پانی کو بھی پاک کر سکتے ہیں۔[2] یوہیں ہر بہتی ہوئی چیز اپنی جنس یا پانی سے اُبال دینے سے پاک ہو جائے گی۔

مسئلہ ۲۶: کسی درخت یا پھل کے نچوڑے ہوئے پانی سے وُضو جائز نہیں جیسے کیلے کا پانی یا انگور اور انار اور تربُز کا پانی اور گنّے کا رس۔[3]

مسئلہ ۲۷: جو پانی گرم ملک میں گرم موسم میں سونے چاندی کے سوا کسی اور دھات کے برتن میں دھوپ میں گرم ہو گیا، تو جب تک گرم ہے اس سے وُضو اور غُسل نہ چاہیے، نہ اس کو پینا چاہیے بلکہ بدن کو کسی طرح پہنچنا نہ چاہیے، یہاں تک کہ اگر اس سے کپڑا بھیگ جائے تو جب تک ٹھنڈا نہ ہو لے اس کے پہننے سے بچیں کہ اس پانی کے استعمال میں اندیشۂ بَرص ہے پھر بھی اگر وُضو یا غُسل کر لیا تو ہو جائے گا۔[4]

مسئلہ ۲۸: چھوٹے چھوٹے گڑھوں میں پانی ہے اور اس میں نَجاست پڑنا معلوم نہیں تو اس سے وُضو جائز ہے۔[5]

مسئلہ ۲۹: کافر کی خبر کہ یہ پانی پاک ہے یا ناپاک مانی نہ جائے گی، دونوں صورتوں میں پاک رہے گا کہ یہ اس کی اصلی حالت ہے۔[6]

مسئلہ ۳۰: نابالغ کا بھرا ہوا پانی کہ شرعاً اس کی مِلک ہو جائے، اسے پینا یا وُضو یا غُسل یا کسی کام میں لانا اس کے ماں باپ یا جس کا وہ نوکر ہے اس کے سوا کسی کو جائز نہیں اگرچہ وہ اجازت بھی دے دے، اگر وُضو کر لیا تو وُضو ہو جائے گا اور گنہگار ہو گا، یہاں سے مُعلّمین کو سبق لینا چاہیے کہ اکثر وہ نابالغ بچوں سے پانی بھروا کر اپنے کام میں لایا کرتے ہیں۔ اسی طرح بالغ کا

---

1 ...... "الفتاوى الرضوية"، ج۲، ص۲۲۰.

2 ...... المرجع السابق، ص۱۲۰.

3 ...... "الدرالمختار" و"ردالمحتار"، كتاب الطهارة، باب المياه، ج۱، ص۳۵۹.

4 ...... "الفتاوى الرضوية"، ج۲، ص٤٦٤.

5 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الثالث، الفصل الثاني، ج۱، ص۲۵.

6 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الكراهية، الباب الأول، ج۵، ص۳۰۸.

بھرا ہوا بغیر اجازت صرف کرنا بھی حرام ہے۔[1]

مسئلہ ۱۳: نجاست نے پانی کا مزہ، بُو، رنگ بدل دیا تو اس کو اپنے استعمال میں بھی لانا ناجائز اور جانوروں کو پلانا بھی، گارے وغیرہ کے کام میں لا سکتے ہیں مگر اس گارے مٹی کو مسجد کی دیوار وغیرہ میں صرف کرنا جائز نہیں۔[2]

کوئیں کا بیان

مسئلہ ۱: کوئیں میں آدمی یا کسی جانور کا پیشاب یا بہتا ہوا خون یا تاڑی یا سیندھی یا کسی قسم کی شراب کا قطرہ یا ناپاک لکڑی یا نجس کپڑا یا اَور کوئی ناپاک چیز گری اُس کا کل پانی نکالا جائے۔[3]

مسئلہ ۲: جن چوپایوں کا گوشت نہیں کھایا جاتا ان کے پاخانہ، پیشاب سے ناپاک ہوجائے گا، یوہیں مرغی اور بَط[4] کی بیٹ سے ناپاک ہوجائے گا ان سب صورتوں میں کل پانی نکالا جائے گا۔[5]

مسئلہ ۳: مینگنیاں اور گوبر اور لید اگرچہ ناپاک ہیں مگر کوئیں میں گر جائیں تو بوجہِ ضرورت ان کا قلیل معاف رکھا گیا ہے، پانی کی ناپاکی کا حکم نہ دیا جائے گا اور اُڑنے والے حلال جانور کبوتر، چڑیا کی بیٹ یا شکاری پرند چیل، شِکرا، باز کی بیٹ گر جائے تو ناپاک نہ ہوگا۔ یوہیں چُوہے اور چمگادڑ کے پیشاب سے بھی ناپاک نہ ہوگا۔[6]

مسئلہ ۴: پیشاب کی بہت باریک بُندکیاں مثل سوئی کی نوک کے اور نجس غبار پڑنے سے ناپاک نہ ہوگا۔[7]

مسئلہ ۵: جس کوئیں کا پانی ناپاک ہوگیا، اس کا ایک قطرہ بھی پاک کوئیں میں پڑ جائے تو یہ بھی ناپاک ہوگیا، جو حکم اس کا تھا وہی اس کا ہو گیا، یوہیں ڈول، رسّی، گھڑا جن میں ناپاک کوئیں کا پانی لگا تھا، پاک کوئیں میں پڑے وہ پاک بھی ناپاک ہوجائے گا۔[8]

مسئلہ ۶: کوئیں میں آدمی، بکری، یا کتا، یا کوئی اَور دَموی جانور ان کے برابر یا ان سے بڑا اگر کر مر جائے تو کُل پانی نکالا جائے۔[9]

---

1 ...... "الفتاوى الرضوية"، ج۲، ص۵۲۷.

2 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الثالث، الفصل الثاني، ج۱، ص۲۵.

3 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الطهارة، باب المياه، فصل في البئر، ج۱، ص۴۰۷،۴۰۹.

4 ...... بطخ۔

5 ...... "غنية المتملي"، فصل في البئر، ص۱۶۲.

6 ...... المرجع السابق، و "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الثالث في المياه، الفصل الأول، ج۱، ص۱۹.

7 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الطهارة، باب المياه، ج۱، ص۴۲۲.

8 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الثالث في المياه، الفصل الأول، ج۱، ص۲۰.

9 ...... المرجع السابق، ص۱۹.

مسئلہ ۷: مرغا، مرغی، بلّی، چوہا، چھپکلی یا اَور کوئی دَموی جانور (جس میں بہتا ہوا خون ہو) اس میں مر کر پُھول جائے یا پھٹ جائے کل پانی نکالا جائے۔[1]

مسئلہ ۸: اگر یہ سب باہر مرے پھر کوئیں میں گر گئے جب بھی یہی حکم ہے۔[2]

مسئلہ ۹: چھپکلی یا چوہے کی دُم کٹ کر کوئیں میں گری، اگرچہ پھولی پھٹی نہ ہو کل پانی نکالا جائے گا، مگر اس کی جڑ میں اگر موم لگا ہو تو بیس ڈول نکالا جائے۔[3]

مسئلہ ۱۰: بلّی نے چوہے کو دبوچا اور زخمی ہو گیا پھر اس سے چھوٹ کر کوئیں میں گرا کل پانی نکالا جائے۔[4]

مسئلہ ۱۱: چوہا، چھچھوندر، چڑیا، یا چھپکلی، گرگٹ یا ان کے برابر یا ان سے چھوٹا کوئی جانور دَموی کوئیں میں گر کر مر گیا تو بیسؔ ڈول سے تیسؔ تک نکالا جائے۔[5]

مسئلہ ۱۲: کبوتر، مرغی، بلّی گر کر مرے تو چالیسؔ سے ساٹھؔ تک۔[6]

مسئلہ ۱۳: آدمی کا بچہ، جو زندہ پیدا ہو، حکم میں آدمی کے ہے، بکری کا چھوٹا بچہ حکم میں بکری کے ہے۔[7]

مسئلہ ۱۴: جو جانور کبوتر سے چھوٹا ہو حکم میں چوہے کے ہے، اور جو بکری سے چھوٹا ہو مرغی کے حکم میں ہے۔[8]

مسئلہ ۱۵: دو چوہے گر کر مر جائیں تو وہی بیسؔ سے تیسؔ ڈول تک نکالا جائے اور تین یا چار یا پانچ ہوں تو چالیسؔ سے ساٹھؔ تک اور چھؔ ہوں تو کُل۔[9]

مسئلہ ۱۶: دوؔ بلّیاں مر جائیں تو سب نکالا جائے۔[10]

مسئلہ ۱۷: مسلمان مردہ بعد غُسل کے کوئیں میں گر جائے تو اصلاً پانی نکالنے کی ضرورت نہیں اور شہید گر جائے اور

---

1 ...... "الفتاوی الرضویة"، ج۳، ص۲۷۵،
و "الفتاوی الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الثالث في المياه، الفصل الأول، ج۱، ص۱۹.

2 ...... "الفتاوی الهندية"، المرجع السابق. ص۱۹ ـ ۲۰.

3 ...... المرجع السابق، ص۲۰.

4 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الطهارة، باب المياه، فصل في البئر، ج۱، ص۴۱۷.

5 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الثالث في المياه، الفصل الأول، ج۱، ص۱۹.

6 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الطهارةِ، باب المياه، فصل في البئر، ص٤١٤.

7 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الثالث في المياه، الفصل الأول، ج۱، ص۱۹.

8 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الثالث في المياه، الفصل الأول، ج۱، ص۲۰.

9 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الطهارة، باب المياه، فصل في البئر، ج۱، ص۴۱۷.

10 ...... المرجع السابق.

بدن پر خون نہ لگا ہو تو بھی کچھ حاجت نہیں اور اگر خون لگا ہے اور قابل بہنے کے نہ تھا تو بھی کچھ حاجت نہیں، اگرچہ وہ خون اس کے بدن پر سے دُھل کر پانی میں مِل جائے اور اگر بہنے کے قابل خون اس کے بدن پر لگا ہوا ہے اور خشک ہو گیا اور شہید کے گرنے سے اس کے بدن سے جدا ہو کر پانی میں نہ ملا جب بھی پانی پاک رہے گا کہ شہید کا خون جب تک اس کے بدن پر ہے کتنا ہی ہو پاک ہے ہاں یہ خون اس کے بدن سے جدا ہو کر پانی میں مِل گیا تو اب ناپاک ہو گیا۔ (1)

مسئلہ ۱۸: کافر مردہ اگرچہ سَو۱۰۰ بار دھویا گیا ہو، کوئیں میں گر جائے یا اس کی انگلی یا ناخن پانی سے لگ جائے پانی نجس ہو جائے گا، کل پانی نکالا جائے۔ (2)

مسئلہ ۱۹: کچا بچہ یا جو بچہ مردہ پیدا ہوا، کوئیں میں گر جائے تو سب پانی نکالا جائے اگرچہ گرنے سے پہلے نہلا دیا گیا ہو۔ (3)

مسئلہ ۲۰: بے وُضو اور جس شخص پر غُسل فرض ہو اگر بلا ضرورت کوئیں میں اُتریں اور اُن کے بدن پر نَجاست نہ لگی ہو تو بیس ڈول نکالا جائے اور اگر ڈول نکالنے کے لیے اُترا تو کچھ نہیں۔ (4)

مسئلہ ۲۱: سوئر کوئیں میں گرا، اگرچہ نہ مرے، پانی نجس ہو گیا، کل نکالا جائے۔ (5)

مسئلہ ۲۲: سوئر کے سوا اگر اور کوئی جانور کوئیں میں گرا اور زندہ نکل آیا اور اس کے جِسم میں نَجاست لگی ہونا یقینی معلوم نہ ہو، اور پانی میں اس کا مونھ نہ پڑا تو پانی پاک ہے، اس کا استعمال جائز، مگر اِحتیاطاً بیس۲۰ ڈول نکالنا بہتر ہے اور اگر اس کے بدن پر نَجاست لگی ہونا یقینی معلوم ہو تو کل پانی نکالا جائے اور اگر اس کا مونھ پانی میں پڑا تو اس کے لُعاب اور جھوٹے کا جو حکم ہے وہی حکم اس پانی کا ہے، اگر جھوٹا ناپاک ہے یا مشکوک تو کل پانی نکالا جائے اور اگر مکروہ ہے تو چوہے وغیرہ میں بیس۲۰ ڈول، مرغی چھوٹی ہوئی میں چالیس۴۰ اور جس کا جھوٹا پاک ہے اس میں بھی بیس۲۰ ڈول نکالنا بہتر ہے، مثلاً بکری گری اور زندہ نکل آئی، بیس۲۰ ڈول نکال ڈالیں۔ (6)

---

1 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الثالث في المياه، الفصل الأول، ج١، ص١٩.
"الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الطهارة، باب المياه، فصل في البئر، ج١، ص٤٠٨.

2 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الطهارة، باب المياه، فصل في البئر، ج١، ص٤٠٨.

3 ...... "الفتاوى الهندية" كتاب الطهارة، الباب الثالث في المياه، الفصل الأول، ج١، ص١٩.

4 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الطهارة، باب المياه، ج١، ص٤١١.

5 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الثالث في المياه، الفصل الأول، ج١، ص١٩.
و "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الطهارة، باب المياه، فصل في البئر، ج١، ص٤١٠.

6 ...... المرجع السابق.

مسئلہ ۲۳: کوئیں میں وہ جانور گرا جس کا جھوٹا پاک ہے یا مکروہ اور پانی کچھ نہ نکالا اور وُضو کر لیا تو وُضو ہو جائے گا۔ [1]

مسئلہ ۲۴: جوتا یا گیند کوئیں میں گر گئی اور نجس ہونا یقینی ہے کُل پانی نکالا جائے ورنہ بیس ۲۰ ڈول، محض نجس ہونے کا خیال معتبر نہیں۔ [2]

مسئلہ ۲۵: پانی کا جانور یعنی وہ جو پانی میں پیدا ہوتا ہے اگر کوئیں میں مرجائے یا مرا ہوا گر جائے تو ناپاک نہ ہوگا۔ اگرچہ پھولا پھٹا ہو مگر پھٹ کر اس کے اجزا پانی میں مل گئے تو اس کا پینا حرام ہے۔ [3]

مسئلہ ۲۶: خشکی اور پانی کے مینڈک کا ایک حکم ہے یعنی اس کے مرنے بلکہ سڑنے سے بھی پانی نجس نہ ہوگا [4]، مگر جنگل کا بڑا مینڈک جس میں بہنے کے قابل خون ہوتا ہے اس کا حکم چوہے کی مثل ہے۔ پانی کے مینڈک کی انگلیوں کے درمیان جھلی ہوتی ہے اور خشکی کے نہیں۔

مسئلہ ۲۷: جس کی پیدائش پانی کی نہ ہو مگر پانی میں رہتا ہو جیسے بط، اس کے مرجانے سے پانی نجس ہو جائے گا۔ [5]

مسئلہ ۲۸: بچّہ یا کافر نے پانی میں ہاتھ ڈال دیا تو اگر ان کے ہاتھ کا نجس ہونا معلوم ہے جب تو ظاہر ہے کہ پانی نجس ہو گیا ورنہ نجس تو نہ ہوا مگر دوسرے پانی سے وُضو کرنا بہتر ہے۔ [6]

مسئلہ ۲۹: جن جانوروں میں بہتا ہوا خون نہیں ہوتا جیسے مچھر، مکھی وغیرہ، ان کے مرنے سے پانی نجس نہ ہوگا۔ [7]

فائدہ: مکھی سالن وغیرہ میں گر جائے تو اسے غوطہ دے کر پھینک دیں اور سالن کو کام میں لائیں۔

مسئلہ ۳۰: مردار کی ہڈّی جس میں گوشت یا چکنائی لگی ہو پانی میں گر جائے تو وہ پانی ناپاک ہو گیا کل نکالا جائے اور اگر گوشت یا چکنائی نہ لگی ہو تو پاک ہے مگر سُوئر کی ہڈّی سے مطلقاً ناپاک ہو جائے گا۔ [8]

---

1. ...... "غنية المتملي"، فصل في البئر، ص۱۵۹.
2. ...... "الحديقة الندية" و"الطريقة المحمدية"، الصنف الثاني من الصنفين، ج۲، ص۶۷٤.
و"الفتاوى الرضوية"، ج۳، ص۲۸۲ ـ ۲۸۳.
3. ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الثالث في المياه، الفصل الثاني فيما لا يجوز به التوضؤ، ج۱، ص۲٤.
4. ...... المرجع السابق.
5. ...... "الهداية" و"العناية"، كتاب الطهارات، الباب الثالث، ج۱، ص۷٤.
6. ...... "غنية المتملي"، فصل في أحكام الحياض، ص۱۰۳.
7. ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الثالث في المياه، الفصل الثاني، ج۱، ص۲٤.
8. ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الثالث في المياه، الفصل الثاني، ج۱، ص۲٤.

مسئلہ ۳۱: جس کوئیں کا پانی ناپاک ہوگیا اس میں سے جتنا پانی نکالنے کا حکم ہے نکال لیا گیا تو اب وہ رسی ڈول جس سے پانی نکالا ہے پاک ہوگیا، دھونے کی ضرورت نہیں۔ [1]

مسئلہ ۳۲: کل پانی نکالنے کے یہ معنی ہیں کہ اتنا پانی نکال لیا جائے کہ اب ڈول ڈالیں تو آدھا بھی نہ بھرے، اس کی مٹی نکالنے کی ضرورت نہیں نہ دیوار دھونے کی حاجت، کہ وہ پاک ہوگئی۔ [2]

مسئلہ ۳۳: یہ جو حکم دیا گیا ہے کہ اتنا اتنا پانی نکالا جائے اس کا یہ مطلب ہے کہ وہ چیز جو اس میں گری ہے اس کو اس میں سے نکال لیں پھر اتنا پانی نکالیں، اگر وہ اسی میں پڑی رہی تو کتنا ہی پانی نکالیں، بیکار ہے۔ [3]

مسئلہ ۳۴: اور اگر وہ سڑ گل کر مٹی ہوگئی یا وہ چیز خود نجس نہ تھی بلکہ کسی نجس چیز کے لگنے سے نجس ہوگئی ہو، جیسے نجس کپڑا، اور اس کا نکالنا مشکل ہو تو اب فقط پانی نکالنے سے پاک ہو جائے گا۔ [4]

مسئلہ ۳۵: جس کوئیں کا ڈول مُعیّن ہو تو اسی کا اعتبار ہے اس کے چھوٹے بڑے ہونے کا کچھ لحاظ نہیں اور اگر اس کا کوئی خاص ڈول نہ ہو تو ایسا ہو کہ ایک صاع پانی اس میں آجائے۔ [5]

مسئلہ ۳۶: ڈول بھرا ہوا نکلنا ضرور نہیں، اگر کچھ پانی چھلک کر گر گیا یا ٹپک گیا مگر جتنا بچا وہ آدھے سے زِیادہ ہے تو وہ پورا ہی ڈول شمار کیا جائے گا۔ [6]

مسئلہ ۳۷: ڈول معین ہے مگر جس ڈول سے پانی نکالا وہ اس سے چھوٹا یا بڑا ہے یا ڈول معین نہیں اور جس سے نکالا وہ ایک صاع سے کم و بیش ہے تو ان صورتوں میں حساب کر کے اس معین یا ایک صاع کے برابر کر لیں۔ [7]

مسئلہ ۳۸: کوئیں سے مرا ہوا جانور نکلا تو اگر اس کے گرنے مرنے کا وقت معلوم ہے تو اسی وقت سے پانی نجس ہے اس کے بعد اگر کسی نے اس سے وُضو یا غُسل کیا تو نہ وُضو ہوا نہ غُسل، اس وُضو اور غُسل سے جتنی نمازیں پڑھیں سب کو پھیرے کہ وہ نمازیں نہیں ہوئیں، یوہیں اس پانی سے کپڑے دھوئے یا کسی اور طریق سے اس کے بدن یا کپڑے میں لگا تو کپڑے اور

1 ...... "الدرالمختار" و"ردالمحتار"، كتاب الطهارة، فصل في البئر، ج١، ص٤٠٩.
2 ...... "الدرالمختار" و"ردالمحتار"، كتاب الطهارة، فصل في البئر، ج١، ص٤٠٩.
3 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الثالث في المياه، الفصل الثاني، ج١، ص١٩.
4 ...... "الدرالمختار" و"ردالمحتار"، كتاب الطهارة، فصل في البئر، ج١، ص٤٠٩.
5 ...... "الفتاوى الرضوية"، ج٣، ص٢٦١.
6 ...... "الدرالمختار" و"ردالمحتار"، كتاب الطهارة، باب المياه، فصل في البئر، ج١، ص٤١٧.
7 ...... "الدرالمختار" و"ردالمحتار"، كتاب الطهارة، باب المياه، فصل في البئر، ج١، ص٤١٦.

بدن کا پاک کرنا ضروری ہے اوران سے جونمازیں پڑھیں ان کا پھیرنا فرض ہے اوراگر وقت معلوم نہیں تو جس وقت دیکھا گیا اس وقت سے نجس قرار پائے گا۔ اگرچہ پھولا پھٹا ہواس سے قبل پانی نجس نہیں اور پہلے جو وُضو یا غُسل کیا یا کپڑے دھوئے کچھ حَرَج نہیں تیسیراً اسی پر عمل ہے۔[1]

مسئلہ ۳۹: جو کوآں ایسا ہو کہ اس کا پانی ٹوٹتا ہی نہیں چاہے کتنا ہی نکالیں اوراس میں نَجاست پڑ گئی یا اس میں کوئی ایسا جانور مرگیا جس میں کُل پانی نکالنے کا حکم ہے تو ایسی حالت میں حکم یہ ہے کہ معلوم کرلیں کہ اس میں کتنا پانی ہے وہ سب نکال لیا جائے۔ نکالتے وقت جتنا زیادہ ہوتا گیا اس کا کچھ لحاظ نہیں اور یہ معلوم کرلینا کہ اس وقت کتنا پانی ہے اس کا طریقہ یہ ہے کہ دو مسلمان پرہیزگار جن کو یہ مہارت ہو کہ پانی کی چوڑائی گہرائی دیکھ کر بتاسکیں کہ اس کوئیں میں اتنا پانی ہے وہ جتنے ڈول بتائیں اتنے نکالے جائیں اور دوسرا طریقہ یہ ہے کہ اس پانی کی گہرائی کسی لکڑی یا رسّی سے صحیح طور پر ناپ لیں اور چند شخص بہت پھرتی سے سَو۱۰۰ ڈول مثلاً نکالیں پھر پانی ناپیں جتنا کم ہوا اسی حساب سے پانی نکال لیں کوآں پاک ہوجائے گا۔ اسکی مثال یہ ہے کہ پہلی مرتبہ ناپنے سے معلوم ہوا کہ پانی مثلاً دس ہاتھ ہے پھر سَو۱۰۰ ڈول نکالنے کے بعد ناپا تو نو۹ ہاتھ رہا تو معلوم ہوا کہ سَو۱۰۰ ڈول میں ایک ہاتھ کم ہوا تو دس۱۰ ہاتھ میں دس۱۰ سَو۱۰۰ یعنی ایک ہزار ڈول ہوئے۔[2]

مسئلہ ۴۰: جو کوآں ایسا ہے کہ اس کا پانی ٹوٹ جائے گا مگر اس میں اس کے پھٹ جانے وغیرہ نقصانات کا گمان ہے تو بھی اتنا ہی پانی نکالا جائے جتنا اس وقت اس میں موجود ہے۔ پانی توڑنے کی حاجت نہیں۔

مسئلہ ۴۱: کوئیں سے جتنا پانی نکالنا ہے اس میں اختیار ہے کہ ایک دم سے اتنا نکالیں یا تھوڑا تھوڑا کرکے دونوں صورت میں پاک ہوجائے گا۔[3]

مسئلہ ۴۲: مرغی کا تازہ انڈا جس پر ہنوز رطوبت لگی ہو پانی میں پڑ جائے تو نجس نہ ہوگا۔ یوہیں بکری کا بچہ پیدا ہوتے ہی پانی میں گرا اور مرا نہیں جب بھی ناپاک نہ ہوگا۔[4]

---

1 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الثالث في المياه، الفصل الأول، ج١، ص٢٠.
و "الدرالمختار" و"ردالمحتار"، كتاب الطهارة، باب المياه، فصل في البئر، ج١، ص٤١٧، ٤٢٠.

2 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الثالث في المياه، الفصل الأول، ج١، ص٢٠، ١٩.
و"الفتاوى الرضوية"، ج٣، ص٢٩٣، ٢٩٤.

3 ...... "الفتاوى الرضوية"، ج٣، ص٢٨٩.

4 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الطهارة، باب المياه، فصل في البئر، ج١، ص٤٠٨.

آدمی اور جانوروں کے جھوٹے کا بیان

مسئلہ ۱: آدمی چاہے جنب ہو یا حَیض و نِفاس والی عورت اس کا جھوٹا پاک ہے۔ کافر کا جھوٹا بھی پاک ہے[1]، مگر اس سے بچنا چاہیے جیسے تھوک، رینٹھ، کھنکار کہ پاک ہیں مگر ان سے آدمی گِھن کرتا ہے اس سے بہت بدتر کافر کے جھوٹے کو سمجھنا چاہیے۔

مسئلہ ۲: کسی کے مونھ سے اتنا خون نکلا کہ تھوک میں سرخی آگئی اور اس نے فوراً پانی پیا تو یہ جھوٹا ناپاک ہے اور سرخی جاتی رہنے کے بعد اس پر لازم ہے کہ کُلی کر کے مونھ پاک کرے اور اگر کُلی نہ کی اور چند بار تھوک کا گزر موضعِ نَجاست پر ہوا خواہ نگلنے میں یا تھوکنے میں یہاں تک کہ نَجاست کا اثر نہ رہا تو طہارت ہوگئی اسکے بعد اگر پانی پیے گا تو پاک رہیگا اگرچہ ایسی صورت میں تھوک نگلنا سخت ناپاک بات اور گناہ ہے۔[2]

مسئلہ ۳: معاذ اللہ شراب پی کر فوراً پانی پیا تو نجس ہوگیا اور اگر اتنی دیر ٹھہرا کہ شراب کے اجزا تھوک میں مل کر حَلْق سے اتر گئے تو ناپاک نہیں مگر شرابی اور اس کے جھوٹے سے بچنا ہی چاہیے۔[3]

مسئلہ ۴: شراب خوار کی مونچھیں بڑی ہوں کہ شراب مونچھوں میں لگی تو جب تک ان کو پاک نہ کرے جو پانی پیے گا وہ پانی اور برتن دونوں ناپاک ہوجائیں گے۔[4]

مسئلہ ۵: مرد کو غیر عورت کا اور عورت کو غیر مرد کا جھوٹا اگر معلوم ہو کہ فلانی یا فلاں کا جھوٹا ہے بطورِ لذّت کھانا پینا مکروہ ہے مگر اس کھانے، پانی میں کوئی کراہت نہیں آئی[5] اور اگر معلوم نہ ہو کہ کس کا ہے یا لذّت کے طور پر کھایا پیا نہ گیا تو کوئی حَرَج نہیں بلکہ بعض صورتوں میں بہتر ہے جیسے باشرع عالم یا دیندار پیر کا جھوٹا کہ اسے تبرّک جان کر لوگ کھاتے پیتے ہیں۔

---

1. ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الثالث في المياه، الفصل الثاني، ج١، ص٢٣.
و"الدرالمختار" و"ردالمحتار"، كتاب الطهارة، باب المياه، فصل في البئر، ج١، ص٤٢٤، وغيرهما .
2. ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الثالث في المياه، الفصل الثاني، ج١، ص٢٣.
و "الفتاوی الرضوية"، ج١، ص٢٥٧، ٢٥٩. و "مراقي الفلاح"، كتاب الطهارة، فصل في بيان احكام السؤر، ص٥.
3. ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الثالث في المياه، الفصل الثاني ج١، ص٢٣.
و "الدرا لمختار" و"ردالمحتار"، كتاب الطهارة، باب المياه، فصل في البئر، مطلب في السؤر، ج١، ص٤٢٥، وغيرهما.
4. ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الثالث في المياه، الفصل الثاني ج١، ص٢٣.
5. ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الثالث في المياه، الفصل الثاني ج١، ص٢٣.
و "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الطهارة، باب المياه، فصل في البئر، مطلب في السؤر، ج١، ص٤٢٤.

مسئلہ ٦: جن جانوروں کا گوشت کھایا جاتا ہے چوپائے ہوں یا پرند ان کا جھوٹا پاک ہے اگرچہ نر ہوں جیسے گائے، بیل، بھینس، بکری، کبوتر، تیتر وغیرہ۔[1]

مسئلہ ٧: جو مرغی چھوٹی پھرتی اور غلیظ پر مونھ ڈالتی ہو اس کا جھوٹا مکروہ ہے اور بندرہتی ہو تو پاک ہے۔[2]

مسئلہ ٨: یوہیں بعض گائیں جن کی عادت غلیظ کھانے کی ہوتی ہے ان کا جھوٹا مکروہ ہے اور اگر ابھی نَجاست کھائی اور اس کے بعد کوئی ایسی بات نہ پائی گئی جس سے اس کے مونھ کی طہارت ہو جائے (مثلاً آبِ جاری میں پانی پینا یا غیر جاری میں تین جگہ سے پینا) اور اس حالت میں پانی میں مونھ ڈال دیا تو ناپاک ہو گیا۔ اسی طرح اگر بیل، بھینسے، بکرے نروں نے حسبِ عادت مادہ کا پیشاب سُونگھا اور اس سے ان کا مونھ ناپاک ہوا اور نگاہ سے غائب نہ ہوئے نہ اتنی دیر گزری جس میں طہارت ہو جاتی تو ان کا جھوٹا ناپاک ہے اور اگر چار پانیوں میں مونھ ڈالیں تو پہلے تین ناپاک چوتھا پاک۔[3]

مسئلہ ٩: گھوڑے کا جھوٹا پاک ہے۔[4]

مسئلہ ١٠: سُوئر، کتا، شیر، چیتا، بھیڑیا، ہاتھی، گیدڑ اور دوسرے درندوں کا جھوٹا ناپاک ہے۔[5]

مسئلہ ١١: کُتّے نے برتن میں مونھ ڈالا تو اگر وہ چینی یا دھات کا ہے یا مٹی کا روغنی یا استعمالی چکنا تو تین بار دھونے سے پاک ہو جائے گا ورنہ ہر بار سُکھا کر۔ ہاں چینی میں بال ہو یا اور برتن میں درار ہو تو تین بار سُکھا کر پاک ہوگا فقط دھونے سے پاک نہ ہوگا۔[6]

مسئلہ ١٢: مٹکے کو کُتّے نے اوپر سے چاٹا اس میں کا پانی ناپاک نہ ہوگا۔[7]

مسئلہ ١٣: اڑنے والے شکاری جانور جیسے شکرا، باز، بہری، چیل وغیرہ کا جھوٹا مکروہ ہے اور یہی حکم کوّے کا ہے اور اگر ان کو پال کر شکار کے لیے سِکھا لیا ہو اور چونچ میں نَجاست نہ لگی ہو تو اس کا جھوٹا پاک ہے۔[8]

1...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الثالث في المياه، الفصل الثاني، ج١، ص٢٣.

2...... المرجع السابق، و "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الطهارة، باب المياه، فصل في البئر، مطلب في السؤر، ج١، ص٤٢٥.

3...... المرجع السابق.

4...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الثالث في المياه، الفصل الثاني، ج١، ص٢٣.

5...... المرجع السابق، ص٢٤.

6...... "الفتاوی الرضوية"، كتاب الطهارة، باب الانجاس، ج٤، ص٥٥٩.

7...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الثالث في المياه، الفصل الثاني، ج١، ص٢٤.

8...... المرجع السابق.

مسئلہ ۱۴: گھر میں رہنے والے جانور جیسے بلّی، چوہا، سانپ، چھپکلی کا جھوٹا مکروہ ہے۔[1]

مسئلہ ۱۵: اگر کسی کا ہاتھ بلّی نے چاٹنا شروع کیا تو چاہیے کہ فوراً کھینچ لے یوہیں چھوڑ دینا کہ چاٹتی رہے مکروہ ہے اور چاہیے کہ ہاتھ دھوڈالے بے دھوئے اگر نماز پڑھ لی تو ہوگئی مگر خلاف اَولیٰ ہوئی۔[2]

مسئلہ ۱۶: بلّی نے چوہا کھایا اور فوراً برتن میں مونھ ڈال دیا تو ناپاک ہوگیا اور اگر زبان سے مونھ چاٹ لیا کہ خون کا اثر جاتا رہا تو ناپاک نہیں۔[3]

مسئلہ ۱۷: پانی کے رہنے والے جانور کا جھوٹا پاک ہے خواہ ان کی پیدائش پانی میں ہو یا نہیں۔[4]

مسئلہ ۱۸: گدھے، خچر کا جھوٹا مشکوک ہے یعنی اس کے قابل وُضو ہونے میں شک ہے، والہٰذا اس سے وُضو نہیں ہوسکتا کہ حدث متیقن طہارت مشکوک سے زائل نہ ہوگا۔[5]

مسئلہ ۱۹: جو جھوٹا پانی پاک ہے اس سے وُضو اور غُسل جائز ہیں مگر جنب نے بغیر کُلی کیے پانی پیا تو اس جھوٹے پانی سے وُضو ناجائز ہے کہ وہ مستعمل ہوگیا۔

مسئلہ ۲۰: اچھا پانی ہوتے ہوئے مکروہ پانی سے وُضو وغُسل مکروہ اور اگر اچھا پانی موجود نہیں تو کوئی حَرَج نہیں اسی طرح مکروہ جھوٹے کا کھانا پینا بھی مالدار کو مکروہ ہے۔ غریب محتاج کو بلا کراہت جائز۔[6]

مسئلہ ۲۱: اچھا پانی ہوتے ہوئے مشکوک سے وُضو وغُسل جائز نہیں اور اگر اچھا پانی نہ ہو تو اسی سے وُضو وغُسل کرلے اور تیمّم بھی اور بہتر یہ ہے کہ وُضو پہلے کرلے اور اگر عکس کیا یعنی پہلے تیمّم کیا پھر وُضو جب بھی حَرَج نہیں اور اس صورت میں وُضو اور غُسل میں نیّت کرنی ضرور اور اگر وُضو کیا اور تیمّم نہ کیا یا تیمّم کیا اور وُضو نہ کیا تو نماز نہ ہوگی۔[7]

مسئلہ ۲۲: مشکوک جھوٹے کا کھانا پینا نہیں چاہیے۔[8]

---

1 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الثالث في المياه، الفصل الثاني، ج١، ص٢٤.
و "الدرالمختار" و"ردالمحتار"، كتاب الطهارة، باب المياه، فصل في البئر، مطلب في السؤر، ج١، ص٤٢٦.

2 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الثالث في المياه، الفصل الثاني، ج١، ص٢٤.

3 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الثالث في المياه، الفصل الثاني، ج١، ص٢٤.

4 ...... المرجع السابق، ص٢٣، و "التبيين الحقائق"، ج١، ص١٠٥.

5 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الثالث في المياه، الفصل الثاني، ج١، ص٢٤.

6 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الثالث في المياه، الفصل الثاني، ج١، ص٢٤.

7 ...... المرجع السابق.

8 ...... "البحر الرائق"، كتاب الطهارة، ج١، ص٢٣٥.

مسئلہ۲۳: مشکوک پانی اچھے پانی میں مل گیا تو اگر اچھا زِیادہ ہے تو اس سے وُضو ہوسکتا ہے ورنہ نہیں۔[1]

مسئلہ۲۴: جس کا جھوٹا ناپاک ہے اس کا پسینہ اور لعاب بھی ناپاک ہے اور جس کا جھوٹا پاک اس کا پسینہ اور لعاب بھی پاک اور جس کا جھوٹا مکروہ اس کا لعاب اور پسینہ بھی مکروہ۔[2]

مسئلہ۲۵: گدھے، خچر کا پسینہ اگر کپڑے میں لگ جائے تو کپڑا پاک ہے چاہے کتنا ہی زِیادہ لگا ہو۔[3]

تیمّم کا بیان

اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے:

﴿ وَ اِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰۤى اَوْ عَلٰى سَفَرٍ اَوْ جَآءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَآىٕطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَیَمَّمُوْا صَعِیْدًا طَیِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَ اَیْدِیْكُمْ مِّنْهُ ﴾[4]

یعنی اگر تم بیمار ہو یا سفر میں ہو یا تم میں کا کوئی پاخانہ سے آیا یا عورتوں سے مباشرت کی (جماع کیا) اور پانی نہ پاؤ تو پاک مٹی کا قصد کرو تو اپنے مونھ اور ہاتھوں کا اس سے مسح کرو۔

حدیث۱: صحیح بُخاری میں بروایت اُم المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا مروی، فرماتی ہیں، کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں گئے یہاں تک کہ جب بیدا یا ذات الجیش[5] میں ہوئے۔ میری ہیکل ٹوٹ گئی۔[6] رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے اس کی تلاش کے لیے اقامت فرمائی اور لوگوں نے بھی حضور کے ساتھ اقامت کی اور نہ وہاں پانی تھا نہ لوگوں کے ساتھ پانی تھا۔ لوگوں نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالٰی عنہ کے پاس آکر عرض کی کیا آپ نہیں دیکھتے کہ صدیقہ نے کیا کیا حضور کو اور سب کو ٹھہرا لیا اور نہ یہاں پانی ہے نہ لوگوں کے ہمراہ ہے۔ فرماتی ہیں کہ ابوبکر رضی اللہ تعالٰی عنہ آئے اور حضور اپنا سر مبارک میرے زانو پر رکھ کر آرام فرمارہے تھے اور فرمایا تو نے رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اور لوگوں کو روک لیا۔ حالانکہ نہ یہاں پانی ہے نہ لوگوں کے ہمراہ ہے۔ اُم المومنین فرماتی ہیں کہ مجھ پر عتاب کیا اور جو چاہا اللہ نے انہوں نے کہا اور اپنے ہاتھ سے میری کوکھ میں کونچنا شروع کیا اور مجھے حرکت کرنے سے کوئی چیز مانع نہ تھی مگر حضور کا میرے زانو پر آرام فرمانا تو جب صبح ہوئی ایسی جگہ

---

1 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الثالث في المياه، الفصل الثاني، ج۱، ص۲٤.

2 ...... المرجع السابق، ص۲۳.

3 ...... المرجع السابق.

4 ...... پ:٦، المآئدة:٦.

5 ...... بیدا اور ذات الجیش یہ دونوں دوجگہ کے نام ہیں ۱۲۔

6 ...... یعنی میرا ہار ٹوٹ کر گر پڑا۔

جہاں پانی نہ تھا حضور اٹھے اللہ تعالیٰ نے تیمّم کی آیت نازل فرمائی اور لوگوں نے تیمّم کیا اس پر اُسَید بن حُضَیر رضی اللہ تعالٰی عنہ نے کہا کہ اے آل ابوبکر یہ تمہاری پہلی برکت نہیں (یعنی ایسی برکتیں تم سے ہوتی ہی رہتی ہیں) فرماتی ہیں جب میری سواری کا اونٹ اٹھایا گیا وہ ہیکل اس کے نیچے ملی۔[1]

حدیث ۲: صحیح مسلم شریف میں بروایت حُذَیفہ رضی اللہ تعالٰی عنہ مروی، حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں منجملہ ان باتوں کے جن سے ہم کو لوگوں پر فضیلت دی گئی یہ تین باتیں ہیں۔

(۱) ہماری صفیں ملائکہ کی صفوں کے مثل کی گئیں اور

(۲) ہمارے لیے تمام زمین مسجد کر دی گئی اور

(۳) جب ہم پانی نہ پائیں زمین کی خاک ہمارے لیے پاک کرنے والی بنائی گئی۔[2]

حدیث ۳: امام احمد و ابو داود و ترمذی ابوذَر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، حضور سیّد عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا کہ پاک مٹی مسلمان کا وُضو ہے اگرچہ دس برس پانی نہ پائے اور جب پانی پائے تو اپنے بدن کو پہنچائے (غُسل و وُضو کرے) کہ یہ اس کے لیے بہتر ہے۔[3]

حدیث ۴: ابو داود و دارمی نے ابو سعید خُدری رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی فرماتے ہیں۔ دو شخص سفر میں گئے اور نماز کا وقت آیا ان کے ساتھ پانی نہ تھا۔ پاک مٹی پر تیمّم کر کے نماز پڑھ لی پھر وقت کے اندر پانی مل گیا ان میں ایک صاحب نے وُضو کر کے نماز کا اعادہ کیا اور دوسرے نے اعادہ نہ کیا پھر جب خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے اس کا ذکر کیا تو جس نے اعادہ نہ کیا تھا اس سے فرمایا کہ تو سنّت کو پہنچا اور تیری نماز ہو گئی اور جس نے وُضو کر کے اعادہ کیا تھا اس سے فرمایا تجھے دونا ثواب ہے۔[4]

حدیث ۵: صحیح بخاری و صحیح مسلم میں عمران رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی، فرماتے ہیں ہم ایک سفر میں نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے ہمراہ تھے حضور نے نماز پڑھائی جب نماز سے فارغ ہوئے ملاحظہ فرمایا کہ ایک شخص لوگوں سے الگ بیٹھا ہوا ہے جس نے قوم کے ساتھ نماز نہ پڑھی۔ فرمایا: اے شخص تجھے قوم کے ساتھ نماز پڑھنے سے کیا شے مانع آئی۔ عرض کی مجھے نہانے کی حاجت ہے اور پانی نہیں ہے۔ ارشاد فرمایا، مٹی کو لے کہ وہ تجھے کافی ہے۔[5]

1...... "صحيح البخاري"، كتاب التيمم، باب التيمم، الحديث: ٣٣٤، ج١، ص ١٣٣.

2...... "صحيح مسلم"، كتاب المساجد... إلخ، باب المساجد ومواضع الصلاة، الحديث: ٥٢٢، ص٢٦٥.

3...... "المسند" للإمام أحمد بن حنبل، حديث أبي ذرالغفاري، الحديث: ٢١٤٢٩، ج ٨، ص ٨٦.

4...... "سنن أبي داود"، كتاب الطهارة، باب المتيمّم يجد الماء بعد مايصلي في الوقت، الحديث: ٣٣٨، ج١، ص١٥٥.

5...... "صحيح البخاري"، كتاب التيمّم، باب الصعيد الطيب... إلخ، الحديث: ٣٤٤، ج١، ص ١٣٦.

حدیث ۶: صحیحین میں ابوجُہَیم بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیر جمل[1] کی جانب سے تشریف لا رہے تھے ایک شخص نے حضور کو سلام کیا اس کا جواب نہ دیا یہاں تک کہ ایک دیوار کی جانب متوجہ ہوئے اور مونھ اور ہاتھوں کا مسح فرمایا پھر اس کے سلام کا جواب دیا۔[2]

تیمّم کے مسائل

مسئلہ ا: جس کا وُضو نہ ہو یا نہانے کی ضرورت ہو اور پانی پر قدرت نہ ہو تو وُضو و غُسل کی جگہ تیمّم کرے۔ پانی پر قدرت نہ ہونے کی چند صورتیں ہیں: (ا) ایسی بیماری ہو کہ وُضو یا غُسل سے اس کے زِیادہ ہونے یا دیر میں اچھا ہونے کا صحیح اندیشہ ہو خواہ یوں کہ اس نے خود آزمایا ہو کہ جب وُضو یا غُسل کرتا ہے تو بیماری بڑھتی ہے یا یوں کہ کسی مسلمان اچھے لائق حکیم نے جو ظاہراً فاسق نہ ہو کہہ دیا ہو کہ پانی نقصان کرے گا۔[3]

مسئلہ ۲: محض خیال ہی خیال بیماری بڑھنے کا ہو تو تیمّم جائز نہیں۔ یوں ہی کافر یا فاسق یا معمولی طبیب کے کہنے کا اعتبار نہیں۔

مسئلہ ۳: اور اگر پانی بیماری کو نقصان نہیں کرتا مگر وُضو یا غُسل کے لیے حرکت ضرر کرتی ہو یا خود وُضو نہیں کر سکتا اور کوئی ایسا بھی نہیں جو وُضو کرا دے تو بھی تیمّم کرے۔ یوہیں کسی کے ہاتھ پھٹ گئے کہ خود وُضو نہیں کر سکتا اور کوئی ایسا بھی نہیں جو وُضو کرا دے تو تیمّم کرے۔[4]

مسئلہ ۴: بے وُضو کے اکثر اعضائے وُضو میں یا جنب کے اکثر بدن میں زخم ہو یا چیچک نکلی ہو تو تیمّم کرے، ورنہ جو حصہ عُضْو یا بدن کا اچھا ہو اس کو دھوئے اور زخم کی جگہ اور بوقت ضرر اس کے آس پاس بھی مسح کرے اور مسح بھی ضرر کرے تو اس عُضْو پر کپڑا ڈال کر اس پر مسح کرے۔[5]

مسئلہ ۵: بیماری میں اگر ٹھنڈا پانی نقصان کرتا ہے اور گرم پانی نقصان نہ کرے تو گرم پانی سے وُضو اور غُسل ضروری

---

1 ...... مدینہ منورہ میں ایک مقام کا نام ہے۔۱۲

2 ...... "صحيح البخاري"، كتاب التيمم، باب التيمم في الحضر... إلخ، الحديث: ۳۳۷، ج۱، ص ۱۳۴.

3 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الرابع في التيمم، الفصل الأول، ج۱، ص۲۸.

4 ...... المرجع السابق.

5 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الرابع في التيمم، الفصل الأول، ج۱، ص۲۸.
و "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الطهارة، باب التيمم، مطلب في فاقد الطهورين، ج۱، ص ۴۸۱.

ہے تیمّم جائز نہیں۔ ہاں اگر ایسی جگہ ہو کہ گرم پانی نہ مل سکے تو تیمّم کرے۔ یوہیں اگر ٹھنڈے وقت میں وُضو یا غُسل نقصان کرتا ہے اور گرم وقت میں نہیں تو ٹھنڈے وقت تیمّم کرے پھر جب گرم وقت آئے تو آئندہ نماز کے لیے وُضو کر لینا چاہیے جو نماز اس تیمّم سے پڑھ لی اس کے اعادہ کی حاجت نہیں۔[1]

مسئلہ۶: اگر سر پر پانی ڈالنا نقصان کرتا ہے تو گلے سے نہائے اور پورے سر کا مسح کرے۔

(۲) وہاں چاروں طرف ایک ایک میل تک پانی کا پتا نہیں۔

مسئلہ۷: اگر یہ گمان ہو کہ ایک میل کے اندر پانی ہوگا تو تلاش کر لینا ضروری ہے۔ بلا تلاش کیے تیمّم جائز نہیں پھر بغیر تلاش کیے تیمّم کر کے نماز پڑھ لی اور تلاش کرنے پر پانی مل گیا تو وُضو کر کے نماز کا اعادہ لازم ہے اور اگر نہ ملا تو ہوگئی۔[2]

مسئلہ۸: اگر غالب گمان یہ ہے کہ میل کے اندر پانی نہیں ہے تو تلاش کرنا ضروری نہیں پھر اگر تیمّم کر کے نماز پڑھ لی اور نہ تلاش کیا نہ کوئی ایسا ہے جس سے پُوچھے اور بعد کو معلوم ہوا کہ پانی یہاں سے قریب ہے تو نماز کا اعادہ نہیں مگر یہ تیمّم اب جاتا رہا اور اگر کوئی وہاں تھا مگر اس نے پوچھا نہیں اور بعد کو معلوم ہوا کہ پانی قریب ہے تو اعادہ چاہیے۔[3]

مسئلہ۹: اور اگر قریب میں پانی ہونے اور نہ ہونے کسی کا گمان نہیں تو تلاش کر لینا مستحب ہے اور بغیر تلاش کیے تیمّم کر کے نماز پڑھ لی ہوگئی۔[4]

مسئلہ۱۰: ساتھ میں زم زم شریف ہے جو لوگوں کے لیے تبرکاً لیے جا رہا ہے یا بیمار کو پلانے کے لیے اور اتنا ہے کہ وُضو ہو جائے گا تو تیمّم جائز نہیں۔[5]

مسئلہ۱۱: اگر چاہے کہ زمزم شریف سے وضو نہ کرے اور تیمّم جائز ہو جائے تو اس کا طریقہ یہ ہے کہ کسی ایسے شخص کو جس پر بھروسا ہو کہ پھر دے دے گا وہ پانی ہبہ کر دے اور اس کا کچھ بدلہ ٹھہرائے تو اب تیمّم جائز ہو جائے گا۔[6]

مسئلہ۱۲: جو نہ آبادی میں ہو نہ آبادی کے قریب اور اس کے ہمراہ پانی موجود ہے اور یاد نہ رہا اور تیمّم کر کے نماز پڑھ لی

---

1. ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الرابع في التيمم، الفصل الأول، ج۱، ص۲۸.
2. ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الرابع في التيمم، الفصل الأول، ج۱، ص۲۹.
3. ...... المرجع السابق.
4. ...... المرجع السابق.
5. ...... "الفتاوی التاتارخانية"، كتاب الطهارة، الفصل الخامس في التيمم، نوع آخر في بيان شرائطهم، ج۱، ص۲۳٤.
6. ...... "الدرالمختار" و"ردالمحتار"، كتاب الطهارة، باب التيمم، مطلب في فاقد الطهورين، ج۱، ص٤۷٥.

ہوگئی اور اگر آبادی یا آبادی کے قریب میں ہو تو اعادہ کرے۔[1]

مسئلہ ۱۳: اگر اپنے ساتھی کے پاس پانی ہے اور یہ گمان ہے کہ مانگنے سے دے دے گا تو مانگنے سے پہلے تیمّم جائز نہیں پھر اگر نہیں مانگا اور تیمّم کر کے نماز پڑھ لی اور بعد نماز مانگا اور اس نے دے دیا یا بے مانگے اس نے خود دے دیا توؤ ضو کر کے نماز کا اعادہ لازم ہے اور اگر مانگا اور نہ دیا تو نماز ہوگئی اور اگر بعد کو بھی نہ مانگا جس سے دینے نہ دینے کا حال کھلتا اور نہ اس نے خود دیا تو نماز ہوگئی اور اگر دینے کا غالب گمان نہیں اور تیمّم کر کے نماز پڑھ لی جب بھی یہی صورتیں ہیں کہ بعد کو پانی دے دیا توؤ ضو کر کے نماز کا اعادہ کرے ورنہ ہوگئی۔[2]

مسئلہ ۱۴: نماز پڑھتے میں کسی کے پاس پانی دیکھا اور گمان غالب ہے کہ دے دیگا تو چاہیے کہ نماز توڑ دے اور اس سے پانی مانگے اور اگر نہیں مانگا اور پوری کر لی اب اس نے خود دیا اس کے مانگنے پر دے دیا تو اعادہ لازم ہے اور نہ دے تو ہوگئی اور اگر دینے کا گمان نہ تھا اور نماز کے بعد اس نے خود دے دیا یا مانگنے سے دیا جب بھی اعادہ کرے اور اگر اس نے نہ خود دیا نہ اس نے مانگا کہ حال معلوم ہوتا تو نماز ہوگئی اور اگر نماز پڑھتے میں اس نے خود کہا کہ پانی لوؤ ضو کر لو اور وہ کہنے والا مسلمان ہے تو نماز جاتی رہی توڑ دینا فرض ہے اور کہنے والا کافر ہے تو نہ توڑے پھر نماز کے بعد اگر اس نے پانی دے دیا توؤ ضو کر کے اعادہ کر لے۔[3]

مسئلہ ۱۵: اور اگر یہ گمان ہے کہ میل کے اندر تو پانی نہیں مگر ایک میل سے کچھ زِیادہ فاصلہ پر مل جائے گا تو مستحب ہے کہ نماز کے آخر وقت مستحب تک تاخیر کرے یعنی عصر و مغرب و عشاء میں اتنی دیر نہ کرے کہ وقتِ کراہت آجائے۔ اگر تاخیر نہ کی اور تیمّم کر کے پڑھ لی تو ہوگئی۔

(۳) اتنی سردی ہو کہ نہانے سے مرجانے یا بیمار ہونے کا قوی اندیشہ ہو اور لحاف وغیرہ کوئی ایسی چیز اس کے پاس نہیں جسے نہانے کے بعد اوڑھے اور سردی کے ضرر سے بچے نہ آگ ہے جسے تاپ سکے تو تیمّم جائز ہے۔

(۴) دشمن کا خوف کہ اگر اس نے دیکھ لیا تو مار ڈالے گا یا مال چھین لے گا یا اس غریب نادار کا قرض خواہ ہے کہ اسے قید

---

1 ...... "الدرالمختار" و"ردالمحتار"، کتاب الطهارة، باب التيمم، مطلب في الفرق بين الظن وغلبة الظن، ج١، ص٤٦٧.

2 ...... "الفتاوى الهندية"، کتاب الطهارة، الباب الرابع، الفصل الأول، ج١، ص٢٩.

و "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطهارة، باب التيمم، مطلب في الفرق... إلخ، ج١، ص٤٦٨، ٤٧٢.

3 ...... "الفتاوى الهندية"، المرجع السابق، و"خلاصة الفتاوى"، کتاب الطهارات، ج١، ص٣٣.

کرادے گا یا اس طرف سانپ ہے وہ کاٹ کھائے گا یا شیر ہے کہ پھاڑ کھائے گا یا کوئی بدکار شخص ہے اور یہ عورت یا امرد ہے جس کو اپنی بے آبروئی کا گمان صحیح ہے تو تیمّم جائز ہے۔[1]

مسئلہ ۱۶: اگر ایسا دشمن ہے کہ ویسے اس سے کچھ نہ بولے گا مگر کہتا ہے کہ وُضو کے لیے پانی لوگے تو مار ڈالوں گا یا قید کرادوں گا تو اس صورت میں حکم یہ ہے کہ تیمّم کرکے نماز پڑھ لے پھر جب موقع ملے توؤضو کرکے اعادہ کرلے۔[2]

مسئلہ ۱۷: قیدی کو قید خانہ والے وُضو نہ کرنے دیں تو تیمّم کرکے پڑھ لے اور اعادہ کرے اور اگر وہ دشمن یا قید خانہ والے نماز بھی نہ پڑھنے دیں تو اشارہ سے پڑھے پھر اعادہ کرے۔[3]

(۵) جنگل میں ڈول رسی نہیں کہ پانی بھرے تو تیمّم جائز ہے۔[4]

مسئلہ ۱۸: اگر ہمراہی کے پاس ڈول رسّی ہے وہ کہتا ہے کہ ٹھہر جا میں پانی بھر کر فارغ ہو کر تجھے دونگا تو مستحب ہے کہ انتظار کرے اور اگر انتظار نہ کیا اور تیمّم کرکے پڑھ لی ہوگئی۔[5]

مسئلہ ۱۹: رسّی چھوٹی ہے کہ پانی تک نہیں پہنچتی مگر اس کے پاس کوئی کپڑا (رومال، عمامہ، دوپٹا وغیرہ) ایسا ہے کہ اس کے جوڑنے سے پانی مل جائے گا تو تیمّم جائز نہیں۔[6]

(۶) پیاس کا خوف یعنی اس کے پاس پانی ہے مگر وُضو یا غُسل کے صرف میں لائے تو خود یا دوسرا مسلمان یا اپنا یا اس کا جانور اگرچہ وہ کتا جس کا پالنا جائز ہے پیاسا رہ جائے گا اور اپنی یا ان میں کسی کی پیاس خواہ فی الحال موجود ہو یا آئندہ اس کا صحیح اندیشہ ہو کہ وہ راہ ایسی ہے کہ دور تک پانی کا پتا نہیں تو تیمّم جائز ہے۔[7]

مسئلہ ۲۰: پانی موجود ہے مگر آٹا گوندھنے کی ضرورت ہے جب بھی تیمّم جائز ہے شوربے کی ضرورت کے لیے جائز نہیں۔[8]

مسئلہ ۲۱: بدن یا کپڑا اس قدر نجس ہے جو مانع جوازِ نماز ہے اور پانی صرف اتنا ہے کہ چاہے وُضو کرے یا اُس کو پاک

1 ...... "الدرالمختار" و"ردالمحتار"، كتاب الطهارة، باب التيمم، ج١، ص٤٤٤.

2 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الرابع في التيمم، الفصل الأول، ج١، ص٢٨.

3 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الرابع في التيمم، الفصل الأول، ج١، ص٢٨.

4 ...... المرجع السابق. 5 ...... المرجع السابق. 6 ...... المرجع السابق.

7 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الرابع في التيمم، الفصل الأول، ج١، ص٢٨.
و"الدرالمختار"، كتاب الطهارة، باب التيمم، ج١، ص٤٤٥.

8 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الرابع في التيمم، الفصل الأول، ج١، ص٢٨.

کرلے دونوں کام نہیں ہو سکتے تو پانی سے اس کو پاک کرلے پھر تیمّم کرے اور اگر پہلے تیمّم کرلیا اس کے بعد پاک کیا تو اب پھر تیمّم کرے کہ پہلا تیمّم نہ ہوا۔[1]

مسئلہ ۲۲: مسافر کوراہ میں کہیں رکھا ہوا پانی ملا تو اگر کوئی وہاں ہے تو اس سے دریافت کرلے اگر وہ کہے کہ صرف پینے کے لیے ہے تو تیمّم کرے وُضو جائز نہیں چاہے کتنا ہی ہو اور اگر اس نے کہا کہ پینے کے لیے بھی ہے اور وُضو کے لیے بھی تو تیمّم جائز نہیں اور اگر کوئی ایسا نہیں جو بتا سکے اور پانی تھوڑا ہو تو تیمّم کرے اور زِیادہ ہو تو وُضو کرے۔[2]

(۷) پانی گراں ہونا یعنی وہاں کے حساب سے جو قیمت ہونی چاہیے اس سے دو چند مانگتا ہے تو تیمّم جائز ہے اور اگر قیمت میں اتنا فرق نہیں تو تیمّم جائز نہیں۔[3]

مسئلہ ۲۳: پانی مول ملتا ہے اور اس کے پاس حاجتِ ضروریہ سے زِیادہ دام نہیں تو تیمّم جائز ہے۔[4]

(۸) یہ گمان کہ پانی تلاش کرنے میں قافلہ نظروں سے غائب ہو جائے گا یا ریل چھوٹ جائے گی۔[5]

(۹) یہ گمان کہ وُضو یا غُسل کرنے میں عیدین کی نماز جاتی رہے گی خواہ یوں کہ امام پڑھ کر فارغ ہو جائے گا یا زوال کا وقت آجائے گا دونوں صورتوں میں تیمّم جائز ہے۔[6]

مسئلہ ۲۴: وُضو کرکے عیدین کی نماز پڑھ رہا تھا اثنائے نماز میں بے وُضو ہو گیا اور وُضو کرے گا تو وقت جاتا رہے گا یا جماعت ہو چکے گی تو تیمّم کرکے نماز پڑھ لے۔[7]

مسئلہ ۲۵: گہن کی نماز کے لیے بھی تیمّم جائز ہے جب کہ وُضو کرنے میں گہن کھل جانے یا جماعت ہو جانے کا اندیشہ ہو۔[8]

---

1 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الرابع في التيمم، الفصل الثاني، ج۱، ص۲۹.

2 ...... "الفتاوی الخانية"، كتاب الطهارة، باب التيمم، ج۱، ص۲۹.

3 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الرابع في التيمم، الفصل الأول، ج۱، ص۲۹.
و "الفتاوی الرضوية"، ج۳، ص٤١٤.

4 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الرابع في التيمم، الفصل الأول، ج۱، ص۲۹.

5 ...... "البحر الرائق"، كتاب الطهارة، باب التيمم، ج۱، ص۲٤۳،
و "الفتاوی الرضوية"، ج۳، ص٤١٧.

6 ...... "الدرالمختار" و"ردالمحتار"، كتاب الطهارة، باب التيمم، ج۱، ص٤٥٦.

7 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الرابع في التيمم، الفصل الثالث، ج۱، ص۳۱.

8 ...... "الدرالمختار" و"ردالمحتار"، كتاب الطهارة، باب التيمم، ج۱، ص٤٥٧.

مسئلہ ۲۶: وُضو میں مشغول ہوگا تو ظہر یا مغرب یا عشاء یا جمعہ کی پچھلی سُنّتوں کا یا نماز چاشت[1] کا وقت جاتا رہے گا تو تیمّم کر کے پڑھ لے۔[2]

(۱۰) غیر ولی کو نماز جنازہ فوت ہو جانے کا خوف ہو تو تیمّم جائز ہے ولی کو نہیں کہ اس کا لوگ انتظار کریں گے اور لوگ بے اس کی اجازت کے پڑھ بھی لیں تو یہ دوبارہ پڑھ سکتا ہے۔[3]

مسئلہ ۲۷: ولی نے جس کو نماز پڑھانے کی اجازت دی ہو اسے تیمّم جائز نہیں اور ولی کو اس صورت میں اگر نماز فوت ہونے کا خوف ہو تو تیمّم جائز ہے۔ یوہیں اگر دوسرا ولی اس سے بڑھ کر موجود ہے تو اس کے لیے تیمّم جائز ہے۔ خوف فوت کے یہ معنی ہیں کہ چاروں تکبیریں جاتی رہنے کا اندیشہ ہو اور اگر یہ معلوم ہو کہ ایک تکبیر بھی مل جائے گی تو تیمّم جائز نہیں۔[4]

مسئلہ ۲۸: ایک جنازہ کے لیے تیمّم کیا اور نماز پڑھی پھر دوسرا جنازہ آیا اگر درمیان میں اتنا وقت ملا کہ وُضو کرتا تو کر لیتا مگر نہ کیا اور اب وُضو کرے تو نماز ہو چکے گی تو اس کے لیے اب دوبارہ تیمّم کرے اور اگر اتنا وقفہ نہ ہو کہ وُضو کر سکے تو وہی پہلا تیمّم کافی ہے۔[5]

مسئلہ ۲۹: سلام کا جواب دینے یا درود شریف وغیرہ وظائف پڑھنے یا سونے یا بے وُضو کو مسجد میں جانے یا زبانی قرآن پڑھنے کے لیے تیمّم جائز ہے اگرچہ پانی پر قدرت ہو۔

مسئلہ ۳۰: جس پر نہانا فرض ہے اسے بغیر ضرورت مسجد میں جانے کے لیے تیمّم جائز نہیں ہاں اگر مجبوری ہو جیسے ڈول رسّی مسجد میں ہو اور کوئی ایسا نہیں جو لا دے تو تیمّم کر کے جائے اور جلد سے جلد لے کر نکل آئے۔[6]

---

1 ...... مجدّدِ اعظم اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فرماتے ہیں: ''پانی نہ ہونے کی حالت میں بے وضو نے مسجد میں ذکر کے لیے بیٹھنے بلکہ مسجد میں سونے کے لیے (کہ سرے سے عبادت ہی نہیں) یا پانی ہوتے ہوئے سجدۂ تلاوت یا سجدۂ شکر یا مسِ مصحف یا باوجود وسعت وقت نمازِ پنجگانہ یا جمعہ یا جنب نے تلاوت قرآن کے لیے تیمّم کیا لغو و باطل و ناجائز ہوگا کہ ان میں سے کوئی بے بدل فوت نہ ہوتا تھا، یونہی ہماری تحقیق پر تہجد یا **چاشت یا چاند گہن کی نماز** کے لیے، اگرچہ اُن کا وقت جاتا ہو کہ یہ نفل ہیں سنّتِ مؤکدہ نہیں تو باوجودِ آب (یعنی پانی کی موجودگی میں) زیارتِ قبور یا عیادتِ مریض یا سونے کے لیے تیمّم بدرجۂ اَولیٰ لغو ہے۔'' ("الفتاوی الرضویة"، ج۳، ص۵۵۷).

2 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطهارة، باب التیمم، ج۱، ص۴۵۷.

3 ...... "الفتاوی الهندیة"، کتاب الطهارة، الباب الرابع في التیمم، الفصل الثالث، ج۱، ص۳۱.

4 ...... المرجع السابق، وغیرہ.

5 ...... المرجع السابق.

6 ...... "الفتاوی الرضویة"، ج۱، ص۷۹۱.

مسئلہ ۳۱: مسجد میں سویا تھا اور نہانے کی ضرورت ہوگئی تو آنکھ کھلتے ہی جہاں سویا تھا وہیں فوراً تیمّم کر کے نکل آئے[1] تاخیر حرام ہے۔[2]

مسئلہ ۳۲: قرآن مجید چھونے کے لیے یا سجدۂ تلاوت یا سجدۂ شکر کے لیے تیمّم جائز نہیں جب کہ پانی پر قدرت ہو۔[3]

مسئلہ ۳۳: وقت اتنا تنگ ہوگیا کہ وُضو یا غُسل کرے گا تو نماز قضا ہوجائے گی تو چاہیے کہ تیمّم کر کے نماز پڑھ لے پھر وُضو یا غُسل کر کے اعادہ کرنا لازم ہے۔[4]

مسئلہ ۳۴: عورت حَیض ونِفاس سے پاک ہوئی اور پانی پر قادر نہیں تو تیمّم کرے۔[5]

مسئلہ ۳۵: مُردے کو اگر غُسل نہ دے سکیں خواہ اس وجہ سے کہ پانی نہیں یا اس وجہ سے کہ اُس کے بدن کو ہاتھ لگانا جائز نہیں جیسے اجنبی عورت یا اپنی عورت کہ مرنے کے بعد اسے چھو نہیں سکتا تو اسے تیمّم کرایا جائے، غیر محرم کو اگر چہ شوہر ہو عورت کو تیمّم کرانے میں کپڑا حائل ہونا چاہیے۔[6]

مسئلہ ۳۶: جنب اور حائض اور میّت اور بے وُضو یہ سب ایک جگہ ہیں اور کسی نے اتنا پانی جو غُسل کے لیے کافی ہے لا کر کہا جو چاہے خرچ کرے تو بہتر یہ ہے کہ جنب اس سے نہائے اور مردے کو تیمّم کرایا جائے اور دوسرے بھی تیمّم کریں اور اگر کہا کہ اس میں تم سب کا حصہ ہے اور ہر ایک کو اس میں اتنا حصہ ملا جو اس کے کام کے لیے پورا نہیں تو چاہیے کہ مُردے کے غُسل کے لیے اپنا اپنا حصہ دے دیں اور سب تیمّم کریں۔[7]

مسئلہ ۳۷: دو شخص باپ بیٹے ہیں اور کسی نے اتنا پانی دیا کہ اس سے ایک کا وُضو ہوسکتا ہے تو وہ پانی باپ کے صرف

---

1 ...... ہاں جو شخص عین کنارۂ مسجد میں ہو کہ پہلے ہی قدم میں خارج ہو جائے جیسے دروازے یا حُجرے یا زمین پیشِ حجرہ (یعنی حجرہ کے سامنے والی زمین) کے متصل سوتا تھا اور احتلام ہوا یا جنابت یاد نہ رہی اور مسجد میں ایک ہی قدم رکھا تھا، ان صورتوں میں فوراً ایک قدم رکھ کر باہر ہوجائے کہ اس خروج (یعنی نکلنے میں) میں مرور في المسجد (یعنی مسجد میں چلنا) نہ ہوگا اور جب تک تیمّم پُورا نہ ہو بحالِ جنابت (یعنی جنابت کی حالت میں) مسجد میں ٹھہرنا رہے گا۔("الفتاوی الرضویة"، ج۳، ص ٤٨٠).

2 ...... "الفتاوی الرضویة"، ج۳، ص٤٧٩ .

3 ...... "الفتاوی الرضویة"، ج۳، ص٣٠٥ .

4 ...... المرجع السابق، ص٣١٠ .

5 ...... "الدرالمختار" و"ردالمحتار"، کتاب الطهارة، باب التیمم، ج١، ص٤٤٩ .

6 ...... "الدرالمختار" و"ردالمحتار"، کتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب في قراءة عند المیت، ج٣، ص١٠٥، ١١٠ .

7 ...... "الدرالمختار" و"ردالمحتار"، کتاب الطهارة، باب التیمم، ج١، ص٤٧٤ .

میں آنا چاہیے۔[1]

مسئلہ ۳۸: اگر کوئی ایسی جگہ ہے کہ نہ پانی ملتا ہے نہ پاک مٹی کہ تیمّم کرے تو اسے چاہیے کہ وقت نماز میں نماز کی سی صورت بنائے یعنی تمام حرکات نماز بلانیّت نماز بجالائے۔

مسئلہ ۳۹: کوئی ایسا ہے کہ وُضو کرتا تو پیشاب کے قطرے ٹپکتے ہیں اور تیمّم کرے تو نہیں تو اسے لازم ہے کہ تیمّم کرے۔[2]

مسئلہ ۴۰: اتنا پانی ملا جس سے وُضو ہوسکتا ہے اور اسے نہانے کی ضرورت ہے تو اس پانی سے وُضو کر لینا چاہیے اور غُسل کے لیے تیمّم کرے۔[3]

مسئلہ ۴۱: تیمّم کا طریقہ یہ ہے کہ دونوں ہاتھ کی انگلیاں کشادہ کر کے کسی ایسی چیز پر جو زمین کی قسم سے ہو مار کر لوٹ لیں اور زیادہ گرد لگ جائے تو جھاڑ لیں اور اس سے سارے مونھ کا مسح کریں پھر دوسری مرتبہ یوہیں کریں اور دونوں ہاتھوں کا ناخن سے کہنیوں سمیت مسح کریں۔[4]

مسئلہ ۴۲: وُضو اور غُسل دونوں کا تیمّم ایک ہی طرح ہے۔[5]

مسئلہ ۴۳: تیمّم میں تین فرض ہیں:

(۱) نیّت: اگر کسی نے ہاتھ مٹی پر مار کر مونھ اور ہاتھوں پر پھیر لیا اور نیّت نہ کی تیمّم نہ ہوگا۔[6]

مسئلہ ۴۴: کافر نے اسلام لانے کے لیے تیمّم کیا اس سے نماز جائز نہیں کہ وہ اس وقت نیّت کا اہل نہ تھا بلکہ اگر قدرت پانی پر نہ ہو تو سرے سے تیمّم کرے۔[7]

مسئلہ ۴۵: نماز اس تیمّم سے جائز ہوگی جو پاک ہونے کی نیّت یا کسی ایسی عبادت مقصودہ کے لیے کیا گیا ہو جو بلاطہارت جائز نہ ہو تو اگر مسجد میں جانے یا نکلنے یا قرآن مجید چھونے یا اذان و اقامت (یہ سب عبادت مقصودہ نہیں) یا سلام کرنے یا سلام کا جواب دینے یا زیارت قبور یا دفن میت یا بے وُضو نے قرآن مجید پڑھنے (ان سب کے لیے طہارت شرط نہیں)

1 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب ا لطهارة، الباب الرابع في التيمم، الفصل الثالث، ج١، ص٣٠.
2 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الرابع في التيمم، الفصل الثالث، ج١، ص٣١.
3 ...... "الفتاوی التاتارخانية"، كتاب الطهارة، الفصل الخامس في التيمم، ج١، ص٢٥٥.
4 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الرابع في التيمم، الفصل الثالث، ج١، ص٣٠.
5 ...... "الجوهرة النيرة"، كتاب الطهارة، باب التيمم، ص٢٨.
6 ...... "الفتاوی الرضوية"، ج٣، ص٣٧٣.
7 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الرابع في التيمم، الفصل الأول، ج١، ص٢٦.

کے لیے تیمّم کیا ہو تو اس سے نماز جائز نہیں بلکہ جس کے لیے کیا گیا اس کے سوا کوئی عبادت بھی جائز نہیں۔[1]

مسئلہ ۴۶: جنب نے قرآن مجید پڑھنے کے لیے تیمّم کیا ہو تو اس سے نماز پڑھ سکتا ہے سجدۂ شکر کی نیّت سے جو تیمّم کیا ہو اس سے نماز نہ ہوگی۔

مسئلہ ۴۷: دوسرے کو تیمّم کا طریقہ بتانے کے لیے جو تیمّم کیا اس سے بھی نماز جائز نہیں۔[2]

مسئلہ ۴۸: نماز جنازہ یا عیدین یا سنتوں کے لیے اس غرض سے تیمّم کیا ہو کہ وُضو میں مشغول ہوگا تو یہ نمازیں فوت ہو جائیں گی تو اس تیمّم سے اس خاص نماز کے سوا کوئی دوسری نماز جائز نہیں۔[3]

مسئلہ ۴۹: نماز جنازہ یا عیدین کے لیے تیمّم اس وجہ سے کیا کہ بیمار تھا یا پانی موجود نہ تھا تو اس سے فرض نماز اور دیگر عبادتیں سب جائز ہیں۔

مسئلہ ۵۰: سجدۂ تلاوت کے تیمّم سے بھی نمازیں جائز ہیں۔[4]

مسئلہ ۵۱: جس پر نہانا فرض ہے اسے یہ ضرور نہیں کہ غُسل اور وُضو دونوں کے لیے دو تیمّم کرے بلکہ ایک ہی میں دونوں کی نیّت کرلے دونوں ہو جائیں گے اور اگر صرف غُسل یا وُضو کی نیّت کی جب بھی کافی ہے۔

مسئلہ ۵۲: بیمار یا بے دست و پا اپنے آپ تیمّم نہیں کرسکتا تو اسے کوئی دوسرا شخص تیمّم کرادے اور اس وقت تیمّم کرانے والے کی نیّت کا اعتبار نہیں بلکہ اس کی نیّت چاہیے جسے کرایا جارہا ہے۔[5]

(۲) سارے مونھ پر ہاتھ پھیرنا: اس طرح کہ کوئی حصہ باقی رہ نہ جائے اگر بال برابر بھی کوئی جگہ رہ گئی تیمّم نہ ہوا۔[6]

مسئلہ ۵۳: داڑھی اور مونچھوں اور بھووں کے بالوں پر ہاتھ پھر جانا ضروری ہے۔ مونھ کہاں سے کہاں تک ہے اس کو ہم نے وُضو میں بیان کردیا بھوؤں کے نیچے اور آنکھوں کے اوپر جو جگہ ہے اور ناک کے حصۂ زیریں کا خیال رکھیں کہ اگر خیال نہ رکھیں گے تو ان پر ہاتھ نہ پھرے گا اور تیمّم نہ ہوگا۔[7]

1...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الرابع في التيمم، الفصل الأول، ج١، ص٢٦.

2...... المرجع السابق. 3...... "الدرالمختار" و"ردالمحتار"، كتاب الطهارة، باب التيمم، ج١، ص٤٥٥،٤٥٨.

4...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الرابع في التيمم، الفصل الأول، ج١، ص٢٦.

5...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الرابع في التيمم، الفصل الأول، ج١، ص٢٦.

6...... "الدرالمختار"، كتاب الطهارة، باب التيمم، ج١، ص ٤٤٨.

7...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الرابع في التيمم، الفصل الأول، ج١، ص٢٦.

مسئلہ ۵۴: عورت ناک میں پھول پہنے ہو تو نکال لے ورنہ پھول کی جگہ باقی رہ جائے گی اور نَتھ پہنے ہو جب بھی خیال رکھے کہ نَتھ کی وجہ سے کوئی جگہ باقی تو نہیں رہی۔

مسئلہ ۵۵: نتھنوں کے اندر مسح کرنا کچھ درکار نہیں۔

مسئلہ ۵۶: ہونٹ کا وہ حصہ جو عادۃً مونھ بند ہونے کی حالت میں دکھائی دیتا ہے اس پر بھی مسح ہو جانا ضروری ہے تو اگر کسی نے ہاتھ پھیرتے وقت ہونٹوں کو زور سے دبا لیا کہ کچھ حصہ باقی رہ گیا تیمّم نہ ہوا۔ یوہیں اگر زور سے آنکھیں بند کرلیں جب بھی تیمّم نہ ہوگا۔

مسئلہ ۵۷: مونچھ کے بال اتنے بڑھ گئے کہ ہونٹ چھپ گیا تو ان بالوں کو اٹھا کر ہونٹ پر ہاتھ پھیرے، بالوں پر ہاتھ پھیرنا کافی نہیں۔

(۳) دونوں ہاتھ کا کُہنیوں سمیت مسح کرنا: اس میں بھی یہ خیال رہے کہ ذرّہ برابر باقی نہ رہے ورنہ تیمّم نہ ہوگا۔

مسئلہ ۵۸: انگوٹھی چھلّے پہنے ہو تو انھیں اتار کر ان کے نیچے ہاتھ پھیرنا فرض ہے۔[1] عورتوں کو اس میں بہت اِحتیاط کی ضرورت ہے۔ کنگن چوڑیاں جتنے زیور ہاتھ میں پہنے ہو سب کو ہٹا کر یا اتار کر جلد کے ہر حصہ پر ہاتھ پہنچائے اس کی احتیاطیں وُضو سے بڑھ کر ہیں۔

مسئلہ ۵۹: تیمّم میں سر اور پاؤں کا مسح نہیں۔

مسئلہ ۶۰: ایک ہی مرتبہ ہاتھ مار کر مونھ اور ہاتھوں پر مسح کرلیا تیمّم نہ ہوا ہاں اگر ایک ہاتھ سے سارے مونھ کا مسح کیا اور دوسرے سے ایک ہاتھ کا اور ایک ہاتھ جو بچ رہا اُس کے لیے پھر ہاتھ مارا اور اس پر مسح کرلیا تو ہو گیا مگر خلافِ سنّت ہے۔[2]

مسئلہ ۶۱: جس کے دونوں ہاتھ یا ایک پہنچے سے کٹا ہو تو کُہنیوں تک جتنا باقی رہ گیا اُس پر مسح کرے اور اگر کُہنیوں سے اوپر تک کٹ گیا تو اسے بقیہ ہاتھ پر مسح کرنے کی ضرورت نہیں پھر بھی اگر اس جگہ پر جہاں سے کٹ گیا ہے مسح کرلے تو بہتر ہے۔[3]

مسئلہ ۶۲: کوئی لُنجھا ہے یا اس کے دونوں ہاتھ کٹے ہیں اور کوئی ایسا نہیں جو اسے تیمّم کرا دے تو وہ اپنے ہاتھ اور رخسار جہاں تک ممکن ہو زمین یا دیوار سے مس کرے اور نماز پڑھے مگر وہ ایسی حالت میں امامت نہیں کرسکتا۔ ہاں اس جیسا کوئی

---

1 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الرابع في التيمم، الفصل الأول، ج١، ص٢٦.

2 ...... المرجع السابق.

3 ...... المرجع السابق.

اور بھی ہے تو اس کی امامت کرسکتا ہے۔ [1]

مسئلہ ۶۳: تیمّم کے ارادے سے زمین پر لوٹا اور مونھ اور ہاتھوں پر جہاں تک ضرور ہے ہر ذرّہ پر گرد لگ گئی تو ہو گیا ورنہ نہیں اور اس صورت میں مونھ اور ہاتھوں پر ہاتھ پھیر لینا چاہیے۔ [2]

تیمّم کی سنتیں

(۱) بسم اللہ کہنا۔

(۲) ہاتھوں کو زمین پر مارنا۔

(۳) انگلیاں کھلی ہوئی رکھنا۔

(۴) ہاتھوں کو جھاڑ لینا یعنی ایک ہاتھ کے انگوٹھے کی جڑ کو دوسرے ہاتھ کے انگوٹھے کی جڑ پر مارنا نہ اس طرح کہ تالی کی سی آواز نکلے۔

(۵) زمین پر ہاتھ مار کر لوٹ دینا۔

(۶) پہلے مونھ پھر ہاتھ کا مسح کرنا۔

(۷) دونوں کا مسح پے در پے ہونا۔

(۸) پہلے داہنے ہاتھ پھر بائیں کا مسح کرنا۔

(۹) داڑھی کا خلال کرنا اور

(۱۰) انگلیوں کا خلال جب کہ غبار پہنچ گیا ہو اور اگر غبار نہ پہنچا مثلاً پتھر وغیرہ کسی ایسی چیز پر ہاتھ مارا جس پر غبار نہ ہو تو خلال فرض ہے۔ ہاتھوں کے مسح میں بہتر طریقہ یہ ہے کہ بائیں ہاتھ کے انگوٹھے کے علاوہ چار انگلیوں کا پیٹ داہنے ہاتھ کی پُشت پر رکھے اور انگلیوں کے سروں سے کہنی تک لے جائے اور پھر وہاں سے بائیں ہاتھ کی ہتھیلی سے دہنے کے پیٹ کو مس کرتا ہوا گٹے تک لائے اور بائیں انگوٹھے کے پیٹ سے دہنے انگوٹھے کی پُشت کا مسح کرے یوہیں داہنے ہاتھ سے بائیں کا مسح کرے اور ایک دم سے پوری ہتھیلی اور انگلیوں سے مسح کرلیا تیمّم ہو گیا خواہ کہنی سے انگلیوں کی طرف لایا یا انگلیوں سے کہنی کی طرف لے گیا مگر پہلی

---

1 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الرابع في التيمم، الفصل الأول، ج١، ص٢٦، وغيره.

2 ...... المرجع السابق.

صورت میں خلاف سنّت ہوا۔[1]

مسئلہ ا: اگر مسح کرنے میں صرف تین انگلیاں کام میں لایا جب بھی ہو گیا اور اگر ایک یا دو سے مسح کیا تیمّم نہ ہوا اگرچہ تمام عُضْو پر ان کو پھیر لیا ہو۔

مسئلہ ۲: تیمّم ہوتے ہوئے دوبارہ تیمّم نہ کرے۔[2]

مسئلہ ۳: خلال کے لیے ہاتھ مارنا ضروری نہیں۔[3]

کس چیز سے تیمّم جائز ہے اور کس سے نہیں

مسئلہ ا: تیمّم اسی چیز سے ہوسکتا ہے جو جنس زمین سے ہو اور جو چیز زمین کی جنس سے نہیں اس سے تیمّم جائز نہیں۔[4]

مسئلہ ۲: جس مٹی سے تیمّم کیا جائے اس کا پاک ہونا ضروری ہے یعنی نہ اس پر کسی نجاست کا اثر ہو نہ یہ ہو کہ محض خشک ہونے سے اثرِ نَجاست جاتا رہا ہو۔[5]

مسئلہ ۳: جس چیز پر نجاست گری اور سُوکھ گئی اس سے تیمّم نہیں کر سکتے اگرچہ نجاست کا اثر باقی نہ ہو البتہ نماز اس پر پڑھ سکتے ہیں۔[6]

مسئلہ ۴: یہ وہم کہ کبھی نجس ہوئی ہوگی فضول ہے اس کا اعتبار نہیں۔

مسئلہ ۵: جو چیز آگ سے جل کر نہ راکھ ہوتی ہے نہ پگھلتی ہے نہ نَرم ہوتی ہے وہ زمین کی جنس سے ہے اس سے تیمّم جائز ہے۔ ریتا، چونا، سرمہ، ہرتال، گندھک، مردہ سنگ، گیرو، پتھر، زبرجد، فیروزہ، عقیق، زمرد وغیرہ جواہر سے تیمّم جائز ہے اگرچہ ان پر غبار نہ ہو۔[7]

---

1 ...... "الدرالمختار" و"ردالمحتار"، كتاب الطهارة، باب التيمم، ج١، ص٤٣٧-٤٣٩.
و "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الرابع في التيمم، الفصل الثالث، ج١، ص٣٠، وغيره.

2 ...... "الفتاوى الرضوية"، ج٣، ص٣٧٦.

3 ...... "البحر الرائق"، كتاب الطهارة، باب التيمم، ج١، ص٢٥٣.

4 ...... "خلاصة الفتاوى"، كتاب الطهارات، الفصل الخامس في التيمم، ج١، ص٣٥.

5 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الرابع في التيمم، الفصل الأول، ج١، ص٢٦.

6 ...... المرجع السابق، ص٢٧،وغيره.

7 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الرابع في التيمم، الفصل الأول، ج١، ص٢٦-٢٧.

مسئلہ ۶: پکّی اینٹ چینی یا مٹی کے برتن سے جس پر کسی ایسی چیز کی رنگت ہو جو جنس زمین سے ہے۔ جیسے گیرو[1] کھریا[2] مٹی یا وہ چیز جس کی رنگت جنس زمین سے تو نہیں مگر برتن پر اس کا جرم نہ ہو تو ان دونوں صورتوں میں اس سے تیمّم جائز ہے اور اگر جنس زمین سے نہ ہو اور اس کا جرم برتن پر ہو تو جائز نہیں۔

مسئلہ ۷: شورہ جو ہنوز پانی میں ڈال کر صاف نہ کیا گیا ہو اس سے تیمّم جائز ہے ورنہ نہیں۔[3]

مسئلہ ۸: جو نمک پانی سے بنتا ہے اس سے تیمّم جائز نہیں اور جو کان سے نکلتا ہے جیسے سیندھا نمک اس سے جائز ہے۔[4]

مسئلہ ۹: جو چیز آگ سے جل کر راکھ ہو جاتی ہو جیسے لکڑی، گھاس وغیرہ یا پگھل جاتی یا نَرم ہو جاتی ہو جیسے چاندی، سونا، تانبا، پیتل، لوہا وغیرہ دھاتیں وہ زمین کی جنس سے نہیں اس سے تیمّم جائز نہیں۔ ہاں یہ دھاتیں اگر کان سے نکال کر پگھلائی نہ گئیں کہ ان پر مٹی کے اجزا ہنوز باقی ہیں تو ان سے تیمّم جائز ہے اور اگر پگھلا کر صاف کر لی گئیں اور ان پر اتنا غبار ہے کہ ہاتھ مارنے سے اس کا اثر ہاتھ میں ظاہر ہوتا ہے تو اس غبار سے تیمّم جائز ہے، ورنہ نہیں۔[5]

مسئلہ ۱۰: غلہ، گیہوں، جو وغیرہ اور لکڑی یا گھاس اور شیشہ پر غبار ہو تو اس غبار سے تیمّم جائز ہے جب کہ اتنا ہو کہ ہاتھ میں لگ جاتا ہو ورنہ نہیں۔[6]

مسئلہ ۱۱: مشک وعنبر، کافور، لوبان سے تیمّم جائز نہیں۔[7]

مسئلہ ۱۲: موتی اور سیپ اور گھونگے سے تیمّم جائز نہیں اگرچہ پسے ہوں اور ان چیزوں کے چُونے سے بھی ناجائز۔[8]

مسئلہ ۱۳: راکھ اور سونے چاندی فولاد وغیرہ کے کشتوں سے بھی جائز نہیں۔[9]

مسئلہ ۱۴: زمین یا پتھر جل کر سیاہ ہو جائے اس سے تیمّم جائز ہے یوہیں اگر پتھر جل کر راکھ ہو جائے اس سے بھی جائز ہے۔[10]

1...... ایک قسم کی لال مٹی۔ 2...... ایک قسم کی سفید مٹی۔

3...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الرابع في التيمم، الفصل الأول، ج۱، ص۲٦.

4...... المرجع السابق، ص۲۷. 5...... المرجع السابق.

6...... المرجع السابق. 7...... المرجع السابق.

8...... "الفتاوی الرضوية"، ج۳، ص٦٥٧. 9...... المرجع السابق، ص٦٥٦.

10...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الرابع في التيمم، الفصل الأول، ج۱، ص۲۷، وغيره.

مسئلہ ۱۵: اگر خاک میں راکھ مل جائے اور خاک زِیادہ ہو تو تیمّم جائز ہے ورنہ نہیں۔ (1)

مسئلہ ۱۶: زرد، سرخ، سبز، سیاہ رنگ کی مٹی سے تیمّم جائز ہے (2) مگر جب رنگ چھوٹ کر ہاتھ مونھ کو رنگین کر دے تو بغیر ضرورت شدیدہ اس سے تیمّم کرنا جائز نہیں اور کرلیا تو ہوگیا۔

مسئلہ ۱۷: بھیگی مٹی سے تیمّم جائز ہے جب کہ مٹی غالب ہو۔ (3)

مسئلہ ۱۸: مسافر کا ایسی جگہ گزر ہوا کہ سب طرف کیچڑ ہی کیچڑ ہے اور پانی نہیں پاتا کہ وُضو یا غُسل کرے اور کپڑے میں بھی غبار نہیں تو اسے چاہیے کہ کپڑا کیچڑ میں سان کر سکھالے اور اس سے تیمّم کرے اور اگر وقت جاتا ہو تو مجبوری کو کیچڑ ہی سے تیمّم کرلے جب کہ مٹی غالب ہو۔ (4)

مسئلہ ۱۹: گدّے اور دری وغیرہ میں غبار ہے تو اس سے تیمّم کر سکتا ہے اگرچہ وہاں مٹی موجود ہو جب کہ غبار اتنا ہو کہ ہاتھ پھیرنے سے انگلیوں کا نشان بن جائے۔ (5)

مسئلہ ۲۰: نجس کپڑے میں غبار ہو اس سے تیمّم جائز نہیں ہاں اگر اس کے سُوکھنے کے بعد غبار پڑا تو جائز ہے۔ (6)

مسئلہ ۲۱: مکان بنانے یا گرانے میں یا کسی اور صورت سے مونھ اور ہاتھوں پر گرد پڑی اور تیمّم کی نیت سے مونھ اور ہاتھوں پر مسح کرلیا تیمّم ہوگیا۔ (7)

مسئلہ ۲۲: گچ کی دیوار پر تیمّم جائز ہے۔ (8)

مسئلہ ۲۳: مصنوعی مُردہ سنگ سے تیمّم جائز نہیں۔ (9)

مسئلہ ۲۴: مونگے یا اس کی راکھ سے تیمّم جائز نہیں۔ (10)

---

1 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الرابع في التيمم، الفصل الأول، ج١، ص٢٧.

2 ...... المرجع السابق. 3 ...... المرجع السابق.

4 ...... المرجع السابق.

5 ...... "الفتاوى الرضوية"، ج٣، ص٣٠٢.

6 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الرابع في التيمم، الفصل الأول، ج١، ص٢٧.

7 ...... المرجع السابق.

8 ...... "الدرالمختار"، كتاب الطهارة، باب التيمم، ج١، ص٤٥٣.

9 ...... "الفتاوى الرضوية"، ج٣، ص٦٥٤.

10 ...... "الدرالمختار"، كتاب الطهارة، باب التيمم، ج١، ص٤٥٢.

مرجان (یعنی مونگے) سے تیمّم کرنے کے بارے میں تفصیلی معلومات کے لیے فتاویٰ رضویہ، جلد 3 صَفْحہ 684 تا 688 ملاحظہ فرمائیے۔

مسئلہ ۲۵: جس جگہ سے ایک نے تیمّم کیا دوسرا بھی کرسکتا ہے یہ جو مشہور ہے کہ مسجد کی دیوار یا زمین سے تیمّم ناجائز یا مکروہ ہے غلط ہے۔[1]

مسئلہ ۲۶: تیمّم کے لیے ہاتھ زمین پر مارا اور مسح سے پہلے ہی تیمّم ٹوٹنے کا کوئی سبب پایا گیا تو اس سے تیمّم نہیں کرسکتا۔[2]

تیمّم کن چیزوں سے ٹوٹتا ہے

مسئلہ ۱: جن چیزوں سے وُضو ٹوٹتا ہے یا غُسل واجب ہوتا ہے ان سے تیمّم بھی جاتا رہے گا اور علاوہ ان کے پانی پر قادر ہونے سے بھی تیمّم ٹوٹ جائے گا۔[3]

مسئلہ ۲: مریض نے غُسل کا تیمّم کیا تھا اور اب اتنا تندرست ہوگیا کہ غُسل سے ضرر نہ پہنچے گا تیمّم جاتا رہا۔[4]

مسئلہ ۳: کسی نے غُسل اور وُضو دونوں کے لیے ایک ہی تیمّم کیا تھا پھر وُضو توڑنے والی کوئی چیز پائی گئی یا اتنا پانی پایا کہ جس سے صرف وُضو کرسکتا ہے یا بیمار تھا اور اب اتنا تندرست ہوگیا کہ وُضو نقصان نہ کرے گا اور غُسل سے ضرر ہوگا تو صرف وُضو کے حق میں تیمّم جاتا رہا غُسل کے حق میں باقی ہے۔[5]

مسئلہ ۴: جس حالت میں تیمّم ناجائز تھا اگر وہ بعد تیمّم پائی گئی تیمّم ٹوٹ گیا جیسے تیمّم والے کا ایسی جگہ گزر ہوا کہ وہاں سے ایک میل کے اندر پانی ہے تو تیمّم جاتا رہا۔ یہ ضرور نہیں کہ پانی کے پاس ہی پہنچ جائے۔

مسئلہ ۵: اتنا پانی ملا کہ وُضو کے لیے کافی نہیں ہے یعنی ایک مرتبہ مونھ اور ایک ایک مرتبہ دونوں ہاتھ پاؤں نہیں دھوسکتا تو وُضو کا تیمّم نہیں ٹوٹا اور اگر ایک ایک مرتبہ دھوسکتا ہے تو جاتا رہا۔ یوہیں غُسل کے تیمّم کرنے والے کو اتنا پانی ملا جس سے غُسل نہیں ہوسکتا تو تیمّم نہیں گیا۔[6]

---

1 ...... "منية المصلي"، بيان التيمم وطهارة الأرض، ص٥٨.
و "الفتاوى الرضوية"، ج٣، ص٧٣٨.

2 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الرابع في التيمم، الفصل الأول، ج١، ص٢٦.

3 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الرابع في التيمم، الفصل الثاني، ج١، ص٢٩.

4 ...... المرجع السابق.

5 ...... المرجع السابق.

6 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الرابع في التيمم، الفصل الثاني، ج١، ص٣٠.
و "الدر المختار" و "رد المحتار"، كتاب الطهارة، باب التيمم، ج١، ص٤٧٨.

مسئلہ ٦: ایسی جگہ گزرا کہ وہاں سے پانی قریب ہے مگر پانی کے پاس شیر یا سانپ یا دشمن ہے جس سے جان یا مال یا آبرو کا صحیح اندیشہ ہے یا قافلہ انتظار نہ کرے گا اور نظروں سے غائب ہو جائے گا یا سواری سے اتر نہیں سکتا جیسے ریل یا گھوڑا کہ اس کے روکے نہیں رُکتا یا گھوڑا ایسا ہے کہ اُترنے تو دے گا مگر پھر چڑھنے نہ دے گا یا یہ اتنا کمزور ہے کہ پھر چڑھ نہ سکے گا یا کوئیں میں پانی ہے اور اس کے پاس ڈول رسّی نہیں تو ان سب صورتوں میں تیمّم نہیں ٹوٹا۔[1]

مسئلہ ٧: پانی کے پاس سے سوتا ہوا گزرا تیمّم نہیں ٹوٹا۔[2] ہاں اگر تیمّم وُضو کا تھا اور نیند اس حد کی ہے جس سے وُضو جاتا رہے تو بیشک تیمّم جاتا رہا مگر نہ اس وجہ سے کہ پانی پر گزرا بلکہ سو جانے سے اور اگر اونگھتا ہوا پانی پر گزرا اور پانی کی اطلاع ہو گئی تو ٹوٹ گیا ورنہ نہیں۔

مسئلہ ٨: پانی پر گزرا اور اپنا تیمّم یاد نہیں جب بھی تیمّم جاتا رہا۔[3]

مسئلہ ٩: نماز پڑھتے میں گدھے یا خچر کا جھوٹا پانی دیکھا تو نماز پوری کرے پھر اس سے وُضو کرے پھر تیمّم کرے اور نماز لوٹائے۔

مسئلہ ١٠: نماز پڑھتا تھا اور دور سے ریتا چمکتا ہوا دکھائی دیا اور اُسے پانی سمجھ کر ایک قدم بھی چلا پھر معلوم ہوا ریتا ہے نماز فاسد ہوگئی مگر تیمّم نہ گیا۔

مسئلہ ١١: چند شخص تیمّم کیے ہوئے تھے کسی نے ان کے پاس ایک وُضو کے لائق پانی لا کر کہا جس کا جی چاہے اس سے وُضو کرلے سب کا تیمّم جاتا رہے گا اور اگر وہ سب نماز میں تھے تو نماز بھی سب کی گئی اور اگر یہ کہا کہ تم سب اس سے وُضو کرلو تو کسی کا بھی تیمّم نہ ٹوٹے گا۔[5] یوہیں اگر یہ کہا کہ میں نے تم سب کو اس پانی کا مالک کیا جب بھی تیمّم نہ گیا۔

مسئلہ ١٢: پانی نہ ملنے کی وجہ سے تیمّم کیا تھا اب پانی ملا تو ایسا بیمار ہو گیا کہ پانی نقصان کرے گا تو پہلا تیمّم جاتا رہا اب بیماری کی وجہ سے پھر تیمّم کرے یوہیں بیماری کی وجہ سے تیمّم کیا اب اچھا ہوا تو پانی نہیں ملتا جب بھی نیا تیمّم کرے۔[6]

---

1 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الرابع في التيمم، الفصل الثاني، ج١، ص٣٠، وغيره.

2 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الرابع في التيمم، الفصل الثاني، ج١، ص٣٠.

3 ...... المرجع السابق.

5 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الرابع في التيمم، الفصل الثاني، ج١، ص٣٠.

6 ...... المرجع السابق، ص٢٩۔ ٣٠.

مسئلہ ۱۳: کسی نے غُسل کیا مگر تھوڑا سا بدن سوکھا رہ گیا یعنی اس پر پانی نہ بہا اور پانی بھی نہیں کہ اسے دھولے اب غُسل کا تیمّم کیا پھر بے وُضو ہوا اور وُضو کا بھی تیمّم کیا پھر اسے اتنا پانی ملا کہ وُضو بھی کر لے اور وہ سوکھی جگہ بھی دھولے تو دونوں تیمّم وُضو اور غُسل کے جاتے رہے اور اگر اتنا پانی ملا کہ نہ اس سے وُضو ہوسکتا ہے نہ وہ جگہ دُھل سکتی ہے تو دونوں تیمّم باقی ہیں اور اس پانی کو اس خشک حصہ کے دھونے میں صرف کرے جتنا دُھل سکے اور اگر اتنا ملا کہ وُضو ہوسکتا ہے اور خشکی کے لیے کافی نہیں تو وُضو کا تیمّم جاتا رہا اس سے وُضو کرے اور اگر صرف خشک حصہ کو دھوسکتا ہے اور وُضو نہیں کر سکتا تو غُسل کا تیمّم جاتا رہا، وُضو کا باقی ہے اس پانی کو اس کے دھونے میں صرف کرے اور اگر ایک کر سکتا ہے چاہے وُضو کرے چاہے اسے دھولے تو غُسل کا تیمّم جاتا رہا اس سے اس جگہ کو دھولے اور وُضو کا تیمّم باقی ہے۔ (1)

مَوزوں پر مسح کا بیان

حدیث ۱: امام احمد و ابوداود نے مُغیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مَوزوں پر مسح کیا، میں نے عرض کی یارسول اللہ! حضور بھول گئے فرمایا: ''بلکہ تُو بھولا میرے رب عزوجل نے اسی کا حکم دیا۔'' (2)

حدیث ۲: دار قُطنی نے ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مسافر کو تین دن، تین راتیں اور مقیم کو ایک دن رات مَوزوں پر مسح کرنے کی اجازت دی، جب کہ طہارت کے ساتھ پہنے ہوں۔ (3)

حدیث ۳: ترمذی و نَسائی صَفوان بن عَسّال رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، جب ہم مسافر ہوتے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حکم فرماتے کہ تین دن راتیں ہم موزے نہ اتاریں مگر بوجہ جنابت کے، ولیکن پاخانہ اور پیشاب اور سونے کے بعد نہیں۔ (4)

حدیث ۴: ابوداود نے روایت کی کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں اگر دین اپنی رائے سے ہوتا تو موزے کا تَلا، بہ نسبت اوپر کے مسح میں بہتر ہوتا۔ (5)

---

1 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الرابع في التيمم، الفصل الثاني، ج۱، ص۲۹.

2 ...... "سنن أبي داود"، كتاب الطهارة، باب المسح على الخفين الحديث: ۱۵٦، ج۱، ص ۸٦.

3 ...... "سنن الدار قطني"، كتاب الطهارة، باب الرخصة في المسح على الخفين... إلخ، الحديث: ۷۳۷، ج۱، ص ۲۷۰.

4 ...... "جامع الترمذي"، أبواب الطهارة، باب المسح على الخفين للمسافر... إلخ، الحديث: ۹٦، ج۱، ص۱۵۳.

5 ...... "سنن أبي داود"، كتاب الطهارة، باب كيف المسح، الحديث: ۱٦۲، ج۱، ص ۸۸.

حدیث ۵: ابوداود و ترمذی راوی کہ مُغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ مَوزوں کی پُشت پر مسح فرماتے۔[1]

مَوزوں پر مسح کرنے کے مسائل

جو شخص موزہ پہنے ہوئے ہو وہ اگر وُضو میں بجائے پاؤں دھونے کے مسح کرے جائز ہے اور بہتر پاؤں دھونا ہے بشرطیکہ مسح جائز سمجھے۔ اور اس کے جواز میں بکثرت حدیثیں آئی ہیں جو قریب قریب تواتر کے ہیں، اسی لیے امام کرخی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں جو اس کو جائز نہ جانے اس کے کافر ہو جانے کا اندیشہ ہے۔ امام شیخ الاسلام فرماتے ہیں جو اسے جائز نہ مانے گمراہ ہے۔ ہمارے امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اہلسنّت و جماعت کی علامت دریافت کی گئی فرمایا:

تَفْضِيلُ الشَّيْخَيْنِ وَحُبُّ الْخَتَنَيْنِ وَمَسْحُ الْخُفَّيْنِ

یعنی حضرت امیر المومنین ابوبکر صدیق و امیر المومنین فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو تمام صحابہ سے بزرگ جاننا اور امیر المومنین عثمانِ غنی و امیر المومنین علی مرتضی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے محبت رکھنا اور مَوزوں پر مسح کرنا۔[2] اور ان تینوں باتوں کی تخصیص اس لیے فرمائی کہ حضرت کوفہ میں تشریف فرما تھے اور وہاں رافضیوں ہی کی کثرت تھی تو وہی علامات ارشاد فرمائیں جو ان کا رد ہیں۔ اس روایت کے یہ معنی نہیں کہ صرف ان تین باتوں کا پایا جانا سُنّی ہونے کے لیے کافی ہے۔ علامت شے میں پائی جاتی ہے، شے لازمِ علامت نہیں ہوتی جیسے حدیثِ صحیح بُخاری شریف میں وہابیہ کی علامت فرمائی:۔ ((سِيمَاهُمُ التَّحْلِيقُ)) ان کی علامت سر منڈانا ہے۔[3] اس کے یہ معنی نہیں کہ سر منڈانا ہی وہابی ہونے کے لیے کافی ہے اور امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میرے دل میں اس کے جواز پر کچھ خدشہ نہیں کہ اس میں چالیس صحابہ سے مجھ کو حدیثیں پہنچیں۔[4]

مسئلہ ۱: جس پر غُسل فرض ہے وہ مَوزوں پر مسح نہیں کرسکتا۔[5]

مسئلہ ۲: عورتیں بھی مسح کرسکتی ہیں[6] مسح کرنے کے لیے چند شرطیں ہیں:

---

1 ...... "جامع الترمذي"، أبواب الطهارة، باب ماجاء في المسح على الخفين ظاهرهما، الحديث: ۹۸، ج۱، ص۱۵۵.

2 ...... "غنية المتملي"، فصل في المسح على الخفين، ص۱۰٤.

3 ...... "صحيح البخاري"، كتاب التوحيد، باب قراءة الفاجر... إلخ، الحديث: ۷۵٦۲، ج٤، ص۵۹۹.

4 ...... "غنية المتملي"، فصل في المسح على الخفين، ص۱۰٤.

5 ...... "الدرالمختار"، كتاب الطهارة، باب المسح على الخفين، ج۱، ص٤۹۵.

6 ...... "الفتاوى الهندية"، الباب الخامس في المسح على الخفين، الفصل الثاني، ج۱، ص۳٦.

(۱) موزے ایسے ہوں کہ ٹخنے چھپ جائیں اس سے زِیادہ ہونے کی ضرورت نہیں اور اگر دو ایک اُنگل کم ہو جب بھی مسح درست ہے، ایڑی نہ کھلی ہو۔

(۲) پاؤں سے چپٹا ہو، کہ اس کو پہن کر آسانی کے ساتھ خوب چل پھر سکیں۔

(۳) چمڑے کا ہو یا صرف تلا چمڑے کا اور باقی کسی اور دبیز چیز کا جیسے کرمچ وغیرہ۔

مسئلہ ۳: ہندوستان میں جو عموماً سوتی یا اُونی موزے پہنے جاتے ہیں اُن پر مسح جائز نہیں ان کو اتار کر پاؤں دھونا فرض ہے۔[1]

(۴) وُضو کر کے پہنا ہو یعنی پہننے کے بعد اور حدث سے پہلے ایک ایسا وقت ہو کہ اس وقت میں وہ شخص باوُضو ہو خواہ پورا وُضو کر کے پہنے یا صرف پاؤں دھو کر پہنے بعد میں وُضو پورا کرلیا۔

مسئلہ ۴: اگر پاؤں دھو کر موزے پہن لیے اور حدث سے پہلے مونھ ہاتھ دھو لیے اور سر کا مسح کرلیا تو بھی مسح جائز ہے اور اگر صرف پاؤں دھو کر پہنے اور بعد پہننے کے وُضو پورا نہ کیا اور حدث ہو گیا تو اب وُضو کرتے وقت مسح جائز نہیں۔

مسئلہ ۵: بے وُضو موزہ پہن کر پانی میں چلا کہ پاؤں دُھل گئے اب اگر حدث سے پیشتر باقی اعضائے وُضو دھو لیے اور سر کا مسح کرلیا تو مسح جائز ہے ورنہ نہیں۔[2]

مسئلہ ۶: وُضو کر کے ایک ہی پاؤں میں موزہ پہنا اور دوسرا نہ پہنا، یہاں تک کہ حدث ہوا تو اس ایک پر بھی مسح جائز نہیں دونوں پاؤں کا دھونا فرض ہے۔

مسئلہ ۷: تیمّم کر کے موزے پہنے گئے تو مسح جائز نہیں۔[3]

مسئلہ ۸: معذور کو صرف اس ایک وقت کے اندر مسح جائز ہے جس وقت میں پہنا ہو۔ ہاں اگر پہننے کے بعد اور حدث

---

1 ...... "الفتاوی الرضویة"، ج٤، ص٣٤٥.

2 ...... "الفتاوی الهندیة"، کتاب الطهارة، الباب الخامس في المسح علی الخفین، الفصل الأول، ج١، ص٣٣.

3 ...... "الفتاوی الهندیة"، کتاب الطهارة، الباب الخامس في المسح علی الخفین، الفصل الأول، ج١، ص٣٣.

سے پہلے عذر جاتا رہا تو اس کے لیے وہ مدت ہے جو تندرست کے لیے ہے۔

(۵) نہ حالت جنابت میں پہنا نہ بعد پہننے کے جنب ہوا ہو۔

مسئلہ۹: جنب نے جنابت کا تیمّم کیا اور وُضو کر کے موزہ پہنا تو مسح کر سکتا ہے مگر جب جنابت کا تیمّم جاتا رہا تو اب مسح جائز نہیں۔[1]

مسئلہ۱۰: جنب نے غُسل کیا مگر تھوڑا سا بدن خشک رہ گیا اور موزے پہن لیے اور قبل حدث کے اس جگہ کو دھوڑالا تو مسح جائز ہے اور اگر وہ جگہ اعضائے وُضو میں دھونے سے رہ گئی تھی اور قبل دھونے کے حدث ہوا تو مسح جائز نہیں۔[2]

(۶) مدّت کے اندر ہو اور اس کی مدت مقیم کے لیے ایک دن رات ہے اور مسافر کے واسطے تین دن اور تین راتیں۔[3]

مسئلہ۱۱: موزہ پہننے کے بعد پہلی مرتبہ جو حدث ہوا اس وقت سے اس کا شمار ہے مثلاً صبح کے وقت موزہ پہنا اور ظہر کے وقت پہلی بار حدث ہوا تو مقیم دوسرے دن کی ظہر تک مسح کرے اور مسافر چوتھے دن کی ظہر تک۔[4]

مسئلہ۱۲: مقیم کو ایک دن رات پورا نہ ہوا تھا کہ سفر کیا تو اب ابتدائے حدث سے تین دن، تین راتوں تک مسح کر سکتا ہے اور مسافر نے اقامت کی نیت کر لی تو اگر ایک دن رات پورا کر چکا ہے مسح جاتا رہا اور پاؤں دھونا فرض ہو گیا۔ اور نماز میں تھا تو نماز جاتی رہی اور اگر چوبیس گھنٹے پورے نہ ہوئے تو جتنا باقی ہے پورا کر لے۔

(۷) کوئی موزہ پاؤں کی چھوٹی تین انگلیوں کے برابر پھٹا نہ ہو یعنی چلنے میں تین اُنگل بدن ظاہر نہ ہوتا ہو اور اگر تین انگل پھٹا ہو اور بدن تین اُنگل سے کم دکھائی دیتا ہے تو مسح جائز ہے اور اگر دونوں تین تین اُنگل سے کم پھٹے ہوں اور مجموعہ تین اُنگل یا زِیادہ ہے تو بھی مسح ہو سکتا ہے۔ سلائی کھل جائے جب بھی یہی حکم ہے کہ ہر ایک میں تین انگل سے کم ہے تو جائز ورنہ نہیں۔[5]

مسئلہ۱۳: موزہ پھٹ گیا یا سِیون کھل گئی اور ویسے پہنے رہنے کی حالت میں تین انگل پاؤں ظاہر نہیں ہوتا مگر چلنے میں تین انگل دکھائی دے تو اس پر مسح جائز نہیں۔[6]

مسئلہ۱۴: ایسی جگہ پھٹا یا سیون کھلی کہ انگلیاں خود دکھائی دیں، تو چھوٹی بڑی کا اعتبار نہیں بلکہ تین انگلیاں ظاہر ہوں۔[7]

---

1 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الخامس في المسح على الخفين، الفصل الأول، ج١، ص٣٣.

2 ...... المرجع السابق.
3 ...... المرجع السابق.

4 ...... المرجع السابق.
5 ...... المرجع السابق.

6 ...... المرجع السابق.

7 ...... المرجع السابق.

مسئلہ ۱۵: ایک موزہ چند جگہ کم سے کم اتنا پھٹ گیا ہو کہ اس میں سوتالی جاسکے اور ان سب کا مجموعہ تین انگل سے کم ہے تو مسح جائز ہے ورنہ نہیں۔[1]

مسئلہ ۱۶: ٹخنے سے اوپر کتنا ہی پھٹا ہو اس کا اعتبار نہیں۔[2]

مسح کا طریقہ: یہ ہے کہ دہنے ہاتھ کی تین انگلیاں، دہنے پاؤں کی پُشت کے سرے پر اور بائیں ہاتھ کی انگلیاں بائیں پاؤں کی پُشت کے سرے پر رکھ کر پنڈلی کی طرف کم سے کم بقدر تین انگل کے کھینچ لی جائے اور سنّت یہ ہے کہ پنڈلی تک پہنچائے۔[3]

مسئلہ ۱۷: انگلیوں کا تر ہونا ضروری ہے، ہاتھ دھونے کے بعد جو تری باقی رہ گئی اس سے مسح جائز ہے اور سر کا مسح کیا اور ہنوز ہاتھ میں تری موجود ہے تو یہ کافی نہیں بلکہ پھر نئے پانی سے ہاتھ تر کرلے کچھ حصہ ہتھیلی کا بھی شامل ہو تو حرج نہیں۔[4]

مسئلہ ۱۸: مسح میں فرض دو ہیں:

(۱) ہر موزہ کا مسح ہاتھ کی چھوٹی تین انگلیوں کے برابر ہونا۔

(۲) موزے کی پیٹھ پر ہونا[5]۔

مسئلہ ۱۹: ایک پاؤں کا مسح بقدر دو انگل کے کیا اور دوسرے کا چار انگل تو مسح نہ ہوا۔

مسئلہ ۲۰: موزے کے تلے یا کروٹوں یا ٹخنے یا پنڈلی یا ایڑی پر مسح کیا تو مسح نہ ہوا۔

مسئلہ ۲۱: پوری تین انگلیوں کے پیٹ سے مسح کرنا اور پنڈلی تک کھینچنا اور مسح کرتے وقت انگلیاں کھلی رکھنا سنّت ہے۔[6]

مسئلہ ۲۲: انگلیوں کی پُشت سے مسح کیا یا پنڈلی کی طرف سے انگلیوں کی طرف کھینچا، یا موزے کی چوڑائی کا مسح کیا یا انگلیاں ملی ہوئی رکھیں یا ہتھیلی سے مسح کیا تو ان سب صورتوں میں مسح ہو گیا مگر سنّت کے خلاف ہوا۔[7]

---

1 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الخامس في المسح على الخفين، الفصل الأول، ج١، ص٣٤.

2 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الخامس في المسح على الخفين، الفصل الأول، ج١، ص٣٤.

3 ...... المرجع السابق، ص٣٣.

4 ...... "غنية المتملي"، فصل في مسح على الخفين، ص١١٠.

5 ...... "مراقي الفلاح شرح نور الإيضاح"، كتاب الطهارة، باب المسح على الخفين، ص٣١.

6 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الخامس في المسح على الخفين، ج١، ص٣٢.

7 ...... "غنية المتملي"، فصل في مسح على الخفين، ص١٠٩.

مسئلہ۲۳: اگرایک ہی انگلی سے تین بار نئے پانی سے ہر مرتبہ تر کر کے تین جگہ مسح کیا جب بھی ہوگیا مگر سنّت ادا نہ ہوئی اوراگرایک ہی جگہ مسح ہر بارکیا یاہر بارتر نہ کیا تو مسح نہ ہوا۔[1]

مسئلہ۲۴: انگلیوں کی نوک سے مسح کیا تو اگران میں اتنا پانی تھا کہ تین انگل تک برابر ٹپکتا رہا تو مسح ہوا ورنہ نہیں۔[2]

مسئلہ۲۵: موزے کی نوک کے پاس کچھ جگہ خالی ہے کہ وہاں پاؤں کا کوئی حصہ نہیں، اس خالی جگہ کا مسح کیا تو مسح نہ ہوا اوراگر بہ تکلف وہاں تک انگلیاں پہنچادیں اوراب مسح کیا تو ہوگیا مگر جب وہاں سے پاؤں ہٹے گا فوراً مسح جاتا رہے گا۔[3]

مسئلہ۲۶: مسح میں نہ نیّت ضروری ہے نہ تین بار کرنا سنّت ایک بارکر لینا کافی ہے۔[4]

مسئلہ۲۷: موزے پر پائتا بہ پہنا اوراس پائتا بہ پرمسح کیا تو اگرموزے تک تری پہنچ گئی مسح ہوگیا ورنہ نہیں۔[5]

مسئلہ۲۸: موزے پہن کر شبنم میں چلا، یااس پر پانی گرگیا یا مینھ کی بوندیں پڑیں اورجس جگہ مسح کیا جاتا ہے بقدر تین انگل کے تر ہوگیا تو مسح ہوگیا ہاتھ پھیرنے کی بھی حاجت نہیں۔[6]

مسئلہ۲۹: انگریزی بوٹ جوتے پرمسح جائز ہے اگر ٹخنے اس سے چھپے ہوں، عمامہ اور برقع اورنقاب اوردستانوں پر مسح جائز نہیں۔[7]

مسح کن چیزوں سے ٹوٹتا ھے

مسئلہ۱: جن چیزوں سے وُضوٹوٹتا ہے ان سے مسح بھی جاتا رہتا ہے۔[8]

مسئلہ۲: مدت پوری ہوجانے سے مسح جاتا رہتا ہے اوراس صورت میں صرف پاؤں دھولینا کافی ہے پھر سے پوراوُضو کرنے کی حاجت نہیں اور بہتر یہ ہے کہ پوراوُضو کرلے۔

1...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الخامس في المسح على الخفين، الفصل الأول، ج۱، ص۳۲.

2...... المرجع السابق، ص۳۳.

3...... "غنية المتملي"، فصل في مسح على الخفين، ص۱۱۸.

4...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الخامس في المسح على الخفين، الفصل الثاني، ج۱، ص۳٦،وغيره.

5...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الخامس في المسح على الخفين، الفصل الأول، ج۱، ص۳۲.

6...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الخامس في المسح على الخفين، الفصل الأول، ج۱، ص۳۳.

7...... "الفتاوی الرضوية"، ج٤، ص۳٤۷ ـ ۳٤۸.

8...... "الهداية"، كتاب الطهارات، باب المسح على الخفين، ج۱، ص۳۱.

مسئلہ۳: مسح کی مدت پوری ہوگئی اور قوی اندیشہ ہے کہ موزے اتارنے میں سردی کے سبب پاؤں جاتے رہیں گے تو نہ اتارے اور ٹخنوں تک پورے موزے کا (نیچے اوپر اغل بغل اور ایڑیوں پر) مسح کرے کہ کچھ رہ نہ جائے۔[1]

مسئلہ۴: موزے اتار دینے سے مسح ٹوٹ جاتا ہے اگر چہ ایک ہی اتارا ہو۔ یوہیں اگر ایک پاؤں آدھے سے زِیادہ موزے سے باہر ہو جائے تو جاتا رہا، موزہ اتارنے یا پاؤں کا اکثر حصہ باہر ہونے میں پاؤں کا وہ حصہ معتبر ہے جو گٹوں سے پنجوں تک ہے پنڈلی کا اعتبار نہیں ان دونوں صورتوں میں پاؤں کا دھونا فرض ہے۔[2]

مسئلہ۵: موزہ ڈھیلا ہے کہ چلنے میں موزے سے ایڑی نکل جاتی ہے تو مسح نہ گیا۔[3] ہاں اگر اتارنے کی نیت سے باہر کی تو ٹوٹ جائے گا۔

مسئلہ۶: موزے پہن کر پانی میں چلا کہ ایک پاؤں کا آدھے سے زِیادہ حصہ دُھل گیا یا اور کسی طرح سے موزے میں پانی چلا گیا اور آدھے سے زِیادہ پاؤں دھل گیا تو مسح جاتا رہا۔[4]

مسئلہ۷: پائتابوں پر اس طرح مسح کیا کہ مسح کی تری مَوزوں تک پہنچی تو پائتابوں کے اتارنے سے مسح نہ جائے گا۔

مسئلہ۸: اعضائے وُضو اگر پھٹ گئے ہوں یا ان میں پھوڑا، یا اور کوئی بیماری ہو اور ان پر پانی بہانا ضرر کرتا ہو، یا تکلیف شدید ہوتی ہو تو بھیگا ہاتھ پھیر لینا کافی ہے اور اگر یہ بھی نقصان کرتا ہو تو اس پر کپڑا ڈال کر کپڑے پر مسح کرے اور جو یہ بھی مُضِر ہو تو معاف ہے اور اگر اس میں کوئی دوا بھر لی ہو تو اس کا نکالنا ضرور نہیں اس پر سے پانی بہا دینا کافی ہے۔[5]

مسئلہ۹: کسی پھوڑے، یا زخم، یا فصد کی جگہ پر پٹی باندھی ہو کہ اس کو کھول کر پانی بہانے سے، یا اس جگہ مسح کرنے سے، یا کھولنے سے ضرر ہو، یا کھولنے والا باندھنے والا نہ ہو، تو اس پٹی پر مسح کرلے اور اگر پٹی کھول کر پانی بہانے میں ضرر نہ ہو تو دھونا ضروری ہے، یا خود عُضْو پر مسح کر سکتے ہوں تو پٹی پر مسح کرنا جائز نہیں اور زخم کے گرداگرد، اگر پانی بہانا ضرر نہ کرتا ہو تو دھونا ضروری ہے ورنہ اس پر مسح کرلیں اور اگر اس پر بھی مسح نہ کر سکتے ہوں تو پٹی پر مسح کرلیں اور پوری پٹی پر مسح کرلیں تو بہتر ہے اور

1...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الخامس في المسح على الخفين، الفصل الثاني، ج١، ص٣٤.

2...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الخامس في المسح على الخفين، الفصل الثاني، ج١، ص٣٤، وغيره.
و "الدرالمختار" و"ردالمحتار"، كتاب الطهارة، باب مسح على الخفين، مطلب نواقض المسح، ج ١، ص ٥٠٨، ٥١٠.

3...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الخامس في المسح على الخفين، الفصل الثاني، ج١، ص٣٤.

4...... "الدرالمختار" و"ردالمحتار"، كتاب الطهارة، باب المسح على الخفين، مطلب: نواقض المسح، ج١، ص٥١٢.

5...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الخامس في المسح على الخفين، الفصل الثاني، ج١، ص٣٥،
و "شرح الوقاية"، كتاب الطهارة، بيان جواز المسح على الجبيرة، ج١، ص١١٧.

اکثر حصہ پر ضروری ہے اور ایک بار مسح کافی ہے تکرار کی حاجت نہیں اور اگر پٹی پر بھی مسح نہ کر سکتے ہوں تو خالی چھوڑ دیں، جب اتنا آرام ہوجائے کہ پٹی پر مسح کرنا ضرر نہ کرے تو فوراً مسح کرلیں، پھر جب اتنا آرام ہوجائے کہ پٹی پر سے پانی بہانے میں نقصان نہ ہو تو پانی بہائیں، پھر جب اتنا آرام ہوجائے کہ خاص عُضْو پر مسح کرسکتا ہو تو فوراً مسح کرلے، پھر جب اتنی صحت ہوجائے کہ عُضْو پر پانی بہاسکتا ہو تو بہائے غرض اعلیٰ پر جب قدرت حاصل ہو اور جتنی حاصل ہوتی جائے ادنیٰ پر اکتفا جائز نہیں۔[1]

مسئلہ ۱۰: ہڈّی کے ٹوٹ جانے سے تختی باندھی گئی ہو اس کا بھی یہی حکم ہے۔[2]

مسئلہ ۱۱: تختی یا پٹی کھل جائے اور ہنوز باندھنے کی حاجت ہو تو پھر دوبارہ مسح نہیں کیا جائے گا وہی پہلا مسح کافی ہے اور جو پھر باندھنے کی ضرورت نہ ہو تو مسح ٹوٹ گیا اب اس جگہ کو دھوسکیں تو دھولیں ورنہ مسح کرلیں۔[3]

حَیض کا بیان

اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے:

﴿ یَسۡـَٔلُوۡنَکَ عَنِ الۡمَحِیۡضِ ؕ قُلۡ ہُوَ اَذًی ۙ فَاعۡتَزِلُوا النِّسَآءَ فِی الۡمَحِیۡضِ ۙ وَلَا تَقۡرَبُوۡہُنَّ حَتّٰی یَطۡہُرۡنَ ۚ فَاِذَا تَطَہَّرۡنَ فَاۡتُوۡہُنَّ مِنۡ حَیۡثُ اَمَرَکُمُ اللّٰہُ ؕ اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ التَّوَّابِیۡنَ وَ یُحِبُّ الۡمُتَطَہِّرِیۡنَ ﴾[4]

اے محبوب! تم سے حَیض کے بارے میں لوگ سوال کرتے ہیں تم فرمادو وہ گندی چیز ہے تو حَیض میں عورتوں سے بچو اور ان سے قربت نہ کرو جب تک پاک نہ ہولیں تو جب پاک ہوجائیں ان کے پاس اس جگہ سے آؤ جس کا اللہ نے تمھیں حکم دیا بیشک اللہ دوست رکھتا ہے توبہ کرنے والوں کو اور دوست رکھتا ہے پاک ہونے والوں کو۔

حدیث ۱: صحیح مسلم میں اَنَس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی فرماتے ہیں کہ یہودیوں میں جب کسی عورت کو حَیض آتا تو اسے نہ اپنے ساتھ کھلاتے نہ اپنے ساتھ گھروں میں رکھتے۔ صحابۂ کرام نے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سوال کیا اس پر اللہ تعالیٰ نے آیۂ ﴿وَیَسۡـَٔلُوۡنَکَ عَنِ الۡمَحِیۡضِ﴾ نازل فرمائی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جماع کے سوا ہر شے کرو۔'' اس کی خبر یہود کو پہنچی تو کہنے لگے کہ یہ (نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) ہماری ہر بات کا خلاف کرنا چاہتے ہیں، اس پر اُسَید بن حُضَیر اور عباد بن بشر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے آکر عرض کی کہ یہود ایسا ایسا کہتے ہیں تو کیا ہم ان سے جماع نہ کریں (کہ پوری مخالفت

1...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الطهارة، الباب الخامس في المسح على الخفين، الفصل الثاني، ج۱، ص۳۵.

2...... "مراقي الفلاح شرح نور الإيضاح"، باب المسح على الخفين، فصل في الجبيرة ونحوها، ص۳۲.

3...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الطهارة، مطلب في لفظ كل إذا دخلت... إلخ، ج۱، ص۵۱۹، وغيرهما.

4...... پ۲، البقرة: ۲۲۲.

ہو جائے) رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا روئے مبارک متغیر ہو گیا یہاں تک کہ ہم کو گمان ہوا کہ ان دونوں پر غضب فرمایا وہ دونوں چلے گئے اور ان کے آگے دودھ کا ہدیہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس آیا حضور نے آدمی بھیج کر ان کو بلوایا اور پلایا تو وہ سمجھے کہ حضور نے ان پر غضب نہیں فرمایا تھا۔[1]

حدیث ۲: صحیح بُخاری میں ہے، ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں ہم حج کے لیے نکلے جب سرف[2] میں پہنچے مجھے حَیض آیا تو میں رو رہی تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے فرمایا: ''تجھے کیا ہوا؟ کیا تو حائض ہوئی؟'' عرض کی، ہاں۔ فرمایا: ''یہ ایک ایسی چیز ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے بناتِ آدم پر لکھ دیا ہے تو سوا خانہ کعبہ کے طواف کے سب کچھ ادا کر جسے حج کرنے والا ادا کرتا ہے۔'' اور فرماتی ہیں حضور نے اپنی ازواجِ مطہرات کی طرف سے ایک گائے قربانی کی۔[3]

حدیث ۳: صحیح بُخاری میں ہے عروہ سے سوال کیا گیا حَیض والی عورت میری خدمت کر سکتی ہے؟ اور جنب عورت مجھ سے قریب ہو سکتی ہے؟ عروہ نے جواب دیا یہ سب مجھ پر آسان ہیں اور یہ سب میری خدمت کر سکتی ہیں اور کسی پر اس میں کوئی حَرَج نہیں، مجھے ام المومنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے خبر دی کہ وہ حَیض کی حالت میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کنگھا کرتیں اور حضور معتکف تھے اپنے سر مبارک کو ان سے قریب کر دیتے اور یہ اپنے حجرے ہی میں ہوتیں۔[4]

حدیث ۴: صحیح مسلِم میں ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہے فرماتی ہیں کہ زمانۂ حَیض میں، میں پانی پیتی پھر حضور کو دے دیتی تو جس جگہ میرا مونھ لگا تھا حضور وہیں دہن مبارک رکھ کر پیتے اور حالت حَیض میں، میں ہڈی سے گوشت نوچ کر کھاتی پھر حضور کو دے دیتی تو حضور اپنا دہن شریف اس جگہ رکھتے جہاں میرا مونھ لگا تھا۔[5]

حدیث ۵: صحیحین میں اُنھیں سے ہے کہ میں حائض ہوتی اور حضور میری گود میں تکیہ لگا کر قرآن پڑھتے۔[6]

حدیث ۶: صحیح مسلِم میں اُنھیں سے مروی، فرماتی ہیں: حضور نے مجھ سے فرمایا کہ: ''ہاتھ بڑھا کر مسجد سے مصلّٰی اٹھا دینا۔'' عرض کی میں حائض ہوں۔ فرمایا: کہ ''تیرا حَیض تیرے ہاتھ میں نہیں۔''[7]

---

1 ...... صحيح مسلم، كتاب الحيض، باب جواز غسل الحائض رأس زوجها... إلخ، الحديث: ٣٠٢، ص ١٧١.
2 ...... مکہ کے قریب ایک مقام ہے۔۱۲ منہ
3 ...... "صحيح البخاري"، كتاب الحيض، باب الأمر بالنفساء إذا نفسن، الحديث: ٢٩٤، ج١، ص ١٢٠.
4 ...... "صحيح البخاري"، كتاب الحيض، باب غسل الحائض رأس زوجها وترجيله، الحديث: ٢٩٦، ج١، ص١٢١.
5 ...... "صحيح مسلم"، كتاب الحيض، باب جواز غسل الحائض رأس زوجها... إلخ، الحديث: ٣٠٠، ص ١٧١.
6 ...... "صحيح البخاري"، كتاب الحيض، باب قراءة الرجل في حجر امرأته وهي حائض، الحديث:٢٩٧، ج١، ص ١٢١.
7 ...... "صحيح مسلم"، كتاب الحيض، باب جواز غسل الحائض رأس زوجها... إلخ، الحديث: ٢٩٨، ص ١٧٠.

حدیث ۷: صحیحین میں ام المؤمنین مَیمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک چادر میں نماز پڑھتے تھے جس کا کچھ حصہ مجھ پر تھا اور کچھ حضور پر اور میں حائض تھی۔ [1]

حدیث ۸: ترمذی وابنِ ماجہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص حَیض والی سے یا عورت کے پیچھے کے مقام میں جِماع کرے، یا کاہن کے پاس جائے، اس نے کُفران کیا اس چیز کا جو محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر اُتاری گئی۔'' [2]

حدیث ۹: رزین کی روایت ہے کہ مُعاذ بن جَبَل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی یارسول اللہ! میری عورت جب حَیض میں ہو تو میرے لیے کیا چیز اس سے حلال ہے؟ فرمایا: ''تہبند (ناف) سے اوپر اور اس سے بھی بچنا بہتر ہے۔'' [3]

حدیث ۱۰: اَصحابِ سُننِ اَربعہ نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب کوئی شخص اپنی بی بی سے حَیض میں جماع کرے تو نصف دینار صدقہ کرے۔'' [4] ترمذی کی دوسری روایت انھیں سے یوں ہے کہ فرمایا: ''جب سُرخ خون ہو تو ایک دینار اور جب زرد ہو تو نصف دینار۔'' [5]

حَیض کی حکمت:

عورت بالغہ کے بدن میں فطرۃً ضرورت سے کچھ زِیادہ خون پیدا ہوتا ہے کہ حمل کی حالت میں وہ خون بچے کی غذا میں کام آئے اور بچے کے دودھ پینے کے زمانہ میں وہی خون دودھ ہو جائے اور ایسا نہ ہو تو حمل اور دودھ پلانے کے زمانہ میں اس کی جان پر بن جائے، یہی وجہ ہے کہ حمل اور ابتدائے شیر خوارگی میں خون نہیں آتا اور جس زمانہ میں نہ حمل ہو نہ دودھ پلانا وہ خون اگر بدن سے نہ نکلے تو قِسم قِسم کی بیماریاں ہو جائیں۔

حَیض کے مسائل

مسئلہ ۱: بالغہ عورت کے آگے کے مقام سے جو خون عادی طور پر نکلتا ہے اور بیماری یا بچہ پیدا ہونے کے سبب سے نہ ہو، اُسے حَیض کہتے ہیں اور بیماری سے ہو تو اِستحاضہ اور بچہ ہونے کے بعد ہو تو نِفاس کہتے ہیں۔ [6]

1...... "السنن الكبرى" للبيهقي، كتاب الصلاة، باب النهي عن الصلاة في الثوب الواحد... إلخ، الحديث: ٣٢٩٠، ج٢، ص٣٣٨.
2...... "جامع الترمذي"، أبواب الطهارة، باب ماجاء في كراهية إتيان الحائض، الحديث: ١٣٥، ج١، ص ١٨٥.
3...... "مشكاة المصابيح"، كتاب الطهارة، باب الحيض، الفصل الثاني، الحديث: ٥٥٢، ج ١، ص ١٨٥.
4...... "سنن أبي داود"، كتاب الطهارة، باب في اتيان الحائض، الحديث: ٢٦٦، ج١، ص ١٢٤.
5...... "جامع الترمذي"، أبواب الطهارة، باب ماجاء في الكفارة في ذلك، الحديث: ١٣٧، ج١، ص ١٨٧.
6...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الفصل الأول في الحيض، ج١، ص٣٦، ٣٧، وغيره.

مسئلہ۲: حَیض کی مدت کم سے کم تین دن تین راتیں یعنی پورے ۷۲ گھنٹے، ایک منٹ بھی اگر کم ہے تو حَیض نہیں اور زِیادہ سے زِیادہ دس دن دس راتیں ہیں۔ [1]

مسئلہ۳: ۷۲ گھنٹے سے ذرا بھی پہلے ختم ہو جائے تو حَیض نہیں بلکہ اِستحاضہ ہے ہاں اگر کرن چمکی تھی کہ شروع ہوا اور تین دن تین راتیں پوری ہو کر کرن چمکنے ہی کے وقت ختم ہوا تو حَیض ہے اگرچہ دن بڑھنے کے زمانہ میں طلوع روز بروز پہلے اور غروب بعد کو ہوتا رہے گا اور دن چھوٹے ہونے کے زمانہ میں آفتاب کا نکلنا بعد کو اور ڈوبنا پہلے ہوتا رہے گا جس کی وجہ سے ان تین دن رات کی مقدار ۷۲ گھنٹے ہونا ضرور نہیں مگر عین طلوع سے طلوع اور غروب سے غروب تک ضرور ایک دن رات ہے ان کے ماسوا اگر اَور کسی وقت شروع ہوا تو وہی ۲۴ گھنٹے پورے کا ایک دن رات لیا جائے گا، مثلاً آج صبح کو ٹھیک نو بجے شروع ہوا اور اس وقت پورا پہر دن چڑھا تھا تو کل ٹھیک نو بجے ایک دن رات ہوگا اگرچہ ابھی پورا پہر بھر دن نہ آیا، جب کہ آج کا طلوع کل کے طلوع سے بعد ہو، یا پہر بھر سے زِیادہ دن آگیا ہو جب کہ آج کا طلوع کل کے طلوع سے پہلے ہو۔

مسئلہ۴: دس رات دن سے کچھ بھی زِیادہ خون آیا تو اگر یہ حَیض پہلی مرتبہ اسے آیا ہے تو دس دن تک حَیض ہے بعد کا اِستحاضہ اور اگر پہلے اُسے حَیض آ چکے ہیں اور عادت دس دن سے کم کی تھی تو عادت سے جتنا زِیادہ ہو اِستحاضہ ہے۔ اسے یوں سمجھو کہ اس کو پانچ دن کی عادت تھی اب آیا دس دن تو کل حَیض ہے اور بارہ دن آیا تو پانچ دن حَیض کے باقی سات دن اِستحاضہ کے اور ایک حالت مقرر نہ تھی بلکہ کبھی چار دن کبھی پانچ دن تو پچھلی بار جتنے دن تھے وہی اب بھی حَیض کے ہیں باقی اِستحاضہ۔ [2]

مسئلہ۵: یہ ضروری نہیں کہ مدت میں ہر وقت خون جاری رہے جب ہی حَیض ہو بلکہ اگر بعض بعض وقت بھی آئے جب بھی حَیض ہے۔ [3]

مسئلہ۶: کم سے کم نو برس کی عمر سے حَیض شروع ہوگا اور انتہائی عمر حَیض آنے کی پچپن سال ہے۔ اس عمر والی عورت کو آئسہ اور اس عمر کو سن ایاس کہتے ہیں۔ [4]

---

1 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الطهارة، الباب السادس في الدماء المختصة بالنساء، الفصل الأول، ج١، ص٣٦.
و "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الطهارة، باب الحيض، ج١، ص٥٢٣.

2 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الطهارة، الفصل الأول في الحيض، ج١، ص٣٧.

3 ...... "الدرالمختار" و"ردالمحتار"، كتاب الطهارة، باب الحيض، ج١، ص٥٢٣.

4 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الطهارة، الباب السادس في الدماء المختصة بالنساء، الفصل الأول، ج١، ص٣٦.

مسئلہ ۷: نو برس کی عمر سے پیشتر جو خون آئے اِستحاضہ ہے۔ یو ہیں پچپن سال کی عمر کے بعد جو خون آئے۔[1] ہاں پچھلی صورت میں اگر خالص خون آئے یا جیسا پہلے آتا تھا اسی رنگ کا آیا تو حَیض ہے۔

مسئلہ ۸: حمل والی کو جو خون آیا اِستحاضہ ہے۔ یو ہیں بچہ ہوتے وقت جو خون آیا اور ابھی آدھے سے زِیادہ بچہ باہر نہیں نکلا وہ اِستحاضہ ہے۔[2]

مسئلہ ۹: دو حَیضوں کے درمیان کم سے کم پورے پندرہ دن کا فاصلہ ضرور ہے۔ یو ہیں نِفاس و حَیض کے درمیان بھی پندرہ دن کا فاصلہ ضروری ہے تو اگر نِفاس ختم ہونے کے بعد پندرہ دن پورے نہ ہوئے تھے کہ خون آیا تو یہ اِستحاضہ ہے۔[3]

مسئلہ ۱۰: حَیض اس وقت سے شمار کیا جائے گا کہ خون فرجِ خارِج میں آ گیا تو اگر کوئی کپڑا رکھ لیا ہے جس کی وجہ سے فرجِ خارِج میں نہیں آیا داخل ہی میں رُکا ہوا ہے تو جب تک کپڑا نہ نکالے گی حَیض والی نہ ہو گی۔ نمازیں پڑھے گی، روزہ رکھے گی۔[4]

مسئلہ ۱۱: حَیض کے چھ رنگ ہیں۔(۱) سیاہ (۲) سرخ (۳) سبز (۴) زرد (۵) گدلا (۶) مٹیلا۔[5] سفید رنگ کی رطوبت حَیض نہیں۔

مسئلہ ۱۲: دس دن کے اندر رطوبت میں ذرا بھی میلا پن ہے تو وہ حَیض ہے اور دس دن رات کے بعد بھی میلا پن باقی ہے تو عادت والی کے لیے جو دن عادت کے ہیں حَیض ہے اور عادت سے بعد والے اِستحاضہ اور اگر کچھ عادت نہیں تو دس دن رات تک حَیض باقی اِستحاضہ۔[6]

مسئلہ ۱۳: گدّی جب تر تھی تو اس میں زردی یا میلا پن تھا بعد سُوکھ جانے کے سفید ہو گئی تو مدت حَیض میں حَیض ہی ہے اور اگر جب دیکھا تھا سفید تھی سُوکھ کر زرد ہو گئی تو یہ حَیض نہیں۔[7]

مسئلہ ۱۴: جس عورت کو پہلی مرتبہ خون آیا اور اس کا سلسلہ مہینوں یا برسوں برابر جاری رہا کہ بیچ میں پندرہ دن کے لیے

1...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الطهارة، الباب السادس في الدماء المختصة بالنساء، الفصل الأول، ج۱، ص۳۶.

2...... "الدرالمختار" و"ردالمحتار"، كتاب الطهارة، باب الحيض، ج۱، ص۵۲٤.

3...... المرجع السابق .

4...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الطهارة، الباب السادس في الدماء المختصة بالنساء، الفصل الأول، ج۱، ص۳۶.

5...... المرجع السابق .

6...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الطهارة، الباب السادس في الدماء المختصة بالنساء، الفصل الأول، ج۱، ص۳۷، وغيره.

7...... المرجع السابق، ص۳۶.

بھی نہ رُکا، تو جس دن سے خون آنا شروع ہوا اس روز سے دس دن تک حَیض اور بیس دن اِستحاضہ کے سمجھے اور جب تک خون جاری رہے یہی قاعدہ برتے۔[1]

مسئلہ ۱۵: اور اگر اس سے پیشتر حَیض آچکا ہے تو اس سے پہلے جتنے دن حَیض کے تھے ہر تیس دن میں اتنے دن حَیض کے سمجھے باقی جو دن بچیں اِستحاضہ۔

مسئلہ ۱۶: جس عورت کو عمر بھر خون آیا ہی نہیں یا آیا مگر تین دن سے کم آیا، تو عمر بھر وہ پاک ہی رہی اور اگر ایک بار تین دن رات خون آیا، پھر کبھی نہ آیا تو وہ فقط تین دن رات حَیض کے ہیں باقی ہمیشہ کے لیے پاک۔[2]

مسئلہ ۱۷: جس عورت کو دس دن خون آیا اس کے بعد سال بھر تک پاک رہی پھر برابر خون جاری رہا تو وہ اس زمانہ میں نماز، روزے کے لیے ہر مہینہ میں دس دن حَیض کے سمجھے بیس دن اِستحاضہ۔[3]

مسئلہ ۱۸: کسی عورت کو ایک بار حَیض آیا، اس کے بعد کم سے کم پندرہ دن تک پاک رہی، پھر خون برابر جاری رہا اور یہ یاد نہیں کہ پہلے کتنے دن حَیض کے تھے اور کتنے طہر کے مگر یہ یاد ہے کہ مہینے میں ایک ہی مرتبہ حَیض آیا تھا، تو اس مرتبہ جب سے خون شروع ہوا تین دن تک نماز چھوڑ دے، پھر سات دن تک ہر نماز کے وقت میں غُسل کرے اور نماز پڑھے اور ان دسوں دن میں شوہر کے پاس نہ جائے، پھر بیس دن تک ہر نماز کے وقت تازہ وُضو کر کے نماز پڑھے اور دوسرے مہینہ میں اُنیس دن وُضو کر کے نماز پڑھے اور ان بیس یا ان اُنیس دن میں شوہر اس کے پاس جاسکتا ہے اور جو یہ بھی یاد نہ ہو کہ مہینے میں ایک بار آیا تھا یا دو بار، تو شروع کے تین دن میں نماز نہ پڑھے، پھر سات دن تک ہر وقت میں غُسل کر کے نماز پڑھے، پھر آٹھ دن تک ہر وقت میں وُضو کر کے نماز پڑھے اور صرف ان آٹھ دنوں میں شوہر اس کے پاس جاسکتا ہے اور ان آٹھ دن کے بعد بھی تین دن تک ہر وقت میں وضو کر کے نماز پڑھے، پھر سات دن تک غُسل کر کے اور اس کے بعد آٹھ دن تک وُضو کر کے نماز پڑھے اور یہی سلسلہ ہمیشہ جاری رکھے۔

اور اگر طہارت کے دن یاد ہیں، مثلاً پندرہ دن تھے اور باقی کوئی بات یاد نہیں تو شروع کے تین دن تک نماز نہ پڑھے،

1...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الطهارة، مبحث في مسائل المتحيرة، ج١، ص٥٢٥.

2...... "الدرالمختار" و "رد المحتار"، كتاب الطهارة، باب الحيض، ج١، ص٥٢٤.

3...... "ردالمحتار"، كتاب الطهارة، با ب الحيض، ج١، ص٥٢٥.

پھر سات دن تک ہر وقت غُسل کر کے نماز پڑھے، پھر آٹھ دن وُضو کر کے نماز پڑھے، اس کے بعد پھر تین دن اَور وُضو کر کے نماز پڑھے، پھر چودہ دن تک ہر وقت غُسل کر کے نماز پڑھے، پھر ایک دن وُضو ہر وقت میں کرے اور نماز پڑھے، پھر ہمیشہ کے لیے جب تک خون آتا رہے ہر وقت غُسل کرے۔

اور اگر حَیض کے دن یاد ہیں مثلاً تین دن تھے اور طہارت کے دن یاد نہ ہوں تو شروع سے تین دنوں میں نماز چھوڑ دے، پھر اٹھارہ دن تک ہر وقت وُضو کر کے نماز پڑھے جن میں پندرہ پہلے تو یقینی طُہر ہیں اور تین دن پچھلے مشکوک، پھر ہمیشہ ہر وقت غُسل کر کے نماز پڑھے اور اگر یہ یاد ہے کہ مہینے میں ایک ہی بار حَیض آیا تھا اور یہ کہ وہ تین دن تھا مگر یہ یاد نہیں کہ وہ کیا تاریخیں تھیں، تو ہر ماہ کے ابتدائی تین دنوں میں وُضو کر کے نماز پڑھے اور ستائیس دن تک ہر وقت غُسل کرے۔ یوہیں چار دن یا پانچ دن حَیض کے ہونا یاد ہوں تو ان چار پانچ دنوں میں وُضو کرے باقی دنوں میں غُسل۔

اور اگر یہ معلوم ہے کہ آخر مہینے میں حَیض آتا تھا اور تاریخیں بھول گئی تو ستائیس دن وُضو کر کے نماز پڑھے اور تین دن نہ پڑھے، پھر مہینہ ختم ہونے پر ایک بار غُسل کرلے۔

اور اگر یہ معلوم ہے کہ اکیس سے شروع ہوتا تھا اور یہ یاد نہیں کہ کتنے دن تک آتا تھا، تو بیس کے بعد تین دن تک نماز چھوڑ دے، اس کے بعد سات دن جو رہ گئے ان میں ہر وقت غُسل کر کے نماز پڑھے۔

اور اگر یہ یاد ہے کہ فلاں پانچ تاریخوں میں تین[3] دن آیا تھا مگر یہ یاد نہیں کہ ان پانچ[5] میں وہ کون کون دن ہیں، تو دو پہلے دنوں میں وُضو کر کے نماز پڑھے اور ایک دن بیچ کا چھوڑ دے اور اس کے بعد کے دو[2] دنوں میں ہر وقت غُسل کر کے پڑھے اور چار[4] دن میں تین[3] دن ہیں تو پہلے دن وُضو کر کے پڑھے اور چوتھے[4] دن ہر وقت میں غُسل کرے اور بیچ کے دو دنوں میں نہ پڑھے اور اگر چھ[6] دنوں میں تین دن ہوں تو پہلے تین[3] دنوں میں وُضو کر کے پڑھے، پچھلے تین دنوں میں ہر وقت میں غُسل کر کے اور اگر سات[7] یا آٹھ[8] یا نو[9] یا دس[10] دن میں تین دن ہوں تو پہلے تین دنوں میں وضو اور باقی دنوں میں ہر وقت غُسل کرے۔

خلاصہ یہ کہ جن دنوں میں حَیض کا یقین ہو اور ٹھیک طرح سے یہ یاد نہ ہو کہ ان میں وہ کون سے دن ہیں تو یہ دیکھنا چاہیے کہ یہ دن حَیض کے دنوں سے دُونے ہیں یا دُونے سے کم یا دُونے سے زِیادہ، اگر دُونے سے کم ہیں تو ان میں جو دن یقینی حَیض ہونے کے ہوں ان میں نماز نہ پڑھے اور جن کے حَیض ہونے نہ ہونے دونوں کا احتمال ہو وہ اگر اول کے ہوں تو ان میں وُضو کر کے نماز پڑھے اور آخر کے ہوں تو ہر وقت میں غُسل کر کے نماز پڑھے اور اگر دُونے یا دُونے سے زِیادہ ہوں تو حَیض کے دنوں کے برابر شروع کے دنوں میں وُضو کر کے نماز پڑھے، پھر ہر وقت میں غُسل کرے اور اگر یاد نہ ہو کہ کتنے دن حَیض کے تھے اور کتنے طہارت کے، نہ یہ کہ مہینے کے شروع کے دس دنوں میں تھا یا بیچ کے دس یا آخر کے دس دنوں میں، تو جی میں سوچے جو پہلو

جسے اس پر پابندی کرے اور اگر کسی بات پر طبیعت نہیں جمتی، تو ہر نماز کے لیے غُسل کرے اور فرض و واجب و سنّت موکدہ پڑھے، مستحب اور نَفْل نہ پڑھے اور فرض روزے رکھے، نَفْل روزے نہ رکھے اور ان کے علاوہ اور جتنی باتیں حَیض والی کو جائز نہیں اس کو بھی ناجائز ہیں، جیسے قرآن پڑھنا یا چھونا، مسجد میں جانا، سجدۂ تلاوت وغیرہا۔

مسئلہ ۱۹: جس عورت کو نہ پہلے حَیض کے دن یاد، نہ یہ یاد کہ کن تاریخوں میں آیا تھا، اب تین دن یا زِیادہ خون آ کر بند ہوگیا، پھر طہارت کے پندرہ دن پورے نہ ہوئے تھے کہ پھر خون جاری ہوا اور ہمیشہ کو جاری ہوگیا تو اس کا وہی حکم ہے جیسے کسی کو پہلی پہل خون آیا اور ہمیشہ کو جاری ہوگیا کہ دس دن حَیض کے شمار کرے پھر بیس دن طہارت کے۔

مسئلہ ۲۰: جس کی ایک عادت مقرر نہ ہو بلکہ کبھی مثلاً چھ دن حَیض کے ہوں اور کبھی سات، اب جو خون آیا تو بند ہوتا ہی نہیں، تو اس کے لیے نماز، روزے کے حق میں کم مدت یعنی چھ دن حَیض کے قرار دیے جائیں گے اور ساتویں روز نہا کر نماز پڑھے اور روزہ رکھے مگر سات دن پورے ہونے کے بعد پھر نہانے کا حکم ہے اور ساتویں دن جو فرض روزہ رکھا ہے اس کی قضا کرے اور عدت گزرنے یا شوہر کے پاس رہنے کے بارے میں زِیادہ مدت یعنی سات دن حَیض کے مانے جائیں گے یعنی ساتویں دن اس سے قربت جائز نہیں۔

مسئلہ ۲۱: کسی کو ایک دو دن خون آ کر بند ہوگیا اور دس دن پورے نہ ہوئے کہ پھر خون آیا دسویں دن بند ہوگیا تو یہ دسوں دن حَیض کے ہیں اور اگر دس دن کے بعد بھی جاری رہا تو اگر عادت پہلے کی معلوم ہے تو عادت کے دنوں میں حَیض ہے باقی اِستحاضہ ورنہ دس دن حَیض کے باقی اِستحاضہ۔[1]

مسئلہ ۲۲: کسی کی عادت تھی کہ فلاں تاریخ میں حَیض ہو، اب اس سے ایک دن پیشتر خون آ کر بند ہوگیا، پھر دس۱۰ دن تک نہیں آیا اور گیارھو۱۱یں دن پھر آ گیا تو خون نہ آنے کے جو یہ دس۱۰ دن ہیں، ان میں سے اپنی عادت کے دنوں کے برابر حَیض قرار دے اور اگر تاریخ تو مقرر تھی مگر حَیض کے دن مُعیّن نہ تھے تو یہ دسوں۱۰ دن خون نہ آنے کے حَیض ہیں۔

مسئلہ ۲۳: جس عورت کو تین۳ دن سے کم خون آ کر بند ہوگیا اور پندر۱۵ہ دن پورے نہ ہوئے کہ پھر آ گیا، تو پہلی مرتبہ جب سے خون آنا شروع ہوا ہے حَیض ہے، اب اگر اس کی کوئی عادت ہے تو عادت کے برابر حَیض کے دن شمار کر لے۔ ورنہ شروع سے دس۱۰ دن تک حَیض اور پچھلی مرتبہ کا خون اِستحاضہ۔

مسئلہ ۲۴: کسی کو پورے تین دن رات خون آ کر بند ہوگیا اور اس کی عادت اس سے زِیادہ کی تھی پھر تین دن رات

---

[1]...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب السادس في الدماء المختصة بالنساء، الفصل الأول، ج۱، ص۳۷.

کے بعد سفید رطوبت عادت کے دنوں تک آتی رہی تو اس کے لیے صرف وہی تین دن رات حَیض کے ہیں اور عادت بدل گئی۔

مسئلہ ۲۵: تین۳ دن رات سے کم خون آیا، پھر پندرہ دن تک پاک رہی، پھر تین دن رات سے کم آیا تو نہ پہلی مرتبہ کا حَیض ہے نہ یہ بلکہ دونوں اِستحاضہ ہیں۔

نِفاس کا بیان

نِفاس کس کو کہتے ہیں یہ ہم پہلے بیان کر آئے، اب اس کے متعلق مسائل بیان کرتے ہیں:

مسئلہ ۱: نِفاس میں کمی کی جانب کوئی مدت مقرر نہیں، نصف سے زِیادہ بچہ نکلنے کے بعد ایک آن بھی خون آیا تو وہ نِفاس ہے اور زِیادہ سے زِیادہ اس کا زمانہ چالیس۴۰ دن رات ہے اور نِفاس کی مدت کا شمار اس وقت سے ہوگا کہ آدھے سے زِیادہ بچہ نکل آیا اور اس بیان میں جہاں بچہ ہونے کا لفظ آئے گا اس کا مطلب آدھے سے زِیادہ باہر آجانا ہے۔[1]

مسئلہ ۲: کسی کو چالیس۴۰ دن سے زِیادہ خون آیا تو اگر اس کے پہلی بار بچہ پیدا ہوا ہے یا یہ یاد نہیں کہ اس سے پہلے بچہ پیدا ہونے میں کتنے دن خون آیا تھا، تو چالیس۴۰ دن رات نِفاس ہے باقی اِستحاضہ اور جو پہلی عادت معلوم ہو تو عادت کے دنوں تک نِفاس ہے اور جتنا زِیادہ ہے وہ اِستحاضہ، جیسے عادت تیس۳۰ دن کی تھی اس بار پینتالیس۴۵ دن آیا تو تیس۳۰ دن نِفاس کے ہیں اور پندرہ۱۵ اِستحاضہ کے۔[2]

مسئلہ ۳: بچہ پیدا ہونے سے پیشتر جو خون آیا نِفاس نہیں بلکہ اِستحاضہ ہے اگرچہ آدھا باہر آگیا ہو۔[3]

مسئلہ ۴: حمل ساقط ہوگیا اور اس کا کوئی عُضْو بن چکا ہے جیسے ہاتھ، پاؤں یا انگلیاں تو یہ خون نِفاس ہے۔[4] ورنہ اگر تین دن رات تک رہا اور اس سے پہلے پندرہ دن پاک رہنے کا زمانہ گزر چکا ہے تو حَیض ہے اور جو تین دن سے پہلے ہی بند ہو گیا یا ابھی پورے پندرہ دن طہارت کے نہیں گزرے ہیں تو اِستحاضہ ہے۔

مسئلہ ۵: پیٹ سے بچہ کاٹ کر نکالا گیا، تو اس کے آدھے سے زِیادہ نکالنے کے بعد نِفاس ہے۔[5]

مسئلہ ۶: حمل ساقط ہونے سے پہلے کچھ خون آیا کچھ بعد کو، تو پہلے والا اِستحاضہ ہے بعد والا نِفاس، یہ اس صورت میں

---

1 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الطهارة، الباب السادس في الدماء المختصة بالنساء، الفصل الثاني، ج١، ص٣٧.

2 ...... المرجع السابق.

3 ...... "الفتاوی التاتارخانية"، كتاب الطهارة، نوع آخر في النفاس، ج١، ص٣٩٣.

4 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الطهارة، الباب السادس في الدماء المختصة بالنساء، الفصل الثاني، ج١، ص٣٧.

5 ...... المرجع السابق.

ہے جب کوئی عُضْوْ بن چکا ہو، ورنہ پہلے والا اگر حَیض ہوسکتا ہے توحَیض ہے نہیں تو اِستحاضہ۔[1]

مسئلہ۷: حمل ساقط ہوا اور یہ معلوم نہیں کہ کوئی عُضْوْ بنا تھا یا نہیں، نہ یہ یاد کہ حمل کتنے دن کا تھا (کہ اسی سے عُضْوْ کا بننا نہ بننا معلوم ہو جاتا یعنی ایک سوبیس۱۲۰ دن ہوگئے ہیں تو عُضْوْ بن جانا قرار دیا جائے گا) اور بعد اسقاط کے خون ہمیشہ کو جاری ہوگیا تو اسے حَیض کے حکم میں سمجھے، کہ حَیض کی جو عادت تھی اس کے گزرنے کے بعد نہا کر نماز شروع کردے اور عادت نہ تھی تو دس دن کے بعد اور باقی وہی اَحکام ہیں جو حَیض کے بیان میں مذکور ہوئے۔[2]

مسئلہ۸: جس عورت کے دو۲ بچے جوڑواں پیدا ہوئے یعنی دونوں کے درمیان چھ۶ مہینے سے کم زمانہ ہے تو پہلا ہی بچہ پیدا ہونے کے بعد سے نِفاس سمجھا جائے گا، پھر اگر دوسرا چالیس۴۰ دن کے اندر پیدا ہوا اور خون آیا تو پہلے سے چالیس۴۰ دن تک نِفاس ہے، پھر اِستحاضہ اور اگر چالیس دن کے بعد پیدا ہوا تو اس پچھلے کے بعد جو خون آیا اِستحاضہ ہے نِفاس نہیں مگر دوسرے کے پیدا ہونے کے بعد بھی نہانے کا حکم دیا جائے گا۔[3]

مسئلہ۹: جس عورت کے تین بچے پیدا ہوئے کہ پہلے اور دوسرے میں چھ مہینے سے کم فاصلہ ہے۔ یوہیں دوسرے اور تیسرے میں اگرچہ پہلے اور تیسر۳ے میں چھ مہینے کا فاصلہ ہو جب بھی نِفاس پہلے ہی سے ہے[4]، پھر اگر چالیس۴۰ دن کے اندر یہ دونوں بھی پیدا ہوگئے تو پہلے کے بعد سے بڑھ سے بڑھ چالیس۴۰ دن تک نِفاس ہے اور اگر چالیس۴۰ دن کے بعد ہیں تو ان کے بعد جو خون آئے گا اِستحاضہ ہے مگر ان کے بعد بھی غُسل کا حکم ہے۔

مسئلہ۱۰: اگر دونوں میں چھ مہینے یا زِیادہ کا فاصلہ ہے تو دوسرے کے بعد بھی نِفاس ہے۔[5]

مسئلہ۱۱: چالیس دن کے اندر کبھی خون آیا کبھی نہیں تو سب نِفاس ہی ہے اگرچہ پندرہ۱۵ دن کا فاصلہ ہو جائے۔[6]

مسئلہ۱۲: اس کے رنگ کے متعلق وہی اَحکام ہیں جو حَیض میں بیان ہوئے۔

---

1. ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الطهارة، الباب السادس في الدماء المختصة بالنساء، الفصل الثاني، ج۱، ص۳۷.
2. ...... "الفتاوی التاتارخانية"، كتاب الطهارة، نوع آخر في النفاس، ج۱، ص۳۹٤.
3. ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الطهارة، الباب السادس في الدماء المختصة بالنساء، الفصل الثاني، ج۱، ص۳۷.
4. ...... المرجع السابق.
5. ...... المرجع السابق.
6. ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الطهارة، الباب السادس في الدماء المختصة بالنساء، الفصل الثاني، ج۱، ص۳۷.

حَیض و نِفاس کے متعلق احکام

مسئلہ۱: حَیض و نِفاس والی عورت کوقرآنِ مجید پڑھنا دیکھ کر، یازبانی اوراس کا چھونا اگر چہ اس کی جلد یا چولی یا حاشیہ کو ہاتھ یاانگلی کی نوک یابدن کا کوئی حصہ لگے یہ سب حرام ہیں۔[1]

مسئلہ۲: کاغذ کے پرچے پرکوئی سورہ یاآیت لکھی ہواس کا بھی چھونا حرام ہے۔[2]

مسئلہ۳: جزدان میں قرآنِ مجید ہوتو اُس جزدان کے چھونے میں حَرَج نہیں۔[3]

مسئلہ۴: اس حالت میں کُرتے کے دامن یا دوپٹے کے آنچل سے یا کسی ایسے کپڑے سے جس کو پہنے، اوڑھے ہوئے ہے قرآنِ مجید چُھونا حرام ہے غرض اس حالت میں قرآنِ مجید وکتبِ دینیہ پڑھنے اور چھونے کے متعلق وہی سب اَحکام ہیں جواس شخص کے بارے میں ہیں جس پرنہانا فرض ہے جن کا بیان غُسل کے باب میں گزرا۔

مسئلہ۵: معلّمہ کوحَیض یانِفاس ہوا تو ایک ایک کلمہ سانس توڑ توڑ کر پڑھائے اور ہجے کرانے میں کوئی حَرَج نہیں۔[4]

مسئلہ۶: دعائے قنوت پڑھنا اس حالت میں مکروہ ہے۔[5] **اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْتَعِیْنُکَ** سے **بِالْکُفَّارِ مُلْحِقٌ** تک دعائے قنوت ہے۔

مسئلہ۷: قرآنِ مجید کے علاوہ اَور تمام اذکار کلمہ شریف، درود شریف وغیرہ پڑھنا بلاکراہت جائز بلکہ مستحب ہے اور ان چیزوں کو وُضو یاکُلّی کرکے پڑھنا بہتر اور ویسے ہی پڑھ لیا جب بھی حَرَج نہیں اوران کے چھونے میں بھی حَرَج نہیں۔

مسئلہ۸: ایسی عورت کواذان کا جواب دینا جائز ہے۔[6]

مسئلہ۹: ایسی عورت کومسجد میں جانا حرام ہے۔[7]

مسئلہ۱۰: اگر چور یا درندے سے ڈر کر مسجد میں چلی گئی تو جائز ہے مگر اسے چاہئے کہ تیمّم کرلے۔ یوہیں مسجد میں پانی

---

1 ...... "الجوهرة النيرة"، كتاب الطهارة، باب الحيض، ص۳۹.

2 ...... المرجع السابق. 3 ...... المرجع السابق.

4 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب السادس في الدماء المختصة بالنساء، الفصل الرابع، ج۱، ص۳۸.

5 ...... یہ امام محمد رحمہ اللہ تعالٰی کا مذہب ہے مگر ظاہر الروایہ میں ہے کہ اس حالت میں دعائے قنوت پڑھنا مکروہ نہیں ہے۔ "التجنیس" لصاحب الهداية، جلد1 صفحہ 186 پر ہے کہ اسی پر فتویٰ ہے۔ (انظر:"الفتاوى الهندية"ج۱، ص۳۸."ردالمحتار"ج۱، ص۳۵۱).
یہ بھی ممکن ہے کہ کاتب سے مکروہ کے بعد "نہیں" لکھنا رہ گیا ہو اور صدرُ الشریعہ، بدرُ الطریقہ مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ الغنی کی اصل عبارت یوں ہو: دعائے قنوت پڑھنا اس حالت میں مکروہ نہیں ہے۔

6 ...... "الفتاوى الهندية"، المرجع السابق. 7 ...... المرجع السابق.

رکھا ہے یا کوآس ہے اور کہیں اَور پانی نہیں ملتا تو تیمّم کر کے جانا، جائز ہے۔[1]

مسئلہ ۱۱: عیدگاہ کے اندر جانے میں حَرَج نہیں۔[2]

مسئلہ ۱۲: ہاتھ بڑھا کر کوئی چیز مسجد سے لینا جائز ہے۔

مسئلہ ۱۳: خانۂ کعبہ کے اندر جانا اور اس کا طواف کرنا اگرچہ مسجد حرام کے باہر سے ہوا نکے لیے حرام ہے۔[3]

مسئلہ ۱۴: اس حالت میں روزہ رکھنا اور نماز پڑھنا حرام ہے۔[4]

مسئلہ ۱۵: ان دِنوں میں نمازیں معاف ہیں ان کی قضا بھی نہیں اور روزوں کی قضا اور دنوں میں رکھنا فرض ہے۔[5]

مسئلہ ۱۶: نماز کا آخر وقت ہوگیا اور ابھی تک نماز نہیں پڑھی کہ حَیض آیا، یا بچہ پیدا ہوا تو اس وقت کی نماز معاف ہوگئی اگرچہ اتنا تنگ وقت ہوگیا ہو کہ اس نماز کی گنجائش نہ ہو۔[6]

مسئلہ ۱۷: نماز پڑھتے میں حَیض آگیا، یا بچہ پیدا ہوا تو وہ نماز معاف ہے، البتہ اگر نفل نماز تھی تو اس کی قضا واجب ہے۔[7]

مسئلہ ۱۸: نماز کے وقت میں وُضو کر کے اتنی دیر تک ذکرِ الٰہی، درود شریف اور دیگر وظائف پڑھ لیا کرے جتنی دیر تک نماز پڑھا کرتی تھی کہ عادت رہے۔[8]

مسئلہ ۱۹: حَیض والی کو تین۳ دن سے کم خون آکر بند ہوگیا تو روزے رکھے اور وُضو کر کے نماز پڑھے، نہانے کی ضرورت نہیں، پھر اس کے بعد اگر پندرہ۱۵ دن کے اندر خون آیا تو اب نہائے اور عادت کے دن نکال کر باقی دنوں کی قضا پڑھے اور

---

1 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الطهارة، الباب السادس في الدماء المختصة بالنساء، الفصل الرابع، ج ١، ص٣٨.

2 ...... المرجع السابق.

3 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الطهارة، الباب السادس في الدماء المختصة بالنساء، الفصل الرابع، ج ١، ص٣٨.

4 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الطهارة، الباب السادس في الدماء المختصة بالنساء، الفصل الرابع، ج ١، ص٣٨.

و "الدرالمختار" و"ردالمحتار"، كتاب الطهارة، باب الحيض، مطلب: لو أفتى مفت بشيء من هذه الأقوال في مواضع الضرورة... إلخ، ج ١، ص ٥٣٢.

5 ...... "الدرالمختار"، كتاب الطهارة، باب الحيض، ج ١، ص ٥٣٢.

6 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الطهارة، الباب السادس في الدماء المختصة بالنساء، الفصل الرابع، ج ١، ص٣٨.

7 ...... المرجع السابق، و "الفتاوی الرضوية"، ج ٤، ص٣٤٩.

8 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الطهارة، الباب السادس في الدماء المختصة بالنساء، الفصل الرابع، ج ١، ص٣٨.

جس کی کوئی عادت نہیں وہ دس۱۰ دن کے بعد کی نمازیں قضا کرے، ہاں اگر عادت کے دنوں کے بعد یا بے عادت والی نے دس۱۰ دن کے بعد غُسل کرلیا تھا تو ان دنوں کی نمازیں ہوگئیں قضا کی حاجت نہیں اور عادت کے دنوں سے پہلے کے روزوں کی قضا کرے اور بعد کے روزے ہر حال میں ہوگئے۔

مسئلہ۲۰: جس عورت کو تین۳ دن رات کے بعد حَیض بند ہوگیا اور عادت کے دن ابھی پورے نہ ہوئے یا نِفاس کا خون عادت پوری ہونے سے پہلے بند ہوگیا، تو بند ہونے کے بعد ہی غُسل کر کے نماز پڑھنا شروع کردے۔ عادت کے دنوں کا انتظار نہ کرے۔[1]

مسئلہ۲۱: عادت کے دنوں سے خون مُتجاوِز ہوگیا، تو حَیض میں دس دن اور نِفاس میں چالیس دن تک انتظار کرے اگر اس مدت کے اندر بند ہوگیا تو اب سے نہا دھو کر نماز پڑھے اور جو اس مدت کے بعد بھی جاری رہا تو نہائے اور عادت کے بعد باقی دنوں کی قضا کرے۔[2]

مسئلہ۲۲: حَیض یا نِفاس عادت کے دن پورے ہونے سے پہلے بند ہوگیا تو آخرِ وقتِ مستحب تک انتظار کر کے نہا کر نماز پڑھے اور جو عادت کے دن پورے ہو چکے تو انتظار کی کچھ حاجت نہیں۔[3]

مسئلہ۲۳: حیض پورے دس دن پر اور نِفاس پورے چالیس دن پر ختم ہوا اور نماز کے وقت میں اگر اتنا بھی باقی ہو کہ اللہ اکبر کا لفظ کہے تو اس وقت کی نماز اس پر فرض ہوگئی، نہا کر اس کی قضا پڑھے اور اگر اس سے کم میں بند ہوا اور اتنا وقت ہے کہ جلدی سے نہا کر اور کپڑے پہن کر ایک بار اللہ اکبر کہہ سکتی ہے تو فرض ہوگئی قضا کرے ورنہ نہیں۔[4]

مسئلہ۲۴: اگر پورے دس دن پر پاک ہوئی اور اتنا وقت رات کا باقی نہیں کہ ایک بار اللہ اکبر کہہ لے تو اس دن کا روزہ اس پر واجب ہے اور جو کم میں پاک ہوئی اور اتنا وقت ہے کہ صبحِ صادق ہونے سے پہلے نہا کر کپڑے پہن کر اللہ اکبر کہہ سکتی ہے تو روزہ فرض ہے، اگر نہالے تو بہتر ہے ورنہ بے نہائے نیت کرلے اور صبح کو نہالے اور جو اتنا وقت بھی نہیں تو اس دن کا روزہ فرض نہ ہوا، البتہ روزہ داروں کی طرح رہنا واجب ہے، کوئی بات ایسی جو روزے کے خلاف ہو مثلاً کھانا،

1...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الطهارة، باب الحيض، ج ١، ص٥٣٧.
و "الفتاوى الرضوية"، ج٤، ص٣٦٤،٣٦٥.

2...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الطهارة، باب الحيض، ج ١، ص٥٢٤، وغيرهما.

3...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الطهارة، باب الحيض، ومطلب: لو أفتى مفت بشيء... إلخ، ج ١، ص٥٣٨.

4...... المرجع السابق، ص٥٤٢،وغيره.

پینا حرام ہے۔

مسئلہ ۲۵: روزے کی حالت میں حَیض یا نِفاس شروع ہوگیا تو وہ روزہ جاتا رہا اس کی قضا رکھے، فرض تھا تو قضا فرض ہے اور نَفل تھا تو قضا واجب۔ (1)

مسئلہ ۲۶: حَیض و نِفاس کی حالت میں سجدۂ شکر و سجدۂ تلاوت حرام ہے اور آیت سجدہ سننے سے اس پر سجدہ واجب نہیں۔ (2)

مسئلہ ۲۷: سوتے وقت پاک تھی اور صبح سو کر اٹھی تو اثر حَیض کا دیکھا تو اسی وقت سے حَیض کا حکم دیا جائے گا، عشاء کی نماز نہیں پڑھی تھی تو پاک ہونے پر اس کی قضا فرض ہے۔ (3)

مسئلہ ۲۸: حَیض والی سو کر اٹھی اور گدی پر کوئی نشان حَیض کا نہیں تو رات ہی سے پاک ہے نہا کر عشاء کی قضا پڑھے۔

مسئلہ ۲۹: ہم بستری یعنی جماع اس حالت میں حرام ہے۔ (4)

مسئلہ ۳۰: ایسی حالت میں جماع جائز جاننا کفر ہے اور حرام سمجھ کر کرلیا تو سخت گنہگار ہوا اس پر توبہ فرض ہے اور آمد کے زمانہ میں کیا تو ایک دینار اور قریب ختم کے کیا تو نصف دینار خیرات کرنا مُستَحَب۔

مسئلہ ۳۱: اس حالت میں ناف سے گھٹنے تک عورت کے بدن سے مرد کا اپنے کسی عُضْو سے چھونا جائز نہیں جب کہ کپڑا وغیرہ حائل نہ ہو شَہوت سے ہو یا بے شَہوت اور اگر ایسا حائل ہو کہ بدن کی گرمی محسوس نہ ہوگی تو حَرَج نہیں۔ (5)

مسئلہ ۳۲: ناف سے اوپر اور گھٹنے سے نیچے چھونے یا کسی طرح کا نفع لینے میں کوئی حَرَج نہیں۔ یوہیں بوس و کنار بھی جائز ہے۔ (6)

---

1 ...... "الدرالمختار" و"ردالمحتار"، كتاب الطهارة، باب الحيض، مطلب: لو أفتى مفت بشيء من هذه الأقوال... إلخ، ج١، ص٥٣٣، وغيره.

2 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب السادس في الدماء المختصة بالنساء، الفصل الرابع، ج١، ص٣٨.
و "ردالمحتار"، كتاب الطهارة، باب الحيض، مطلب: لوأفتى مفت بشيء... إلخ، ج١، ص٥٣٢.

3 ...... "الدرالمختار" و"ردالمحتار"، كتاب الطهارة، باب الحيض، مطلب: لو أفتى مفت بشيء... إلخ، ج ١، ص ٥٣٣.

4 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب السادس في الدماء المختصة بالنساء، الفصل الرابع، ج١، ص٣٩.

5 ...... "الدرالمختار" و"ردالمحتار"، كتاب الطهارة، باب الحيض، مطلب: لوأفتى مفت بشيء من هذه الأقوال في مواضع الضرورة... إلخ، ج١، ص٥٣٤.

6 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب السادس في الدماء المختصة بالنساء، الفصل الرابع، ج١، ص٣٩.

مسئلہ ۳۳: اپنے ساتھ کھلانا یا ایک جگہ سونا جائز ہے بلکہ اس وجہ سے ساتھ نہ سونا مکروہ ہے۔[1]

مسئلہ ۳۴: اس حالت میں عورت مرد کے ہر حصۂ بدن کو ہاتھ لگا سکتی ہے۔[2]

مسئلہ ۳۵: اگر ہمراہ سونے میں غلبۂ شہوت اور اپنے کو قابو میں نہ رکھنے کا احتمال ہو تو ساتھ نہ سوئے اور اگر گمان غالب ہو تو ساتھ سونا گناہ۔

مسئلہ ۳۶: پورے دس دن پر ختم ہوا تو پاک ہوتے ہی اس سے جماع جائز ہے، اگرچہ اب تک غُسل نہ کیا ہو مگر مستحب یہ ہے کہ نہانے کے بعد جماع کرے۔[3]

مسئلہ ۳۷: دس دن سے کم میں پاک ہوئی تو تاوقتیکہ غُسل نہ کرلے یا وہ وقتِ نماز جس میں پاک ہوئی گزر نہ جائے جماع جائز نہیں اور اگر وقت اتنا نہیں تھا کہ اس میں نہا کر کپڑے پہن کر اللہ اکبر کہہ سکے تو اس کے بعد کا وقت گزر جائے یا غُسل کرلے تو جائز ہے ورنہ نہیں۔[4]

مسئلہ ۳۸: عادت کے دن پورے ہونے سے پہلے ہی ختم ہو گیا تو اگرچہ غُسل کرلے جماع ناجائز ہے تاوقتیکہ عادت کے دن پورے نہ ہولیں، جیسے کسی کی عادت چھ۶ دن کی تھی اور اس مرتبہ پانچ ہی روز آیا تو اسے حکم ہے کہ نہا کر نماز شروع کردے مگر جماع کے لیے ایک دن اور انتظار کرنا واجب ہے۔[5]

مسئلہ ۳۹: حَیض سے پاک ہوئی اور پانی پر قدرت نہیں کہ غُسل کرے اور غُسل کا تیمّم کیا تو اس سے صحبت جائز نہیں جب تک اس تیمّم سے نماز نہ پڑھ لے، نماز پڑھنے کے بعد اگرچہ پانی پر قادر ہو کر غُسل نہ کیا صحبت جائز ہے۔[6]

فائدہ: ان باتوں میں نِفاس کے وہی اَحکام ہیں جو حَیض کے ہیں۔

مسئلہ ۴۰: نِفاس میں عورت کو زچہ خانے سے نکلنا جائز ہے، اس کو ساتھ کھلانے یا اس کا جھوٹا کھانے میں حَرَج نہیں۔ ہندوستان میں جو بعض جگہ ان کے برتن تک الگ کردیتی ہیں بلکہ ان برتنوں کو مثل نجس کے جانتی ہیں یہ ہندوؤں کی رسمیں

---

1 ...... "ردالمحتار"، كتاب الطهارة، باب الحيض، مطلب: لو أفتى مفت بشيء من هذه الأقوال في مواضع الضرورة... إلخ، ج١، ص٥٣٤، و "الفتاوى الرضوية"، ج٤، ص٣٥٥.

2 ...... "البحر الرائق"، كتاب الطهارة، باب الحيض، ج١، ص٣٤٤.

3 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب السادس في الدماء المختصة بالنساء، الفصل الرابع، ج١، ص٣٩.

4 ...... المرجع السابق.

5 ...... المرجع السابق،وغيره.

6 ...... المرجع السابق.

ہیں، ایسی بے ہُودہ رسموں سے اِحتِیاط لازم، اکثر عورتوں میں یہ رواج ہے کہ جب تک چلّہ پورا نہ ہولے اگرچہ نِفاس ختم ہولیا ہو، نہ نماز پڑھیں نہ اپنے کو قابل نماز کے جانیں یہ محض جہالت ہے جس وقت نِفاس ختم ہوا اسی وقت سے نہا کر نماز شروع کر دیں اگر نہانے سے بیماری کا پورا اندیشہ ہو تو تیمّم کرلیں۔[1]

مسئلہ ۴۱: بچہ ابھی آدھے سے زِیادہ پیدا نہیں ہوا اور نماز کا وقت جا رہا ہے اور یہ گمان ہے کہ آدھے سے زِیادہ باہر ہونے سے پیشتر وقت ختم ہو جائے گا تو اس وقت کی نماز جس طرح ممکن ہو پڑھے، اگر قیام، رکوع، سجود نہ ہو سکے، اشارے سے پڑھے، وُضو نہ کر سکے، تیمّم سے پڑھے اور اگر نہ پڑھی تو گناہ گار ہوئی توبہ کرے اور بعد طہارت قضا پڑھے۔[2]

اِستحاضہ کا بیان

حدیث ۱: صحیحین میں ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے مروی کہ فاطمہ بنتِ ابی حُبَیش رضی اللہ تعالٰی عنہا نے عرض کی یارسول اللہ! مجھے اِستحاضہ آتا ہے اور پاک نہیں رہتی تو کیا نماز چھوڑ دوں؟ فرمایا: ''نہ، یہ تو رگ کا خون ہے، حَیض نہیں ہے، تو جب حَیض کے دن آئیں نماز چھوڑ دے اور جب جاتے رہیں خون دھو اور نماز پڑھ۔'' [3]

حدیث ۲: ابوداود و نَسائی کی روایت میں فاطمہ بنتِ ابی حُبَیش رضی اللہ تعالٰی عنہا سے یوں ہے کہ ان سے رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا کہ: ''جب حَیض کا خون ہو تو سیاہ ہوگا، شناخت میں آئے گا، جب یہ ہو نماز سے باز رہ اور جب دوسری قسم کا ہو تو وُضو کر اور نماز پڑھ، کہ وہ رَگ کا خون ہے۔'' [4]

حدیث ۳: اِمام مالک و ابوداود و دارمی کی روایت میں ہے کہ ایک عورت کے خون بہتا رہتا، اس کے لیے ام المومنین امّ سَلَمہ رضی اللہ تعالٰی عنہا نے حضور سے فتویٰ پوچھا، ارشاد فرمایا کہ: ''اس بیماری سے پیشتر مہینے میں جتنے دن راتیں حَیض آتا تھا ان کی گنتی شمار کرے، مہینے میں انھیں کی مقدار نماز چھوڑ دے اور جب وہ دن جاتے رہیں، تو نہائے اور لنگوٹ باندھ کر نماز پڑھے۔'' [5]

حدیث ۴: ابوداود و تِرمذی کی روایت ہے ارشاد فرمایا: ''جن دنوں میں حَیض آتا تھا، ان میں نمازیں چھوڑ دے، پھر

---

1 ...... "الفتاوی الرضویة"، ج٤، ص٣٥٥-٣٥٦، وغیرہ.

2 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطھارة، باب الحیض، مطلب في حکم وطء المستحاضة... إلخ، ج١، ص٥٤٥.

3 ...... "صحیح مسلم"، کتاب الحیض، باب المستحاضة وغسلھا وصلا تھا، الحدیث: ٣٣٣، ص١٨٣.

4 ...... "سنن أبي داود"، کتاب الطھارة، باب إذا أقبلت الحیضة تدع الصلاة، الحدیث: ٢٨٦، ج١، ص١٣١.

5 ...... "المؤطأ" لإمام مالك، کتاب الطھارة، باب المستحاضة، الحدیث: ١٤٠، ج١، ص٧٧.

نہائے اور ہر نماز کے وقت وُضو کرے اور روزہ رکھے اور نماز پڑھے۔'' [1]

اِستحاضہ کے احکام

مسئلہ ۱: اِستحاضہ میں نہ نماز معاف ہے نہ روزہ، نہ ایسی عورت سے صحبت حرام۔ [2]

مسئلہ ۲: اِستحاضہ اگر اس حد تک پہنچ گیا کہ اس کو اتنی مہلت نہیں ملتی کہ وُضو کر کے فرض نماز ادا کر سکے تو نماز کا پورا ایک وقت شروع سے آخر تک اسی حالت میں گزر جانے پر اس کو معذور کہا جائیگا، ایک وُضو سے اس وقت میں جتنی نمازیں چاہے پڑھے، خون آنے سے اس کا وضو نہ جائے گا۔ [3]

مسئلہ ۳: اگر کپڑا وغیرہ رکھ کر اتنی دیر تک خون روک سکتی ہے کہ وُضو کر کے فرض پڑھ لے تو عذر ثابت نہ ہوگا۔ [4]

مسئلہ ۴: ہر وہ شخص جس کو کوئی ایسی بیماری ہے کہ ایک وقت پورا ایسا گزر گیا کہ وُضو کے ساتھ نمازِ فرض ادا نہ کر سکا وہ معذور ہے، اس کا بھی یہی حکم ہے کہ وقت میں وُضو کر لے اور آخر وقت تک جتنی نمازیں چاہے اس وُضو سے پڑھے، اس بیماری سے اس کا وُضو نہیں جاتا، جیسے قطرے کا مرض، یا دست آنا، یا ہوا خارِج ہونا، یا دُکھتی آنکھ سے پانی گرنا، یا پھوڑے، یا ناصور سے ہر وقت رطوبت بہنا، یا کان، ناف، پِستان سے پانی نکلنا کہ یہ سب بیماریاں وُضو توڑنے والی ہیں، ان میں جب پورا ایک وقت ایسا گزر گیا کہ ہر چند کوشش کی مگر طہارت کے ساتھ نماز نہ پڑھ سکا تو عذر ثابت ہو گیا۔ [5]

مسئلہ ۵: جب عذر ثابت ہو گیا تو جب تک ہر وقت میں ایک ایک بار بھی وہ چیز پائی جائے معذور ہی رہے گا، مثلاً عورت کو ایک وقت تو اِستحاضہ نے طہارت کی مہلت نہیں دی اب اتنا موقع ملتا ہے کہ وُضو کر کے نماز پڑھ لے مگر اب بھی ایک آدھ دفعہ ہر وقت میں خون آجاتا ہے تو اب بھی معذور ہے۔ یوہیں تمام بیماریوں میں اور جب پورا وقت گزر گیا اور خون نہیں آیا تو اب معذور نہ رہی جب پھر کبھی پہلی حالت پیدا ہو جائے تو پھر معذور ہے اس کے بعد پھر اگر پورا وقت خالی گیا تو عذر جاتا رہا۔ [6]

مسئلہ ۶: نماز کا کچھ وقت ایسی حالت میں گزرا کہ عذر نہ تھا اور نماز نہ پڑھی اور اب پڑھنے کا ارادہ کیا تو اِستحاضہ یا بیماری سے وُضو جاتا رہتا ہے غرض یہ باقی وقت یوہیں گزر گیا اور اسی حالت میں نماز پڑھ لی تو اب اس کے بعد کا وقت بھی پورا اگر

1...... "جامع الترمذي"، أبواب الطهارة، باب ماجاء أن المستحاضة تتوضأ لكل صلاة، الحديث: ١٢٦، ج١، ص١٧٤.

2...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب السادس في الدماء المختصة بالنساء، الفصل الرابع، ج١، ص٣٩.

3...... المرجع السابق، ص٤١.

4...... المرجع السابق.

5...... "الدرالمختار" و"ردالمحتار"، كتاب الطهارة، باب الحيض، مطلب في أحكام المعذور، ج١، ص٥٥٤.

6...... "البحر الرائق"، كتاب الطهارة، باب الحيض، ج١، ص٣٧٦.

اسی اِستحاضہ یا بیماری میں گزر گیا تو وہ پہلی بھی ہوگئی اور اگر اس وقت اتنا موقع ملا کہ وُضو کر کے فرض پڑھ لے تو پہلی نماز کا اعادہ کرے۔[1]

مسئلہ ۷: خون بہتے میں وُضو کیا اور وضو کے بعد خون بند ہوگیا اور اسی وُضو سے نماز پڑھی اور اس کے بعد جو دوسرا وقت آیا وہ بھی پورا گزر گیا کہ خون نہ آیا تو پہلی نماز کا اعادہ کرے۔ یوہیں اگر نماز میں بند ہوا اور اس کے بعد دوسرے میں بالکل نہ آیا جب بھی اعادہ کرے۔[2]

مسئلہ ۸: فرض نماز کا وقت جانے سے معذور کا وُضو ٹوٹ جاتا ہے جیسے کسی نے عصر کے وقت وُضو کیا تھا تو آفتاب کے ڈوبتے ہی وُضو جاتا رہا اور اگر کسی نے آفتاب نکلنے کے بعد وُضو کیا تو جب تک ظہر کا وقت ختم نہ ہو وُضو نہ جائے گا کہ ابھی تک کسی فرض نماز کا وقت نہیں گیا۔[3]

مسئلہ ۹: وُضو کرتے وقت وہ چیز نہیں پائی گئی جس کے سبب معذور ہے اور وُضو کے بعد بھی نہ پائی گئی یہاں تک کہ باقی پورا وقت نماز کا خالی گیا تو وقت کے جانے سے وُضو نہیں ٹوٹا۔ یوہیں اگر وُضو سے پیشتر پائی گئی مگر نہ وُضو کے بعد باقی وقت میں پائی گئی نہ اس کے بعد دوسرے وقت میں تو وقت[4] جانے سے وضو نہ ٹوٹے گا۔

مسئلہ ۱۰: اور اگر اس وقت میں وُضو سے پیشتر وہ چیز پائی گئی اور وُضو کے بعد بھی وقت میں پائی گئی یا وُضو کے اندر پائی گئی اور وُضو کے بعد اس وقت میں نہ پائی گئی مگر بعد والے میں پائی گئی، تو وقت ختم ہونے پر وُضو جاتا رہے گا اگرچہ وہ حدث نہ پایا جائے۔

مسئلہ ۱۱: معذور کا وُضو اس چیز سے نہیں جاتا جس کے سبب معذور ہے، ہاں اگر کوئی دوسری چیز وُضو توڑنے والی پائی

1...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الطهارة، الباب السادس في الدماء المختصة بالنساء، الفصل الرابع، ج١، ص٤٠.

2...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الطهارة، الباب السادس في الدماء المختصة بالنساء، الفصل الرابع، ج١، ص٤١.

3...... "الدرالمختار"، و"ردالمحتار"، كتاب الطهارة، باب الحيض، مطلب في أحكام المعذور، ج١، ص٥٥٥.
و "الفتاوی الهندية"، كتاب الطهارة، الباب السادس في الدماء المختصة بالنساء، الفصل الرابع، ج١، ص٤١.

4...... اس صورت میں دو احتمال ہیں ایک یہ کہ وُضو کے اندر بھی پائی گئی بعد کو ختم وقت ثانی تک نہیں دوسرا یہ کہ وُضو کے اندر بھی نہ پائی گئی صرف پہلے پائی گئی پہلی صورت میں وہ وُضو وُضوئے معذور تھا لیکن جب کہ اس کے بعد انقطاع تام ہوگیا معذور نہ رہا تو وُضوئے معذور ختم وقت سے پہلے بوجہ زوال عذر باطل ہوگیا وقت جانے سے کیا ٹوٹے اور صورت ثانیہ میں ظاہر ہے کہ یہ وُضو انقطاع پر ہے اور ختم وقت تک انقطاع مستمر رہا تو خروج وقت سے نہ ٹوٹے گا اگرچہ وقت دوم میں منقطع نہ بھی ہوتا وقت دوم میں انقطاع کا ذکر اس لیے ہے کہ حکم دونوں صورتوں کو شامل ہو۔۱۲ منہ

گئی توؤضو جاتا رہا۔ مثلاً جس کو قطرے کا مرض ہے، ہوا نکلنے سے اس کا وُضو جاتا رہے گا اور جس کو ہوا نکلنے کا مرض ہے، قطرے سے وُضو جاتا رہے گا۔[1]

مسئلہ ۱۲: معذور نے کسی حدث کے بعد وُضو کیا اور وُضو کرتے وقت وہ چیز نہیں ہے جس کے سبب معذور ہے، پھر وُضو کے بعد وہ عذر والی چیز پائی گئی توؤضو جاتا رہا، جیسے اِستحاضہ والی نے پاخانہ پیشاب کے بعد وُضو کیا اور وُضو کرتے وقت خون بند تھا بعد وُضو کے آیا توؤضو ٹوٹ گیا[2] اور اگر وُضو کرتے وقت وہ عذر والی چیز بھی پائی جاتی تھی تو اب وُضو کی ضرورت نہیں۔

مسئلہ ۱۳: معذور کے ایک نتھنے سے خون آرہا تھا وُضو کے بعد دوسرے نتھنے سے آیا وُضو جاتا رہا، یا ایک زخم بہ رہا تھا اب دوسرا بہا، یہاں تک کہ چیچک کے ایک دانہ سے پانی آرہا تھا اب دوسرے دانہ سے آیا وُضو ٹوٹ گیا۔[3]

مسئلہ ۱۴: اگر کسی ترکیب سے عذر جاتا رہے یا اس میں کمی ہو جائے تو اس ترکیب کا کرنا فرض ہے، مثلاً کھڑے ہو کر پڑھنے سے خون بہتا ہے اور بیٹھ کر پڑھے تو نہ بہے گا تو بیٹھ کر پڑھنا فرض ہے۔[4]

مسئلہ ۱۵: معذور کو ایسا عذر ہے جس کے سبب کپڑے نجس ہو جاتے ہیں تو اگر ایک درم سے زِیادہ نجس ہو گیا اور جانتا ہے کہ اتنا موقع ہے کہ اسے دھو کر پاک کپڑوں سے نماز پڑھ لوں گا تو دھو کر نماز پڑھنا فرض ہے اور اگر جانتا ہے کہ نماز پڑھتے پڑھتے پھر اتنا ہی نجس ہو جائے گا تو دھونا ضروری نہیں اُسی سے پڑھے اگرچہ مصلیٰ بھی آلودہ ہو جائے کچھ حَرَج نہیں اور اگر درہم کے برابر ہے تو پہلی صورت میں دھونا واجب اور درہم سے کم ہے تو سنّت اور دوسری صورت میں مطلقاً نہ دھونے میں کوئی حَرَج نہیں۔[5]

مسئلہ ۱۶: اِستحاضہ والی اگر غُسل کر کے ظہر کی نماز آخر وقت میں اور عصر کی وُضو کر کے اول وقت میں اور مغرب کی غُسل کر کے آخر وقت میں اور عشاء کی وُضو کر کے اوّل وقت میں پڑھے اور فجر کی بھی غُسل کر کے پڑھے تو بہتر ہے اور عجب نہیں کہ یہ ادب جو حدیث میں ارشاد ہوا ہے اس کی رعایت کی برکت سے اس کے مرض کو بھی فائدہ پہنچے۔

مسئلہ ۱۷: کسی زخم سے ایسی رطوبت نکلے کہ بہے نہیں، تو نہ اس کی وجہ سے وُضو ٹوٹے، نہ معذور ہو، نہ وہ رطوبت ناپاک۔[6]

---

1 ...... "الدرالمختار" و"ردالمحتار"، كتاب الطهارة، باب الحيض، مطلب في أحكام المعذور، ج۱، ص۵۵۷.

2 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب السادس في الدماء المختصة بالنساء، الفصل الرابع، ج۱، ص۴۱.

3 ...... المرجع السابق.

4 ...... المرجع السابق.

5 ...... المرجع السابق،وغيره.

6 ...... "الفتاوى الرضوية"، ج۴، ص۳۷۱.

نَجاستوں کا بیان

حدیث ۱: صحیح بُخاری ومسلِم میں اسما بنت ابوبکر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے مروی، کہ ایک عورت نے عرض کی یارسول اللہ! ہم میں جب کسی کے کپڑے کوحَیض کا خون لگ جائے تو کیا کرے؟ فرمایا: ''جب تم میں کسی کا کپڑا حَیض کے خون سے آلودہ ہوجائے تو اسے کھرچے، پھر پانی سے دھوئے تب اُس میں نماز پڑھے۔'' [1]

حدیث ۲: صحیحین میں ہے ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا فرماتی ہیں، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے کپڑے سے مَنی کو میں دھوتی، پھر حضور نماز کوتشریف لے جاتے اور دھونے کا نشان اس میں ہوتا۔ [2]

حدیث ۳: صحیح مسلِم میں ہے فرماتی ہیں، کہ میں رُسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے کپڑے سے مَنی کو مَل ڈالتی، پھر حضوراس میں نماز پڑھتے۔ [3]

حدیث ۴: صحیح مسلِم میں عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے مروی، رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں: ''چمڑا جب پکالیا جائے، پاک ہوجائے گا۔'' [4]

حدیث ۵: اِمام مالِک ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے حکم فرمایا: ''کہ مُردار کی کھالیں جب پکالی جائیں توانھیں کام میں لایا جائے۔'' [5]

حدیث ۶: امام احمد وابو داود ونَسائی نے روایت کی، رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے درندوں کی کھال سے منع فرمایا۔ [6]

حدیث ۷: دوسری روایت میں ہے ان کے پہننے اوران پر بیٹھنے سے منع فرمایا۔ [7]

---

1 ...... "صحيح البخاري"، كتاب الحيض، باب غسل دم المحيض، الحديث: ٣٠٧، ج١، ص١٢٥.

2 ...... "صحيح البخاري"، كتاب الوضوء، باب غسل المني... إلخ، الحديث: ٢٣٠، ج١، ص٩٩.

3 ...... "صحيح مسلم"، كتاب الطهارة، باب حكم المني، الحديث: ٢٨٨، ص١٦٦.

4 ...... "صحيح مسلم"، كتاب الحيض، باب طهارة جلود الميتة بالدباغ، الحديث: ٣٦٦، ص١٩٤.

5 ...... " المؤطأ " لإ مام مالك، كتاب الصيد، باب ماجاء في جلود الميتة، الحديث: ١١٠٧، ج٢، ص٥٤.

6 ...... "سنن أبي داود"، كتاب اللباس، باب في جلود النمور والسباع، الحديث: ٤١٣٢، ج٤، ص٩٣.

7 ...... "سنن أبي داود"، كتاب اللباس، باب في جلود النمور والسباع، الحديث: ٤١٣١، ج٤، ص٩٣.

نَجاستوں کے متعلق احکام

نَجاست دوقسم ہے، ایک وہ جس کا حکم سَخْت ہے اس کوغلیظہ کہتے ہیں، دوسری وہ جس کا حکم ہلکا ہے اس کوخفیفہ کہتے ہیں۔

مسئلہ۱: نَجاستِ غلیظہ کا حکم یہ ہے کہ اگر کپڑے یا بدن میں ایک درہم سے زِیادہ لگ جائے، تو اس کا پاک کرنا فرض ہے، بے پاک کیے نماز پڑھ لی تو ہوگی ہی نہیں اور قصداً پڑھی تو گناہ بھی ہوا اور اگر بہ نیتِ اِستخفاف ہے تو کفر ہوا اور اگر درہم کے برابر ہے تو پاک کرنا واجب ہے کہ بے پاک کیے نماز پڑھی تو مکروہِ تحریمی ہوئی یعنی ایسی نماز کا اِعادہ واجب ہے اور قصداً پڑھی تو گنہگار بھی ہوا اور اگر درہم سے کم ہے تو پاک کرنا سنّت ہے، کہ بے پاک کیے نماز ہوگئی مگر خلافِ سنّت ہوئی اور اس کا اِعادہ بہتر ہے۔

مسئلہ۲: اگر نَجاست گاڑھی ہے جیسے پاخانہ، لید، گوبر تو درہم کے برابر، یا کم، یا زِیادہ کے معنی یہ ہیں کہ وزن میں اس کے برابر یا کم یا زِیادہ ہو اور درہم کا وزن شریعت میں اس جگہ ساڑھے چار ماشے اور زکوٰۃ میں تین ماشہ رتی ۱ $\frac{1}{5}$ ہے اور اگر پتلی ہو، جیسے آدمی کا پیشاب اور شراب تو درہم سے مراد اس کی لنبائی چوڑائی ہے اور شریعت نے اس کی مقدار ہتھیلی کی گہرائی کے برابر بتائی یعنی ہتھیلی خوب پھیلا کر ہموار رکھیں اور اس پر آہستہ سے اتنا پانی ڈالیں کہ اس سے زِیادہ پانی نہ رک سکے، اب پانی کا جتنا پھیلاؤ ہے اتنا بڑا درہم سمجھا جائے اور اس کی مقدار تقریباً یہاں کے روپے کے برابر ہے۔

مسئلہ۳: نجس تیل کپڑے پر گرا اور اسوقت درہم کے برابر نہ تھا، پھر پھیل کر درہم کے برابر ہو گیا تو اس میں علما کو بہت اختلاف ہے اور راجح یہ ہے کہ اب پاک کرنا واجب ہو گیا۔[1]

مسئلہ۴: نَجاستِ خفیفہ کا یہ حکم ہے کہ کپڑے کے حصہ یا بدن کے جس عُضْو میں لگی ہے، اگر اس کی چوتھائی سے کم ہے (مثلاً دامن میں لگی ہے تو دامن کی چوتھائی سے کم، آستین میں اس کی چوتھائی سے کم۔ یوہیں ہاتھ میں ہاتھ کی چوتھائی سے کم ہے) تو معاف ہے کہ اس سے نماز ہو جائے گی اور اگر پوری چوتھائی میں ہو تو بے دھوئے نماز نہ ہوگی۔[2]

---

1 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الطهارة، الباب السابع في النجاسة و أحكامها، الفصل الثاني، ج۱، ص۴۷،وغیرہ.

2 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الطهارة، الباب السابع في النجاسة و أحكامها، الفصل الثاني، ج۱، ص۴۶.

و "الدرالمختار" و"ردالمحتار"، كتاب الطهارة، باب الأنجاس، مبحث في بول الفأرة... إلخ، ج۱، ص۵۷۸.

مسئلہ۵: نَجاستِ خفیفہ اور غلیظہ کے جو الگ الگ حکم بتائے گئے، یہ اُسی وقت ہیں کہ بدن یا کپڑے میں لگے اور اگر کسی پتلی چیز جیسے پانی یا سرکہ میں گرے تو چاہے غلیظہ ہو یا خفیفہ، کُل ناپاک ہو جائے گی اگرچہ ایک قطرہ گرے جب تک وہ پتلی چیز حدِ کثرت پر یعنی دَہ در دَہ نہ ہو۔[1]

مسئلہ۶: انسان کے بدن سے جو ایسی چیز نکلے کہ اس سے غُسل یا وُضو واجب ہو نَجاستِ غلیظہ ہے، جیسے پاخانہ، پیشاب، بہتا خون، پیپ، بھر مونھ قے، حَیض و نِفاس و اِستحاضہ کا خون، مَنی، مَذی، وَدی۔[2]

مسئلہ۷: شہیدِ فقہی[3] کا خون جب تک اس کے بدن سے جدا نہ ہو پاک ہے۔[4]

مسئلہ۸: دُکھتی آنکھ سے جو پانی نکلے نَجاست غلیظہ ہے۔ یوہیں ناف یا پِستان سے درد کے ساتھ پانی نکلے نَجاستِ غلیظہ ہے۔[5]

مسئلہ۹: بلغمی رطوبت ناک یا مونھ سے نکلے نجس نہیں اگرچہ پیٹ سے چڑھے اگرچہ بیماری کے سبب ہو۔[6]

مسئلہ۱۰: دودھ پیتے لڑکے اور لڑکی کا پیشاب نَجاستِ غلیظہ ہے۔[7] یہ جو اکثر عوام میں مشہور ہے کہ دودھ پیتے بچوں کا پیشاب پاک ہے محض غلط ہے۔

مسئلہ۱۱: شِیر خوار بچے نے دودھ ڈال دیا اگر بھر مونھ ہے نَجاستِ غلیظہ ہے۔[8]

مسئلہ۱۲: خشکی کے ہر جانور کا بہتا خون، مردار کا گوشت اور چربی (یعنی وہ جانور جس میں بہتا ہوا خون ہوتا ہے اگر بغیر ذبح شرعی کے مرجائے مردار ہے اگرچہ ذبح کیا گیا ہو جیسے مجوسی یا بُت پرست یا مُرتد کا ذبیحہ اگرچہ اس نے حلال جانور مثلاً بکری وغیرہ کو ذبح کیا ہو، اس کا گوشت پوست سب ناپاک ہو گیا اور اگر حرام جانور ذبح شرعی سے ذبح کر لیا گیا تو اس کا

---

1 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الطهارة، باب الأنجاس، مبحث في بول الفأرة... إلخ، ج١، ص٥٧٩، وغيره.

2 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب السابع في النجاسة و أحكامها، الفصل الثاني، ج١، ص٤٦.

3 ...... یعنی وہ جسے غسل نہیں دیا جاتا اس کا بیان کتاب الجنائز باب الشہید میں آئے گا۔۱۲ منہ

4 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب السابع في النجاسة و أحكامها، الفصل الثاني، ج١، ص٤٦.

5 ...... "الفتاوى الرضوية"، ج١، ص٢٦٩، ٢٧٠.

6 ...... "الفتاوى الرضوية"، ج١، ص٢٦٣.

7 ......"الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب السابع في النجاسة و أحكامها، الفصل الثاني، ج١، ص٤٦.

8 ...... "الدرالمختار" و"ردالمحتار"، كتاب الطهارة، باب الأنجاس، ج١، ص٥٦١.

گوشت پاک ہوگیا اگرچہ کھانا حرام ہے سوا خنزیر کے کہ وہ نجس العین ہے کسی طرح پاک نہیں ہوسکتا) حرام چوپائے جیسے کتا، شیر، لومڑی، بلّی، چوہا، گدھا، خچر، ہاتھی، سوئر کا پاخانہ، پیشاب اور گھوڑے کی لید اور ہر حلال چوپایہ کا پاخانہ جیسے گائے بھینس کا گوبر، بکری اونٹ کی مینگنی اور جو پرند کہ اونچا نہ اُڑے اس کی بیٹ، جیسے مرغی اور بط چھوٹی ہو خواہ بڑی اور ہر قسم کی شراب اور نشہ لانے والی تاڑی اور سیندھی اور سانپ کا پاخانہ پیشاب اور اُس جنگلی سانپ اور مینڈک کا گوشت جن میں بہتا خون ہوتا ہے اگرچہ ذبح کیے گئے ہوں۔ یوہیں ان کی کھال اگرچہ پکالی گئی ہو اور سُوئر کا گوشت اور ہڈی اور بال اگرچہ ذبح کیا گیا ہو یہ سب نَجاستِ غلیظہ ہیں۔

مسئلہ ۱۳: چھپکلی یا گرگٹ کا خون نَجاستِ غلیظہ ہے۔

مسئلہ ۱۴: انگور کا شِیرہ کپڑے پر پڑا تو اگرچہ کئی دن گزر جائیں کپڑا پاک ہے۔

مسئلہ ۱۵: ہاتھی کے سُونڈ کی رطوبت اور شیر، کتے، چیتے اور دوسرے درندے چوپایوں کا لُعاب نَجاستِ غلیظہ ہے۔ [1]

مسئلہ ۱۶: جن جانوروں کا گوشت حلال ہے (جیسے گائے، بیل، بھینس، بکری، اونٹ وغیرہا) ان کا پیشاب نیز گھوڑے کا پیشاب اور جس پرند کا گوشت حرام ہے، خواہ شکاری ہو یا نہیں، (جیسے کوّا، چیل، شِکرا، باز، بہری) اس کی بیٹ نَجاستِ خفیفہ ہے۔ [2]

مسئلہ ۱۷: چمگادڑ کی بیٹ اور پیشاب دونوں پاک ہیں۔ [3]

مسئلہ ۱۸: جو پرند حلال اُونچے اُڑتے ہیں جیسے کبوتر، مینا، مرغابی، قاز، ان کی بیٹ پاک ہے۔ [4]

مسئلہ ۱۹: ہر چوپائے کی جگالی کا وہی حکم ہے جو اس کے پاخانہ کا۔ [5]

مسئلہ ۲۰: ہر جانور کے پِتّے کا وہی حکم ہے جو اس کے پیشاب کا، حرام جانوروں کا پِتّا نَجاستِ غلیظہ اور حلال کا

---

1 ...... "البحر الرائق"، کتاب الطهارة، باب الأنجاس، ج۱، ص۳۹۸.

2 ...... "الفتاوى الهندية"، کتاب الطهارة، الباب السابع في النجاسة و أحكامها، الفصل الثاني، ج۱، ص۴۸.

و "نور الإيضاح" و "مراقي الفلاح"، کتاب الطهارة، باب الأنجاس، ص۳۷.

3 ...... "الفتاوى الهندية"، کتاب الطهارة، الباب السابع في النجاسة و أحكامها، الفصل الثاني، ج۱، ص۴۶.

4 ...... "الدرالمختار"، کتاب الطهارة، باب الأنجاس، ج۱، ص۵۷۴.

5 ...... "البحر الرائق"، کتاب الطهارة، باب الأنجاس، ج۱، ص۴۰۰، وغيره.

6 ...... "الدرالمختار"، کتاب الطهارة، باب الأنجاس، فصل الاستنجاء، ج۱، ص۶۲۰.

نَجاستِ خفیفہ ہے۔[1]

مسئلہ ۲۱: نَجاستِ غلیظہ خفیفہ میں مِل جائے تو کُل غلیظہ ہے۔[2]

مسئلہ ۲۲: مچھلی اور پانی کے دیگر جانوروں اور کھٹمل اور مچھر کا خون اور خچر اور گدھے کا لعاب اور پسینہ پاک ہے۔[3]

مسئلہ ۲۳: پیشاب کی نہایت باریک چھینٹیں سوئی کی نوک برابر کی بدن یا کپڑے پر پڑ جائیں تو کپڑا اور بدن پاک رہے گا۔[4]

مسئلہ ۲۴: جس کپڑے پر پیشاب کی ایسی ہی باریک چھینٹیں پڑ گئیں، اگر وہ کپڑا پانی میں پڑ گیا تو پانی بھی ناپاک نہ ہوگا۔

مسئلہ ۲۵: جو خون زخم سے بہا نہ ہو پاک ہے۔[5]

مسئلہ ۲۶: گوشت، تِلّی، کلیجی میں جو خون باقی رہ گیا پاک ہے اور اگر یہ چیزیں بہتے خون میں سَن جائیں تو ناپاک ہیں بغیر دھوئے پاک نہ ہوں گی۔[6]

مسئلہ ۲۷: جو بچہ مُردہ پیدا ہوا اس کو گود میں لے کر نماز پڑھی، اگرچہ اس کو غُسل دے لیا ہو نماز نہ ہوگی اور اگر زندہ پیدا ہو کر مر گیا اور بے نہلائے گود میں لے کر نماز پڑھی جب بھی نہ ہوگی، ہاں اگر اس کو غُسل دے کر گود میں لیا تھا تو ہو جائے گی مگر خلافِ مستحب ہے۔ یہ اَحکام اس وقت ہیں کہ مسلمان کا بچہ ہو اور کافر کا مُردہ بچہ ہے، تو کسی حال میں نماز نہ ہوگی غُسل دیا ہو یا نہیں۔[7]

مسئلہ ۲۸: اگر نماز پڑھی اور جیب وغیرہ میں شیشی ہے اور اس میں پیشاب یا خون یا شراب ہے تو نماز نہ ہوگی اور جیب میں انڈا ہے اور اس کی زردی خون ہو چکی ہے تو نماز ہو جائے گی۔[8]

1...... "الدرالمختار" و"ردالمحتار"، كتاب الطهارة، باب الأنجاس، فصل الاستنجاء، ج١، ص٦٢٠.

2...... "الدرالمختار" و"ردالمحتار"، كتاب الطهارة، باب الأنجاس، مبحث في بول الفأرة... إلخ، ج١، ص٥٧٧.

3...... "الدرالمختار" و"ردالمحتار"، كتاب الطهارة، باب الأنجاس، مبحث في بول الفأرة... إلخ، ج١، ص٥٧٩،وغيره.

4...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب السابع في النجاسة و أحكامها، الفصل الثاني، ج١، ص٤٦.

5...... "الفتاوى الرضوية"، ج١، ص٢٨٠.

6...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب السابع في النجاسة و أحكامها، الفصل الثاني، ج١، ص٤٦.

7...... "الدرالمختار" و"ردالمحتار"، كتاب الطهارة، فصل في البئر، ج١، ص٤٠٨.

8...... "غنية المتملي"، فصل في الآسار، ص١٩٧.

مسئلہ ۲۹: روئی کا کپڑا اُدھیڑا گیا اور اس کے اندر چوہا سوکھا ہوا ملا، تو اگر اس میں سوراخ ہے تو تین دن تین راتوں کی نمازوں کا اعادہ کرلے اور سوراخ نہ ہو تو جتنی نمازیں اس سے پڑھی ہیں سب کا اعادہ کرے۔[1]

مسئلہ ۳۰: کسی کپڑے یا بدن پر چند جگہ نَجاستِ غلیظہ لگی اور کسی جگہ درہم کے برابر نہیں مگر مجموعہ درہم کے برابر ہے، تو درہم کے برابر سمجھی جائے گی اور زائد ہے تو زائد، نَجاستِ خفیفہ میں بھی مجموعہ ہی پر حکم دیا جائے گا۔[2]

مسئلہ ۳۱: حرام جانوروں کا دودھ نجس ہے، البتہ گھوڑی کا دودھ پاک ہے مگر کھانا جائز نہیں۔

مسئلہ ۳۲: چُوہے کی مینگنی گیہوں میں مل کر پس گئی یا تیل میں پڑ گئی تو آٹا اور تیل پاک ہے، ہاں اگر مزے میں فرق آجائے تو نجس ہے اور اگر روٹی کے اندر ملی تو اس کے آس پاس سے تھوڑی سی الگ کردیں باقی میں کچھ حَرَج نہیں۔[3]

مسئلہ ۳۳: ریشم کے کیڑے کی بیٹ اور اس کا پانی پاک ہے۔[4]

مسئلہ ۳۴: ناپاک کپڑے میں پاک کپڑا یا پاک میں ناپاک کپڑا لپیٹا اور اس ناپاک کپڑے سے یہ پاک کپڑا نم ہو گیا تو ناپاک نہ ہوگا بشرطیکہ نَجاست کا رنگ یا بو اس پاک کپڑے میں ظاہر نہ ہو، ورنہ نم ہوجانے سے بھی ناپاک ہوجائے گا، ہاں اگر بھیگ جائے تو ناپاک ہوجائے گا اور یہ اسی صورت میں ہے کہ وہ ناپاک کپڑا پانی سے تر ہوا ہو اور اگر پیشاب یا شراب کی تری اس میں ہے تو وہ پاک کپڑا نم ہوجانے سے بھی نجس ہوجائے گا اور اگر ناپاک کپڑا سوکھا تھا اور پاک تر تھا اور اس پاک کی تری سے وہ ناپاک تر ہوگیا اور اس ناپاک کو اتنی تری پہنچی کہ اس سے چُھوٹ کر اس پاک کو لگی تو یہ ناپاک ہوگیا ورنہ نہیں۔[5]

مسئلہ ۳۵: بھیگے ہوئے پاؤں نجس زمین یا بچھونے پر رکھے تو ناپاک نہ ہوں گے، اگرچہ پاؤں کی تری کا اس پر دھبہ محسوس ہو، ہاں اگر اس زمین یا بچھونے کو اتنی تری پہنچی کہ اس کی تری پاؤں کو لگی تو پاؤں نجس ہوجائیں گے۔[6]

مسئلہ ۳۶: بھیگی ہوئی ناپاک زمین یا نجس بچھونے پر سوکھے ہوئے پاؤں رکھے اور پاؤں میں تری آگئی تو نجس ہو گئے اور سیل ہے تو نہیں۔[7]

---

1 ...... "الدرالمختار" و"ردالمحتار"، كتاب الطهارة، فصل في البئر، ج۱، ص ۴۲۱.

2 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الطهارة، مطلب: إذا صرح... إلخ، ج۱، ص۵۸۲.

3 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب السابع في النجاسة و أحكامها، الفصل الثاني، ج۱، ص۴۶، ۴۸.

4 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب السابع في النجاسة و أحكامها، الفصل الثاني، ج۱، ص۴۶.

5 ...... "الدرالمختار" و"ردالمحتار"، كتاب الطهارة، باب الأنجاس، فصل الاستنجاء، مطلب في الفرق بين الاستبراء... إلخ، ج۱، ص۶۱۷.

6 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب السابع في النجاسة و أحكامها، الفصل الثاني، ج۱، ص۴۷.

7 ...... المرجع السابق.

مسئلہ ۳۷: جس جگہ کو گوبر سے لیسا اور وہ سُوکھ گئی بھیگا کپڑا اس پر رکھنے سے نجس نہ ہوگا، جب تک کپڑے کی تری اسے اتنی نہ پہنچے کہ اس سے چھوٹ کر کپڑے کو لگے۔[1]

مسئلہ ۳۸: نجس کپڑا پہن کر یا نجس بچھونے پر سویا اور پسینہ آیا، اگر پسینہ سے وہ ناپاک جگہ بھیگ گئی پھر اُس سے بدن تر ہوگیا تو ناپاک ہوگیا ورنہ نہیں۔[2]

مسئلہ ۳۹: ناپاک چیز پر ہوا ہوکر گزری اور بدن یا کپڑے کو لگی تو ناپاک نہ ہوگا۔[3]

مسئلہ ۴۰: میانی تر تھی اور ہوا نکلی تو کپڑا نجس نہ ہوگا۔[4]

مسئلہ ۴۱: ناپاک چیز کا دھواں کپڑے یا بدن کو لگے تو ناپاک نہیں۔ یوہیں ناپاک چیز کے جلانے سے جو بخارات اُٹھیں ان سے بھی نجس نہ ہوگا اگرچہ ان سے پورا کپڑا بھیگ جائے، ہاں اگر نجاست کا اثر اس میں ظاہر ہو تو نجس ہوجائے گا۔[5]

مسئلہ ۴۲: اُپلے کا دُھواں روٹی میں لگا تو روٹی ناپاک نہ ہوئی۔

مسئلہ ۴۳: کوئی نجس چیز دَہ دردَہ پانی میں پھینکی اور اس پھینکنے کی وجہ سے پانی کی چھینٹیں کپڑے پر پڑیں کپڑا نجس نہ ہوگا، ہاں اگر معلوم ہو کہ یہ چھینٹیں اس نجس شے کی ہیں تو اس صورت میں نجس ہوجائے گا۔[6]

مسئلہ ۴۴: پاخانہ پر سے مکھیاں اُڑ کر کپڑے پر بیٹھیں کپڑا نجس نہ ہوگا۔[7]

مسئلہ ۴۵: راستہ کی کیچڑ پاک ہے جب تک اس کا نجس ہونا معلوم نہ ہو، تو اگر پاؤں یا کپڑے میں لگی اور بے دھوئے نماز پڑھ لی ہوگئی مگر دھو لینا بہتر ہے۔[8]

مسئلہ ۴۶: سڑک پر پانی چھڑکا جارہا تھا، زمین سے چھینٹیں اُڑ کر کپڑے پر پڑیں، کپڑا نجس نہ ہوا مگر دھو لینا بہتر ہے۔

مسئلہ ۴۷: آدمی کی کھال اگرچہ ناخن برابر تھوڑے پانی (یعنی دَہ دردَہ سے کم) میں پڑ جائے، وہ پانی ناپاک ہوگیا

1...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب السابع في النجاسة و أحكامها، الفصل الثاني، ج١، ص٤٧.

2...... المرجع السابق.
3...... المرجع السابق.

4...... المرجع السابق.
5...... المرجع السابق.

6...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب السابع في النجاسة و أحكامها، الفصل الثاني، ج١، ص٤٧.

7...... "المحيط البرهاني"، كتاب الطهارات، الفصل السابع في النجاسات وأحكامها، ج١، ص٢١٦.
و "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب السابع في النجاسة و أحكامها، الفصل الثاني، ج١، ص٤٧.

8...... "الدرالمختار" و"ردالمحتار"، كتاب الطهارة، مطلب في العفو عن طين الشارع، ج١، ص٥٨٣.

اور خود ناخن گر جائے تو ناپاک نہیں۔[1]

مسئلہ ۴۸: بعد پاخانہ پیشاب کے ڈھیلوں سے استنجا کرلیا، پھر اس جگہ سے پسینہ نکل کر کپڑے یا بدن میں لگا تو بدن اور کپڑے ناپاک نہ ہوں گے۔[2]

مسئلہ ۴۹: پاک مٹی میں ناپاک پانی ملایا تو نجس ہوگئی۔[3]

مسئلہ ۵۰: مٹی میں ناپاک بُھس ملایا، اگر تھوڑا ہو تو مطلقاً پاک ہے اور جو زیادہ ہو تو جب تک خشک نہ ہو، ناپاک ہے۔[4]

مسئلہ ۵۱: کُتّا بدن یا کپڑے سے چھو جائے، تو اگرچہ اس کا جسم تر ہو بدن اور کپڑا پاک ہے، ہاں اگر اس کے بدن پر نجاست لگی ہو تو اور بات ہے یا اس کا لُعاب لگے تو ناپاک کردے گا۔[5]

مسئلہ ۵۲: کُتّے وغیرہ کسی ایسے جانور نے جس کا لُعاب ناپاک ہے آٹے میں مونھ ڈالا، تو اگر گُندھا ہوا تھا تو جہاں اس کا مونھ پڑا، اس کو علیحدہ کردے باقی پاک ہے اور سُوکھا تھا تو جتنا تر ہوگیا وہ پھینک دے۔

مسئلہ ۵۳: آبِ مُستعمل پاک ہے نوشادر پاک ہے۔[6]

مسئلہ ۵۴: سوا سوئر کے تمام جانوروں کی وہ ہڈّی جس پر مردار کی چکنائی نہ لگی ہو اور بال اور دانت پاک ہیں۔[7]

مسئلہ ۵۵: عورت کے پیشاب کے مقام سے جو رطوبت نکلے پاک ہے۔[8] کپڑے یا بدن میں لگے تو دھونا کچھ ضرور نہیں ہاں بہتر ہے۔

مسئلہ ۵۶: جو گوشت سَڑ گیا، بدبُو لے آیا اس کا کھانا حرام ہے اگرچہ نجس نہیں۔[9]

---

1 ...... "منية المصلي"، بيان النجاسة، ص١٠٨.

2 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب السابع في النجاسة و أحكامها، الفصل الثالث، ج١، ص٤٨.

3 ...... المرجع السابق،الفصل الثاني،ص٤٧.

4 ...... المرجع السابق.

5 ...... "الفتاوى الرضوية"، ج٤، ص٤٠١.
و "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب السابع في النجاسة و أحكامها، ج١، ص٤٨.

6 ...... "نور الإيضاح"، كتاب الطهارة، ص٣، و"ردالمحتار"، كتاب الطهارة، باب الأنجاس، مطلب في العرقيّ الذى يستقطر من دردى الخمر نجس حرام بخلاف النوشادر، ج١، ص٥٨٤.

7 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الطهارة، باب المياه، ج١، ص٣٩٩. و "الفتاوى الرضوية"، ج٤، ص٤٧١.

8 ...... "الدرالمختار" و"ردالمحتار"، كتاب الطهارة، باب الأنجاس، ج١، ص٥٦٦.

9 ...... "الدرالمختار" و"ردالمحتار"، كتاب الطهارة، باب الأنجاس، مطلب في الفرق بين الاستبراء... إلخ، ج١، ص٦٢٠.

نجس چیزوں کے پاک کرنے کا طریقہ

جو چیزیں ایسی ہیں کہ وہ خود نجس ہیں (جن کو ناپاکی اور نَجاست کہتے ہیں) جیسے شراب یا غلیظ، ایسی چیزیں جب تک اپنی اصل کو چھوڑ کر کچھ اور نہ ہو جائیں پاک نہیں ہوسکتیں، شراب جب تک شراب ہے نجس ہی رہے گی اور سرکہ ہو جائے تو اب پاک ہے۔

مسئلہ ۱: جس برتن میں شراب تھی اور سرکہ ہوگئی وہ برتن بھی اندر سے اتنا پاک ہوگیا جہاں تک اس وقت سرکہ ہے، اگر اُوپر شراب کی چھینٹیں پڑی تھیں، تو وہ شراب کے سرکہ ہونے سے پاک نہ ہوگی۔ یوہیں اگر شراب مثلاً مونھ تک بھری تھی، پھر کچھ گِر گئی کہ برتن تھوڑا خالی ہوگیا اس کے بعد سرکہ ہوئی تو یہ اوپر کا حصہ جو پہلے ناپاک ہو چکا تھا پاک نہ ہوگا۔ اگر سرکہ اس سے انڈیلا جائے گا تو وہ سرکہ بھی ناپاک ہو جائے گا، ہاں اگر پلی[1] وغیرہ سے نکال لیا جائے تو پاک ہے اور پیاز، لہسن شراب میں پڑ گئے تھے سرکہ ہونے کے بعد پاک ہوگئے

مسئلہ ۲: شراب میں چوہا گِر کر پھول پَھٹ گیا تو سرکہ ہونے کے بعد بھی پاک نہ ہوگا اور اگر پھولا پھٹا نہیں تھا تو اگر سرکہ ہونے سے پہلے نکال کر پھینک دیا اس کے بعد سرکہ ہوئی تو پاک ہے اور اگر سرکہ ہونے کے بعد نکال کر پھینکا تو سرکہ بھی ناپاک ہے۔[2]

مسئلہ ۳: شراب میں پیشاب کا قطرہ گِر گیا یا کُتّے نے مونھ ڈال دیا یا ناپاک سرکہ ملا دیا تو سرکہ ہونے کے بعد بھی حرام و نجس ہے۔[3]

مسئلہ ۴: شراب کو خریدنا یا منگانا یا اُٹھانا یا رکھنا حرام ہے اگرچہ سرکہ کرنے کی نیّت سے ہو۔

مسئلہ ۵: نجس جانور نمک کی کان میں گِر کر نمک ہوگیا تو وہ نمک پاک و حلال ہے۔[4]

مسئلہ ۶: اُپلے کی راکھ پاک ہے[5] اور اگر راکھ ہونے سے قبل بُجھ گیا تو ناپاک۔

---

1. ...... یعنی ٹیڑھا چمچہ۔ تیل یا گھی نکالنے کا آلہ۔
2. ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الطهارة، الباب السابع في النجاسة و أحكامها، الفصل الأول، ج١، ص٤٥.
3. ...... المرجع السابق.
4. ...... المرجع السابق.
5. ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الطهارة، الباب السابع في النجاسة و أحكامها، الفصل الأول، ج١، ص٤٤.

مسئلہ ۷: جو چیزیں بذاتہٖ نجس نہیں بلکہ کسی نَجاست کے لگنے سے ناپاک ہوئیں، ان کے پاک کرنے کے مختلف طریقے ہیں پانی اور ہر رقیق بہنے والی چیز سے (جس سے نَجاست دور ہوجائے) دھو کر نجس چیز کو پاک کر سکتے ہیں، مثلاً سرکہ اور گلاب کہ ان سے نَجاست کو دور کر سکتے ہیں تو بدن یا کپڑا ان سے دھو کر پاک کر سکتے ہیں۔

فائدہ: بغیر ضرورت گلاب اور سرکہ وغیرہ سے پاک کرنا ناجائز ہے کہ فضول خرچی ہے۔

مسئلہ ۸: مُستعمَل پانی اور چائے سے دھوئیں پاک ہوجائے گا۔

مسئلہ ۹: تھوک سے اگر نَجاست دور ہوجائے پاک ہوجائے گا، جیسے بچے نے دودھ پی کر پستان پر قے کی، پھر کئی بار دودھ پیا یہاں تک کہ اس کا اثر جاتا رہا پاک ہوگئی[1] اور شرابی کے مونھ کا مسئلہ اوپر گزرا۔

مسئلہ ۱۰: دودھ اور شوربا اور تیل سے دھونے سے پاک نہ ہوگا کہ ان سے نَجاست دور نہ ہوگی۔[2]

مسئلہ ۱۱: نَجاست اگر دَلدار ہو (جیسے پاخانہ، گوبر، خون وغیرہ) تو دھونے میں گنتی کی کوئی شرط نہیں بلکہ اس کو دور کرنا ضروری ہے، اگر ایک بار دھونے سے دور ہوجائے تو ایک ہی مرتبہ دھونے سے پاک ہوجائے گا اور اگر چار پانچ مرتبہ دھونے سے دور ہو تو چار پانچ مرتبہ دھونا پڑے گا[3] ہاں اگر تین مرتبہ سے کم میں نَجاست دور ہوجائے تو تین بار پورا کرلینا مستحب ہے۔

مسئلہ ۱۲: اگر نَجاست دور ہوگئی مگر اس کا کچھ اثر رنگ یا بُو باقی ہے تو اسے بھی زائل کرنا لازم ہے، ہاں اگر اس کا اثر بدقّت جائے تو اثر دور کرنے کی ضرورت نہیں تین مرتبہ دھولیا پاک ہوگیا، صابون یا کھٹائی یا گرم پانی سے دھونے کی حاجت نہیں۔[4]

مسئلہ ۱۳: کپڑے یا ہاتھ میں نجس رنگ لگا، یا ناپاک مہندی لگائی تو اتنی مرتبہ دھوئیں کہ صاف پانی گرنے لگے، پاک ہوجائے گا اگرچہ کپڑے یا ہاتھ پر رنگ باقی ہو۔[5]

مسئلہ ۱۴: زعفران یا رنگ، کپڑا رنگنے کے لیے گھولا تھا اس میں کسی بچے نے پیشاب کردیا یا اَور کوئی نَجاست پڑ گئی اس

---

1 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الطهارة، الباب السابع في النجاسة و أحكامها، الفصل الأول، ج١، ص٤٥.

2 ...... "تبيين الحقائق"، كتاب الطهارة، باب الأنجاس، ج١، ص١٩٤.

3 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الطهارة، الباب السابع في النجاسة و أحكامها، الفصل الأول، ج١، ص٤١.

4 ...... "الفتاوی الهندية"، الباب السابع في النجاسة و أحكامها، الفصل الأول، ج١، ص٤٢.

5 ...... "فتح القدير"، كتاب الطهارات، باب الأنجاس وتطهيرها، ج١، ص١٨٤.

سے اگر کپڑا رنگ لیا تو تین بار دھوڈالیں پاک ہوجائے گا۔

مسئلہ ۱۵: گُودنا کہ سوئی چبھو کر اس جگہ سرمہ بھر دیتے ہیں، تو اگر خون اتنا نکلا کہ بہنے کے قابل ہو تو ظاہر ہے کہ وہ خون ناپاک ہے اور سُرمہ کہ اس پر ڈالا گیا وہ بھی ناپاک ہوگیا، پھر اس جگہ کو دھوڈالیں پاک ہوجائے گی اگرچہ ناپاک سُرمہ کا رنگ بھی باقی رہے۔ یوہیں زخم میں راکھ بھر دی، پھر دھو لیا پاک ہوگیا اگرچہ رنگ باقی ہو۔

مسئلہ ۱۶: کپڑے یا بدن میں ناپاک تیل لگا تھا، تین مرتبہ دھو لینے سے پاک ہوجائے گا[1] اگرچہ تیل کی چکنائی موجود ہو، اس تکلّف کی ضرورت نہیں کہ صابون یا گرم پانی سے دھوئے لیکن اگر مردار کی چربی لگی تھی، تو جب تک اس کی چکنائی نہ جائے پاک نہ ہوگا۔

مسئلہ ۱۷: اگر نَجاست رقیق ہو تو تین مرتبہ دھونے اور تینوں مرتبہ بقوّت نچوڑنے سے پاک ہوگا اور قوّت کے ساتھ نچوڑنے کے یہ معنی ہیں کہ وہ شخص اپنی طاقت بھر اس طرح نچوڑے کہ اگر پھر نچوڑے تو اس سے کوئی قطرہ نہ ٹپکے، اگر کپڑے کا خیال کر کے اچھی طرح نہیں نچوڑا تو پاک نہ ہوگا۔[2]

مسئلہ ۱۸: اگر دھونے والے نے اچھی طرح نچوڑ لیا مگر ابھی ایسا ہے کہ اگر کوئی دوسرا شخص جو طاقت میں اس سے زِیادہ ہے نچوڑے تو دو ایک بوند ٹپک سکتی ہے، تو اس کے حق میں پاک اور دوسرے کے حق میں ناپاک ہے۔ اس دوسرے کی طاقت کا اعتبار نہیں، ہاں اگر یہ دھوتا اور اسی قدر نچوڑتا تو پاک نہ ہوتا۔[3]

مسئلہ ۱۹: پہلی اور دوسری مرتبہ نچوڑنے کے بعد ہاتھ پاک کر لینا بہتر ہے اور تیسری بار نچوڑنے سے کپڑا بھی پاک ہوگیا اور ہاتھ بھی اور جو کپڑے میں اتنی تری رہ گئی ہو کہ نچوڑنے سے ایک آدھ بوند ٹپکے گی تو کپڑا اور ہاتھ دونوں ناپاک ہیں۔[4]

مسئلہ ۲۰: پہلی یا دوسری بار ہاتھ پاک نہیں کیا اور اس کی تری سے کپڑے کا پاک حصہ بھیگ گیا تو یہ بھی ناپاک ہوگیا، پھر اگر پہلی بار کے نچوڑنے کے بعد بھیگا ہے تو اسے دو مرتبہ دھونا چاہیے اور دوسری مرتبہ نچوڑنے کے بعد ہاتھ کی تری سے بھیگا ہے تو ایک مرتبہ دھویا جائے۔ یوہیں اگر اس کپڑے سے جو ایک مرتبہ دھو کر نچوڑ لیا گیا ہے، کوئی پاک کپڑا بھیگ جائے تو یہ

1...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الطهارة، باب الأنجاس، مطلب في حكم الصبغ... إلخ، ج١، ص٥٩١.

2...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب السابع في النجاسة و أحكامها، الفصل الأول، ج١، ص٤٢.
و "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الطهارة، باب الأنجاس، مطلب في حكم الوشم، ج١، ص٥٩٤، وغيرهما.

3...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الطهارة، باب الأنجاس، ج١، ص٥٩٤.

4...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب السابع في النجاسة و أحكامها، الفصل الأول، ج١، ص٤٢.

دو بار دھویا جائے اور اگر دوسری مرتبہ نچوڑنے کے بعد اس سے وہ کپڑا ابھیگا تو ایک بار دھونے سے پاک ہوجائے گا۔

مسئلہ ۲۱: کپڑے کو تین مرتبہ دھو کر ہر مرتبہ خوب نچوڑ لیا ہے کہ اب نچوڑنے سے نہ ٹپکے گا، پھر اس کو لٹکا دیا اور اس سے پانی ٹپکا تو یہ پانی پاک ہے اور اگر خوب نہیں نچوڑا تھا تو یہ پانی ناپاک ہے۔

مسئلہ ۲۲: دودھ پیتے لڑکے اور لڑکی کا ایک ہی حکم ہے کہ ان کا پیشاب کپڑے یا بدن میں لگا ہے، تو تین بار دھونا اور نچوڑنا پڑے گا۔

مسئلہ ۲۳: جو چیز نچوڑنے کے قابل نہیں ہے (جیسے چٹائی، برتن، جُوتا وغیرہ) اس کو دھو کر چھوڑ دیں کہ پانی ٹپکنا موقوف ہوجائے، یوہیں دو مرتبہ اَور دھوئیں تیسری مرتبہ جب پانی ٹپکنا بند ہوگیا وہ چیز پاک ہوگئی اسے ہر مرتبہ کے بعد سُوکھانا ضروری نہیں۔ یوہیں جو کپڑا اپنی نازکی کے سبب نچوڑنے کے قابل نہیں اسے بھی یوہیں پاک کیا جائے۔[1]

مسئلہ ۲۴: اگر ایسی چیز ہو کہ اس میں نَجاست جذب نہ ہوئی، جیسے چینی کے برتن، یا مٹی کا پرانا استعمالی چکنا برتن یا لوہے، تانبے، پیتل وغیرہ دھاتوں کی چیزیں تو اسے فقط تین بار دھو لینا کافی ہے، اس کی بھی ضرورت نہیں کہ اسے اتنی دیر تک چھوڑ دیں کہ پانی ٹپکنا موقوف ہوجائے۔[2]

مسئلہ ۲۵: ناپاک برتن کو مٹی سے مانجھ لینا بہتر ہے۔

مسئلہ ۲۶: پکایا ہوا چمڑا ناپاک ہوگیا، تو اگر اسے نچوڑ سکتے ہیں تو نچوڑیں ورنہ تین مرتبہ دھوئیں اور ہر مرتبہ اتنی دیر تک چھوڑ دیں کہ پانی ٹپکنا موقوف ہوجائے۔[3]

مسئلہ ۲۷: دَری یا ٹاٹ یا کوئی ناپاک کپڑا بہتے پانی میں رات بھر پڑا رہنے دیں پاک ہوجائے گا اور اصل یہ ہے کہ جتنی دیر میں یہ ظن غالب ہوجائے کہ پانی نَجاست کو بہالے گیا پاک ہوگیا، کہ بہتے پانی سے پاک کرنے میں نچوڑنا شرط نہیں۔

مسئلہ ۲۸: کپڑے کا کوئی حصہ ناپاک ہوگیا اور یہ یاد نہیں کہ وہ کون سی جگہ ہے، تو بہتر یہی ہے کہ پورا ہی دھوڈالیں

1 ...... "البحر الرائق"، كتاب الطهارة، باب الأنجاس، ج١، ص٤١٣.

2 ...... المرجع السابق، ص٤١٤.

3 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب السابع في النجاسة و أحكامها، الفصل الأول، ج١، ص٤٣.

(یعنی جب بالکل نہ معلوم ہو کہ کس حصہ میں ناپاکی لگی ہے اور اگر معلوم ہے کہ مثلاً آستین یا کلی نجس ہوگئی مگر یہ نہیں معلوم کہ آستین یا کلی کا کونسا حصہ ہے تو آستین یا کلی کا دھونا ہی پورے کپڑے کا دھونا ہے) اور اگر انداز سے سوچ کر اس کا کوئی حصہ دھولے جب بھی پاک ہو جائے گا اور جو بلا سوچے ہوئے کوئی ٹکڑا دھولیا جب بھی پاک ہے مگر اس صورت میں اگر چند نمازیں پڑھنے کے بعد معلوم ہو کہ نجس حصہ نہیں دھویا گیا تو پھر دھوئے اور نمازوں کا اعادہ کرے اور جو سوچ کر دھولیا تھا اور بعد کو غلطی معلوم ہوئی تو اب دھولے اور نمازوں کے اعادہ کی حاجت نہیں۔[1]

مسئلہ ۲۹: یہ ضروری نہیں کہ ایک دم تینوں بار دھوئیں، بلکہ اگر مختلف وقتوں بلکہ مختلف دنوں میں یہ تعداد پوری کی جب بھی پاک ہو جائے گا۔[2]

مسئلہ ۳۰: لوہے کی چیز جیسے چُھری، چاقو، تلوار وغیرہ جس میں نہ زنگ ہو نہ نقش و نگار نجس ہو جائے، تو اچھی طرح پونچھ ڈالنے سے پاک ہو جائے گی اور اس صورت میں نَجاست کے دَلدار یا پتلی ہونے میں کچھ فرق نہیں۔ یوہیں چاندی، سونے، پیتل، گلٹ اور ہر قسم کی دھات کی چیزیں پونچھنے سے پاک ہو جاتی ہیں بشرطیکہ نقشی نہ ہوں اور اگر نقشی ہوں یا لوہے میں زنگ ہو تو دھونا ضروری ہے پونچھنے سے پاک نہ ہوں گی۔[3]

مسئلہ ۳۱: آئینہ اور شیشے کی تمام چیزیں اور چینی کے برتن یا مٹی کے روغنی برتن یا پالش کی ہوئی لکڑی غرض وہ تمام چیزیں جن میں مسام نہ ہوں کپڑے یا پتّے سے اس قدر پونچھ لی جائیں کہ اثر بالکل جاتا رہے پاک ہو جاتی ہیں[4]۔

مسئلہ ۳۲: مَنی کپڑے میں لگ کر خشک ہوگئی تو فقط مَل کر جھاڑنے اور صاف کرنے سے کپڑا پاک ہو جائے گا اگرچہ بعد مَلنے کے کچھ اس کا اثر کپڑے میں باقی رہ جائے۔[5]

مسئلہ ۳۳: اس مسئلہ میں عورت و مرد اور انسان و حیوان و تندرست و مریضِ جریان سب کی مَنی کا ایک حکم ہے۔[6]

مسئلہ ۳۴: بدن میں اگر مَنی لگ جائے تو بھی اسی طرح پاک ہو جائے گا۔[7]

---

1 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب السابع في النجاسة و أحكامها، الفصل الأول، ج١، ص٤٣، وغیرہ.

2 ...... المرجع السابق.

3 ...... المرجع السابق.

4 ...... المرجع السابق.

5 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب السابع في النجاسة و أحكامها، الفصل الأول، ج١، ص ٤٤.

6 ...... "الدرالمختار" و"ردالمحتار"، كتاب الطهارة، باب الأنجاس، ج١، ص٥٦٧.

7 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب السابع في النجاسة و أحكامها، الفصل الأول، ج١، ص ٤٤.

مسئلہ ۳۵: پیشاب کر کے طہارت نہ کی پانی سے نہ ڈھیلے سے اور منی اس جگہ پر گزری جہاں پیشاب لگا ہوا ہے، تو یہ مَلنے سے پاک نہ ہوگی بلکہ دھونا ضروری ہے اور اگر طہارت کر چکا تھا یا منی جست کر کے نکلی کہ اس موضعِ نجاست پر نہ گزری تو مَلنے سے پاک ہو جائے گی۔[1]

مسئلہ ۳۶: جس کپڑے کو مَل کر پاک کر لیا، اگر وہ پانی سے بھیگ جائے تو ناپاک نہ ہوگا۔[2]

مسئلہ ۳۷: اگر منی کپڑے میں لگی ہے اور اب تک تر ہے، تو دھونے سے پاک ہوگا مَلنا کافی نہیں۔[3]

مسئلہ ۳۸: موزے یا جوتے میں دَلدار نَجاست لگی، جیسے پاخانہ، گوبر، مَنی تو اگرچہ وہ نَجاست تر ہو کھرچنے اور رگڑنے سے پاک ہو جائیں گے۔[4]

مسئلہ ۳۹: اور اگر مثل پیشاب کے کوئی پتلی نَجاست لگی ہو اور اس پر مٹی یا راکھ یا ریتا وغیرہ ڈال کر رگڑ ڈالیں جب بھی پاک ہو جائیں گے اور اگر ایسا نہ کیا یہاں تک کہ وہ نَجاست سُوکھ گئی تو اب بے دھوئے پاک نہ ہوں گے۔[5]

مسئلہ ۴۰: ناپاک زمین اگر خشک ہو جائے اور نَجاست کا اثر یعنی رنگ و بو جاتا رہے پاک ہو گئی، خواہ وہ ہوا سے سوکھی ہو یا دھوپ یا آگ سے مگر اس سے تیمّم کرنا جائز نہیں نماز اس پر پڑھ سکتے ہیں۔[6]

مسئلہ ۴۱: جس کوئیں میں ناپاک پانی ہو پھر وہ کواں سُوکھ جائے تو پاک ہو گیا۔

مسئلہ ۴۲: درخت اور گھاس اور دیوار اور ایسی اینٹ جو زمین میں جڑی ہو، یہ سب خشک ہو جانے سے پاک ہو گئے اور اگر اینٹ جڑی ہوئی نہ ہو تو خشک ہونے سے پاک نہ ہوگی بلکہ دھونا ضروری ہے۔ یوہیں درخت یا گھاس سوکھنے کے پیشتر کاٹ لیں تو طہارت کے لیے دھونا ضروری ہے۔[7]

مسئلہ ۴۳: اگر پتھر ایسا ہو جو زمین سے جدا نہ ہو سکے تو خشک ہونے سے پاک ہے ورنہ دھونے کی ضرورت ہے۔[8]

1...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الطهارة، باب الأنجاس، ج١، ص٥٦٥، وغيرهما.

2...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب السابع في النجاسة و أحكامها، الفصل الأول، ج١، ص٤٤.

3...... المرجع السابق. 4...... المرجع السابق.

5...... "الدرالمختار" و"ردالمحتار"، كتاب الطهارة، باب الأنجاس، ج١، ص٥٦٢.

6...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب السابع في النجاسة و أحكامها، الفصل الأول، ج١، ص٤٤.

7...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب السابع في النجاسة و أحكامها، الفصل الأول، ج١، ص٤٤.
و "الفتاوى الخانية"، كتاب الطهارة، فصل في النجاسة التي تصيب الثوب... إلخ، ج١، ص١٢.

8...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب السابع في النجاسة و أحكامها، الفصل الأول، ج١، ص٤٤.

مسئلہ ۴۴: چکی کا پتھر خشک ہونے سے پاک ہوجائے گا۔[1]

مسئلہ ۴۵: کنکری جو زمین کے اوپر ہے خشک ہونے سے پاک نہ ہوگی اور جو زمین میں وصل ہے زمین کے حکم میں ہے۔[2]

مسئلہ ۴۶: جو چیز زمین سے متصل تھی اور نجس ہوگئی، پھر خشک ہونے کے بعد الگ کی گئی تو اب بھی پاک ہی ہے۔[3]

مسئلہ ۴۷: ناپاک مٹی سے برتن بنائے تو جب تک کچّے ہیں ناپاک ہیں، بعد پختہ کرنے کے پاک ہوگئے۔[4]

مسئلہ ۴۸: تنور یا تَوے پر ناپاک پانی کا چھینٹا ڈالا اور آنچ سے اس کی تری جاتی رہی اب جو روٹی لگائی گئی پاک ہے۔[5]

مسئلہ ۴۹: اُپلے جلا کر کھانا پکانا جائز ہے۔[6]

مسئلہ ۵۰: جو چیز سوکھنے یا رگڑنے وغیرہ سے پاک ہوگئی، اس کے بعد بھیگ گئی تو ناپاک نہ ہوگی۔[7]

مسئلہ ۵۱: سُوئر کے سوا ہر جانور حلال ہو یا حرام جب کہ ذبح کے قابل ہو اور **بسم اللّٰہ** کہہ کہ ذبح کیا گیا، تو اس کا گوشت اور کھال پاک ہے کہ نمازی کے پاس اگر وہ گوشت ہے یا اس کی کھال پر نماز پڑھی تو نماز ہوجائے گی مگر حرام جانور ذبح سے حلال نہ ہوگا حرام ہی رہے گا۔[8]

مسئلہ ۵۲: سُوئر کے سوا ہر مردار جانور کی کھال سکھانے سے پاک ہوجاتی ہے، خواہ اس کو کھاری نمک وغیرہ کسی دوا سے پکایا ہو یا فقط دھوپ یا ہوا میں سکھا لیا ہو اور اس کی تمام رطوبت فنا ہوکر بدبو جاتی رہی ہو کہ دونوں صورتوں میں پاک ہوجائے گی اس پر نماز درست ہے۔[9]

مسئلہ ۵۳: درندے کی کھال اگرچہ پکالی گئی ہو نہ اس پر بیٹھنا چاہیے، نہ نماز پڑھنی چاہیے کہ مزاج میں سختی اور تکبر پیدا

---

1 ...... "النهر الفائق"، كتاب الطهارة، باب الأنجاس، ج١، ص١٤٤.

2 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب السابع في النجاسة و أحكامها، الفصل الأول، ج١، ص٤٤.

3 ...... "الفتاوى الخانية"، كتاب الطهارة، فصل في النجاسة التي تصيب الثوب... إلخ، ج١، ص١٢.

4 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب السابع في النجاسة و أحكامها، الفصل الأول، ج١، ص٤٤.

5 ...... المرجع السابق. 6 ...... المرجع السابق. 7 ...... المرجع السابق.

8 ...... "الفتاوى الخانية"، كتاب الطهارة، فصل في النجاسة التي تصيب الثوب... إلخ، ج١، ص١١.

9 ...... "الدرالمختار" و"ردالمحتار"، كتاب الطهارة، باب المياه، مطلب في أحكام الدباغة، ج١، ص٣٩٣_٣٩٥، وغيره.

ہوتا ہے، بکری اور مینڈھے کی کھال پر بیٹھنے اور پہننے سے مزاج میں نرمی اور انکسار پیدا ہوتا ہے، کتّے کی کھال اگرچہ پکالی گئی ہو یا وہ ذبح کرلیا گیا ہو استعمال میں نہ لانا چاہیے کہ آئمہ کے اختلاف اور عوام کی نفرت سے بچنا مناسب ہے۔

مسئلہ ۵۴: روئی کا اگر اتنا حصہ نجس ہے جس قدر دُھنے سے اُڑ جانے کا گمانِ صحیح ہو تو دُھننے سے پاک ہوجائے گی ورنہ بغیر دھوئے پاک نہ ہوگی، ہاں اگر معلوم نہ ہو کہ کتنی نجس ہے تو بھی دھننے سے پاک ہوجائے گی۔

مسئلہ ۵۵: غلّہ جب پَیر[1] میں ہو اور اس کی مالش کے وقت بیلوں نے اس پر پیشاب کیا، تو اگر چند شریکوں میں تقسیم ہوا یا اس میں سے مزدوری دی گئی یا خیرات کی گئی تو سب پاک ہوگیا اور اگر کُل بجنسہٖ موجود ہے تو ناپاک ہے، اگر اس میں سے اس قدر جس میں احتمال ہوسکے کہ اس سے زِیادہ نجس نہ ہوگا دھوکر پاک کرلیں تو سب پاک ہوجائے گا۔

مسئلہ ۵۶: رانگ، سیسہ پگھلانے سے پاک ہوجاتا ہے۔

مسئلہ ۵۷: جمے ہوئے گھی میں چوہا گر کر مرگیا تو چوہے کے آس پاس سے نکال ڈالیں، باقی پاک ہے کھا سکتے ہیں اور اگر پتلا ہے تو سب ناپاک ہوگیا اس کا کھانا جائز نہیں، البتہ اس کام میں لاسکتے ہیں جس میں استعمالِ نَجاست ممنوع نہ ہو، تیل کا بھی یہی حکم ہے۔[2]

مسئلہ ۵۸: شہد ناپاک ہوجائے تو اس کے پاک کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ اس سے زِیادہ اس میں پانی ڈال کر اتنا جوش دیں کہ جتنا تھا اتنا ہی ہوجائے، تین مرتبہ یوہیں کریں پاک ہوجائے گا۔[3]

مسئلہ ۵۹: ناپاک تیل کے پاک کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ اتنا ہی پانی اس میں ڈال کر خوب ہلائیں، پھر اوپر سے تیل نکال لیں اور پانی پھینک دیں، یوہیں تین بار کریں یا اس برتن میں نیچے سوراخ کردیں کہ پانی بہ جائے اور تیل رہ جائے، یوں بھی تین مرتبہ میں پاک ہوجائے گا یا یوں کریں کہ اتنا ہی پانی ڈال کر اس تیل کو پکائیں یہاں تک کہ پانی جل جائے اور تیل رہ جائے ایسا ہی تین دفعہ میں پاک ہوجائے گا اور یوں بھی کہ پاک تیل یا پانی دوسرے برتن میں رکھ کر اس ناپاک اور اس پاک دونوں کی دھار ملا کر اوپر سے گرائیں مگر اس میں یہ ضرور خیال رکھیں کہ ناپاک کی دھار اس کی دھار سے کسی وقت جدا نہ ہو، نہ اس برتن میں کوئی قطرہ ناپاک کا پہلے سے پہنچا ہو نہ بعد کو ورنہ پھر ناپاک ہوجائے گا، بہتی ہوئی عام چیزیں، گھی وغیرہ کے پاک کرنے کے بھی

---

1 ...... یعنی اناج صاف کرنے کی جگہ۔

2 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الطهارة، الباب السابع في النجاسة و أحكامها، الفصل الأول، ج١، ص٤٥.

3 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الطهارة، الباب السابع في النجاسة و أحكامها، الفصل الأول، ج١، ص٤٢.

یہی طریقے ہیں اور اگر گھی جما ہو، اسے پگھلا کر انھیں طریقوں میں سے کسی طریقہ پر پاک کریں اور ایک طریقہ ان چیزوں کے پاک کرنے کا یہ بھی ہے کہ پرنالے کے نیچے کوئی برتن رکھیں اور چھت پر سے اسی جنس کی پاک چیز یا پانی کے ساتھ اس طرح ملا کر بہائیں کہ پرنالے سے دونوں دھاریں ایک ہو کر گریں سب پاک ہو جائے گا یا اسی جنس یا پانی سے اُبال لیں پاک ہو جائے گا۔[1]

مسئلہ ۶۰: جانماز میں ہاتھ، پاؤں، پیشانی اور ناک رکھنے کی جگہ کا نماز پڑھنے میں پاک ہونا ضروری ہے، باقی جگہ اگر نَجاست ہو نماز میں حَرَج نہیں، ہاں نماز میں نَجاست کے قرب سے بچنا چاہیے۔

مسئلہ ۶۱: کسی کپڑے میں نَجاست لگی اور وہ نَجاست اسی طرف رہ گئی، دوسری جانب اس نے اثر نہیں کیا تو اس کو لوٹ کر دوسری طرف جدھر نَجاست نہیں لگی ہے نماز نہیں پڑھ سکتے اگرچہ کتنا ہی موٹا ہو مگر جب کہ وہ نَجاست مَواضعِ سجود سے الگ ہو۔[2]

مسئلہ ۶۲: جو کپڑا دوتہ کا ہو اگر ایک تہ اس کی نجس ہو جائے تو اگر دونوں ملا کر سی لیے گئے ہوں، تو دوسری تہ پر نماز جائز نہیں اور اگر سلے نہ ہوں تو جائز ہے۔[3]

مسئلہ ۶۳: لکڑی کا تختہ ایک رُخ سے نجس ہو گیا تو اگر اتنا موٹا ہے کہ موٹائی میں چِر سکے، تو لوٹ کر اس پر نماز پڑھ سکتے ہیں ورنہ نہیں۔[4]

مسئلہ ۶۴: جو زمین گوبر سے لیسی گئی اگرچہ سُوکھ گئی ہو اس پر نماز جائز نہیں، ہاں اگر وہ سُوکھ گئی اور اس پر کوئی موٹا کپڑا بچھالیا، تو اس کپڑے پر نماز پڑھ سکتے ہیں اگرچہ کپڑے میں تری ہو مگر اتنی تری نہ ہو کہ زمین بھیگ کر اس کو تر کردے کہ اس صورت میں یہ کپڑا نجس ہو جائے گا اور نماز نہ ہوگی۔

مسئلہ ۶۵: آنکھوں میں ناپاک سرمہ یا کاجل لگایا اور پھیل گیا تو دھونا واجب ہے اور اگر آنکھوں کے اندر ہی ہو باہر نہ لگا ہو تو معاف ہے۔

1...... "الفتاوی الرضویة"، ج٤، ص٣٧٨۔٣٨٠.

2...... "غنية المتملي"، شرائط الصلاة، الشرط الثاني، ص٢٠٢.

3...... "الدرالمختار" و"ردالمحتار"، كتاب الصلوة، باب مايفسد الصلوة ومايكره فيها، مطلب في التشبه بأهل الكتاب، ج٢، ص٤٦٧.

4...... "غنية المتملي"، شرائط الصلاة، الشرط الثاني، ص٢٠٢.

مسئلہ۶۶: کسی دوسرے مسلمان کے کپڑے میں نَجاست لگی دیکھی اور غالب گمان ہے کہ اس کو خبر کرے گا تو پاک کرلے گا تو خبر کرنا واجب ہے۔[1]

مسئلہ۶۷: فاسقوں کے استعمالی کپڑے جن کا نجس ہونا معلوم نہ ہو پاک سمجھے جائیں گے مگر بے نمازی کے پاجامے وغیرہ میں اِحتیاط یہی ہے کہ رومالی پاک کرلی جائے کہ اکثر بے نمازی پیشاب کرکے ویسے ہی پاجامہ باندھ لیتے ہیں اور کفّار کے ان کپڑوں کے پاک کرلینے میں تو بہت خیال کرنا چاہیے۔

استنجے کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

﴿ فِيهِ رِجَالٌ يُّحِبُّوْنَ اَنْ يَّتَطَهَّرُوْا ؕ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِيْنَ ﴾ [2]

اس مسجد یعنی مسجد قبا شریف میں ایسے لوگ ہیں جو پاک ہونے کو پسند رکھتے ہیں اور اللہ دوست رکھتا ہے پاک ہونے والوں کو۔

حدیث۱: سُنَن ابنِ ماجہ میں ابوایوّب و جابر و اَنَس رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے مروی، کہ جب یہ آیۂ کریمہ نازل ہوئی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اے گروہِ انصار! اللہ تعالیٰ نے طہارت کے بارے میں تمہاری تعریف کی، تو بتاؤ تمہاری طہارت کیا ہے۔'' عرض کی نماز کے لیے ہم وُضو کرتے ہیں اور جنابت سے غُسل کرتے ہیں اور پانی سے استنجا کرتے ہیں، فرمایا: ''تو وہ یہی ہے اس کا التزام رکھو۔'' [3]

حدیث۲: ابوداود و ابن ماجہ زَید بن اَرقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ''یہ پاخانے جِنّ اور شیاطین کے حاضر رہنے کی جگہ ہے تو جب کوئی بیت الخلا کو جائے یہ پڑھ لے۔''

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ [4]

---

1 ...... "الدرالمختار"، کتاب الطهارة، باب الأنجاس،فصل الاستنجاء، ج۱،ص۶۲۲.

2 ...... پ۱۱، التوبة: ۱۰۸.

3 ...... "سنن ابن ماجه"، أبواب الطهارة، باب الاستنجاء بالماء، الحديث: ۳۵۵، ج۱، ص۲۲۲.

4 ...... "سنن أبي داود"، کتاب الطهارة، باب مايقول الرجل إذا دخل الخلاء، الحديث: ۶، ج۱، ص۳۶.

حدیث ۳: صحیحین میں یہ دعا یوں ہے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَعُوۡذُ بِکَ مِنَ الۡخُبُثِ وَالۡخَبَائِثِ (1)

حدیث ۴: ترمذی کی روایت امیر المومنین علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یوں ہے کہ جِنّ کی آنکھوں اور بنی آدم کے سِتر میں پردہ یہ ہے کہ جب پاخانے کو جائے تو **بِسۡمِ اللّٰهِ** کہہ لے۔ (2)

حدیث ۵: ترمذی وابن ماجہ ودارمی ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب بیت الخلا سے باہر آتے یوں فرماتے: '' **غُفۡرَانَکَ**۔'' (3)

حدیث ۶: ابن ماجہ کی روایت اَنَس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یوں ہے کہ جب بیت الخلا سے تشریف لاتے تو یہ فرماتے:

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ الَّذِیۡ اَذۡهَبَ عَنِّی الۡاَذٰی وَعَافَانِیۡ (4)

حدیث ۷: حِصن حَصین میں ہے کہ یوں فرماتے:

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ الَّذِیۡ اَخۡرَجَ مِنۡ بَطۡنِیۡ مَا یَضُرُّنِیۡ وَاَبۡقٰی فِیۡهِ مَا یَنۡفَعُنِیۡ (5)

حدیث ۸: متعدد کتب میں بکثرت صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے مروی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: ''جب پاخانے کو جاؤ تو قبلہ کو نہ مونھ کرو، نہ پیٹھ اور عضوِتناسُل کو دہنے ہاتھ سے چھونے اور داہنے ہاتھ سے استنجا کرنے سے منع فرمایا۔'' (6)

حدیث ۹: ابو داود و ترمذی ونسائی اَنَس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب بیت الخلا کو

---

1 ...... "صحيح البخاري"، كتاب الوضوء، باب مايقول عند الخلاء، الحديث: ١٤٢، ج١، ص٧٣.

ترجمہ: اے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں پلیدی اور شیاطین سے۔

2 ...... "جامع الترمذي"، أبواب الصلاة، باب ما ذكر من التسمية عند دخول الخلاء، الحديث: ٦٠٦، ج٢، ص١١٣.

3 ...... "جامع الترمذي"، أبواب الطهارة، باب مايقول إذا خرج من الخلاء، الحديث: ٧، ج١، ص٨٧.

ترجمہ: اللہ عزوجل سے مغفرت کا سوال کرتا ہوں۔

4 ...... "سنن ابن ماجه"، أبواب الطهارة، باب مايقول إذا خرج من الخلاء، الحديث: ٣٠١، ج١، ص١٩٣.

ترجمہ: حمد ہے اللہ کے لیے جس نے اذیت کی چیز مجھ سے دور کردی اور مجھے عافیت دی۔

5 ...... "الحصن الحصين"

ترجمہ: حمد ہے اللہ کے لیے جس نے میرے شکم سے وہ چیز نکال دی جو مجھے ضرر دیتی اور وہ چیز باقی رکھی جو مجھے نفع دے گی۔

6 ...... "صحيح البخاري"، كتاب الوضوء، باب النهي عن الاستنجاء باليمين، الحديث: ١٥٣،١٥٤، ج١، ص٧٤،٧٦.

جاتے، انگوٹھی اُتار لیتے[1]، کہ اس میں نام مبارک کندہ تھا۔

حدیث ۱۰: ابوداود و ترمذی نے انھیں سے روایت کی، جب قضائے حاجت کا ارادہ فرماتے تو کپڑا نہ ہٹاتے تاوقتیکہ زمین سے قریب نہ ہوجائیں۔[2]

حدیث ۱۱: ابوداود جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ حضور جب قضائے حاجت کو تشریف لے جاتے، تو اتنی دور جاتے کہ کوئی نہ دیکھے۔[3]

حدیث ۱۲: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ترمذی و نَسائی نے روایت کی، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ''گوبر اور ہڈیوں سے استنجا نہ کرو کہ وہ تمہارے بھائیوں جنّ کی خوراک ہے۔''[4] اور ابوداود کی ایک روایت میں کوئلے سے بھی ممانعت فرمائی۔[5]

حدیث ۱۳: ابوداود و ترمذی و نَسائی عبداللہ بن مُغفّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کوئی غُسل خانہ میں پیشاب نہ کرے، پھر اس میں نہائے یاوُضو کرے کہ اکثر وسوسے اس سے ہوتے ہیں۔''[6]

حدیث ۱۴: ابوداود و نَسائی عبداللہ بن سَرجِس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ حضور نے سوراخ میں پیشاب کرنے سے ممانعت فرمائی۔[7]

حدیث ۱۵: ابوداود و ابن ماجہ معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ حضور نے فرمایا: ''تین چیزیں جو سببِ لعنت ہیں، ان سے بچو: گھاٹ پر اور بیچ راستہ اور درخت کے سایہ میں پیشاب کرنا۔''[8]

حدیث ۱۶: امام احمد و ترمذی و نَسائی ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی، فرماتی ہیں جو شخص تم سے یہ کہے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہوکر پیشاب کرتے تھے تو تم اسے سچا نہ جانو، حضور نہیں پیشاب فرماتے مگر بیٹھ کر۔[9]

1...... "جامع الترمذي"، أبواب اللباس... إلخ، باب ماجاء في لبس الخاتم...إلخ، الحديث: ۱۷۵۲، ج۳، ص۲۸۹.

2...... "جامع الترمذي"، أبواب الطهارة، باب ماجاء في الاستتار عند الحاجة، الحديث: ۱٤، ج۱، ص۹۲.

3...... "سنن أبي داود"، كتاب الطهارة، باب التخلي عند قضاء الحاجة، الحديث: ۲، ج۱، ص۳۵.

4...... "جامع الترمذي"، أبواب الطهارة، باب ماجاء في كراهية مايستنجي به، الحديث: ۱۸، ج۱، ص۹٦.

5...... "سنن أبي داود"، كتاب الطهارة، باب ما ينهى عنه أن يستنجي به، الحديث: ۳۹، ج۱، ص٤۸.

6...... "سنن أبي داود"، كتاب الطهارة، باب في البول في المستحم، الحديث: ۲۷، ج۱، ص٤٤.

7...... "سنن أبي داود"، كتاب الطهارة، باب النهي عن البول في الجحر، الحديث: ۲۹، ج۱، ص٤٤.

8...... "سنن أبي داود"، كتاب الطهارة، باب المواضع التي نهى عن البول فيها، الحديث: ۲٦، ج۱، ص٤۳.

9...... "جامع الترمذي"، أبواب الطهارة، باب ماجاء في النهى عن البول قائما، الحديث: ۱۲، ج۱، ص۹۰.

حدیث ۱۷: امام احمد وابوداود وابن ماجہ ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ''دو شخص پاخانہ کو جائیں اور سِتر کھول کر باتیں کریں، تو اللہ اس پر غضب فرماتا ہے۔''[1]

حدیث ۱۸: صحیح بُخاری وصحیح مسلم میں عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دو قبروں پر گزر فرمایا تو یہ فرمایا: ''کہ ان دونوں کو عذاب ہوتا ہے اور کسی بڑی بات میں (جس سے بچنا دشوار ہو) مُعذَّب نہیں ہیں، ان میں سے ایک پیشاب کی چھینٹ سے نہیں بچتا تھا اور دوسرا چغلی کھاتا''، پھر حضور نے کھجور کی ایک تر شاخ لے کر اس کے دو حصے کیے، ہر قبر پر ایک ایک ٹکڑا نصب فرمادیا۔ صحابہ نے عرض کی یارسول اللہ! یہ کیوں کیا؟ فرمایا: ''اس امید پر کہ جب تک یہ خشک نہ ہوں ان پر عذاب میں تخفیف[2] ہو۔''[3]

استنجے کے متعلق مسائل

مسئلہ ۱: جب پاخانہ پیشاب کو جائے تو مستحب ہے کہ پاخانہ سے باہر یہ پڑھ لے۔

بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ

پھر بایاں قدم پہلے داخل کرے اور نکلتے وقت پہلے داہنا پاؤں باہر نکالے اور نکل کر غُفْرَانَکَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَذْهَبَ عَنِّیْ مَا یُؤْذِیْنِیْ وَاَمْسَکَ عَلَیَّ مَا یَنْفَعُنِیْ کہے۔[4]

مسئلہ ۲: پاخانہ یا پیشاب پھرتے وقت یا طہارت کرنے میں نہ قِبلہ کی طرف مونھ ہو نہ پیٹھ اور یہ حکم عام ہے چاہے مکان کے اندر ہو، یا میدان میں اور اگر بھول کر قبلہ کی طرف مونھ یا پُشت کر کے بیٹھ گیا، تو یاد آتے ہی فوراً رُخ بدل دے اس میں امید ہے کہ فوراً اس کے لیے مغفرت فرمادی جائے۔[5]

مسئلہ ۳: بچّے کو پاخانہ پیشاب پھرانے والے کو مکروہ ہے کہ اس بچّے کا مونھ قِبلہ کو ہو یہ پھرانے والا گنہگار ہوگا۔[6]

---

1. ...... "سنن أبي داود"، كتاب الطهارة، باب كراهية الكلام عندالحاجة، الحديث: ١٥، ج١، ص٤٠.
2. ...... اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ قبروں پر پھول ڈالنا جائز ہے کہ یہ بھی باعث تخفیف عذاب ہیں جب تک خشک نہ ہوں نیز ان کی تسبیح سے میت کا دل بہلتا ہے۔ ۱۲ منہ
3. ...... "صحيح البخاري"، كتاب الوضوء، الحديث: ٢١٨، ج١، ص٩٦.
4. ...... "ردالمحتار"، كتاب الطهارة، فصل الاستنجاء، مطلب في الفرق بين الاستبراء... إلخ، ج١، ص٦١٥.
5. ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الطهارة، فصل الاستنجاء، مطلب في الفرق بين الاستبراء... إلخ، ج١، ص٦٠٨. و "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الفصل الثالث في الاستنجاء، ج١، ص٥٠.
6. ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الطهارة، فصل الاستنجاء، مطلب في الفرق بين الاستبراء... إلخ، ج١، ص٦١٠.

مسئلہ۴: پاخانہ، پیشاب کرتے وقت سورج اور چاند کی طرف نہ مونھ ہو، نہ پیٹھ۔ یوہیں ہَوا کے رُخ پیشاب کرنا ممنوع ہے۔(1)

مسئلہ۵: کوئیں یا حوض یا چشمہ کے کنارے یا پانی میں اگرچہ بہتا ہوا ہو یا گھاٹ پر یا پھلدار درخت کے نیچے یا اس کھیت میں جس میں زراعت موجود ہو یا سایہ میں جہاں لوگ اٹھتے بیٹھتے ہوں یا مسجد اور عیدگاہ کے پہلو میں یا قبرستان یا راستہ میں یا جس جگہ مویشی بندھے ہوں ان سب جگہوں میں پیشاب، پاخانہ مکروہ ہے۔ یوہیں جس جگہ وُضو یا غُسل کیا جاتا ہو وہاں پیشاب کرنا مکروہ ہے۔(2)

مسئلہ۶: خود نیچی جگہ بیٹھنا اور پیشاب کی دھار اونچی جگہ گرے یہ ممنوع ہے۔(3)

مسئلہ۷: ایسی سَخت زمین پر جس سے پیشاب کی چھینٹیں اُڑ کر آئیں پیشاب کرنا ممنوع ہے، ایسی جگہ کو کرید کر نَرم کر لے یا گڑھا کھود کر پیشاب کرے۔(4)

مسئلہ۸: کھڑے ہو کر یا لیٹ کر یا ننگے ہو کر پیشاب کرنا مکروہ ہے۔(5) نیز ننگے سر پاخانہ، پیشاب کو جانا یا اپنے ہمراہ ایسی چیز لے جانا جس پر کوئی دُعا یا اللہ و رسول یا کسی بزرگ کا نام لکھا ہو ممنوع ہے۔ یوہیں کلام کرنا مکروہ ہے۔

مسئلہ۹: جب تک بیٹھنے کے قریب نہ ہو کپڑا بدن سے نہ ہٹائے اور نہ حاجت سے زِیادہ بدن کھولے، پھر دونوں پاؤں کشادہ کر کے بائیں پاؤں پر زور دے کر بیٹھے اور کسی مسئلۂ دینی میں غور نہ کرے کہ یہ باعثِ محرومی ہے اور چھینک یا سلام یا اذان کا جواب زبان سے نہ دے اور اگر چھینکے تو زبان سے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نہ کہے، دل میں کہہ لے اور بغیر ضرورت اپنی شَرْمگاہ کی طرف نظر نہ کرے اور نہ اس نَجاست کو دیکھے جو اس کے بدن سے نکلی ہے اور دیر تک نہ بیٹھے کہ اس سے بواسیر کا اندیشہ ہے اور پیشاب میں نہ تھوکے، نہ ناک صاف کرے، نہ بلاضرورت کھنکارے، نہ بار بار اِدھر اُدھر دیکھے، نہ بیکار بدن چھوئے، نہ آسمان کی طرف نگاہ کرے بلکہ شرم کے ساتھ سر جھکائے رہے۔

---

1 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الطهارة، فصل الاستنجاء، مطلب: القول مرجح على الفعل، ج۱، ص ۶۱۰،۶۱۲.

2 ...... المرجع السابق، ص ۶۱۱-۶۱۳.

و "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب السابع في النجاسة و أحكامها، الفصل الثالث، ج۱ ص ۵۰.

3 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الطهارة، مطلب: القول مرجح على الفعل، ج۱، ص۶۱۲.

4 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب السابع في النجاسة و أحكامها، الفصل الثالث، ج۱، ص ۵۰.

5 ...... المرجع السابق.

جب فارغ ہو جائے تو مرد بائیں ہاتھ سے اپنے آلہ کو جڑ کی طرف سے سر کی طرف سونتے کہ جو قطرے رُکے ہوئے ہیں نکل جائیں، پھر ڈھیلوں سے صاف کر کے کھڑا ہو جائے اور سیدھے کھڑے ہونے سے پہلے بدن چھپا لے جب قطروں کا آنا موقوف ہو جائے، تو کسی دوسری جگہ طہارت کے لیے بیٹھے اور پہلے تین تین بار دونوں ہاتھ دھولے اور طہارت خانہ میں یہ دُعا پڑھ کر جائے۔ **بِسْمِ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَبِحَمْدِهٖ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى دِيْنِ الْاِسْلَامِ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَاجْعَلْنِيْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ الَّذِيْنَ لَاخَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ** ۔[1]

پھر داہنے ہاتھ سے پانی بہائے اور بائیں ہاتھ سے دھوئے اور پانی کا لوٹا اونچا رکھے کہ چھینٹیں نہ پڑیں اور پہلے پیشاب کا مقام دھوئے پھر پاخانہ کا مقام اور طہارت کے وقت پاخانہ کا مقام سانس کا زور نیچے کو دے کر ڈھیلا رکھیں اور خوب اچھی طرح دھوئیں کہ دھونے کے بعد ہاتھ میں بُو باقی نہ رہ جائے، پھر کسی پاک کپڑے سے پونچھ ڈالیں اور اگر کپڑا پاس نہ ہو تو بار بار ہاتھ سے پونچھیں کہ برائے نام تری رہ جائے اور اگر وسوسہ کا غلبہ ہو تو رومالی پر پانی چھڑک لیں، پھر اس جگہ سے باہر آ کر یہ دُعا پڑھیں۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ جَعَلَ الْمَاءَ طَهُوْرًا وَّالْاِسْلَامَ نُوْرًا وَّقَائِدًا وَّدَلِيْلًا اِلَى اللّٰهِ وَاِلٰى جَنَّاتِ النَّعِيْمِ اَللّٰهُمَّ حَصِّنْ فَرْجِيْ وَطَهِّرْ قَلْبِيْ وَمَحِّصْ ذُنُوْبِيْ** ۔[2]

مسئلہ ۱۰: آگے یا پیچھے سے جب نَجاست نکلے تو ڈھیلوں سے استنجا کرنا سنّت ہے اور اگر صرف پانی ہی سے طہارت کر لی تو بھی جائز ہے مگر مستحب یہ ہے کہ ڈھیلے لینے کے بعد پانی سے طہارت کرے۔[3]

مسئلہ ۱۱: آگے اور پیچھے سے پیشاب، پاخانہ کے سوا کوئی اَور نَجاست، مثلاً خون، پیپ وغیرہ نکلے یا اس جگہ خارِج سے نَجاست لگ جائے تو بھی ڈھیلے سے صاف کر لینے سے طہارت ہو جائے گی جب کہ اس موضع سے باہر نہ ہو مگر دھو ڈالنا مستحب ہے۔[4]

---

1. ...... اللہ کے نام سے جو بہت بڑا ہے اور اسی کی حمد ہے خدا کا شکر ہے کہ میں دین اسلام پر ہوں۔ اے اللہ تو مجھے توبہ کرنے والوں اور پاک لوگوں میں سے کر دے جن پر نہ خوف ہے اور نہ وہ غم کریں گے۔ ۱۲
2. ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب السابع في النجاسة و أحكامها، الفصل الثالث، ج١، ص٥٠.
و "ردالمحتار"، كتاب الطهارة، فصل الاستنجاء، مطلب في الفرق بين الاستبراء... إلخ، ج١، ص٦١٥.
حمد ہے اللہ کے لیے جس نے پانی کو پاک کرنے والا اور اسلام کو نور اور خدا تک پہنچانے والا اور جنت کا راستہ بتانے والا کیا اے اللہ تو میری شرم گاہ کو محفوظ رکھ اور میرے دل کو پاک کر اور میرے گناہ دُور کر۔ ۱۲
3. ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب السابع في النجاسة و أحكامها، الفصل الثالث، ج١، ص٤٨.
4. ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب السابع في النجاسة و أحكامها، الفصل الثالث، ج١، ص٤٨.

مسئلہ۱۲: ڈھیلوں کی کوئی تعداد مُعیّن سنّت نہیں بلکہ جتنے سے صفائی ہو جائے تو اگر ایک سے صفائی ہوگئی سنّت ادا ہوگئی اور اگر تین ڈھیلے لیے اور صفائی نہ ہوئی سنّت ادا نہ ہوئی، البتہ مستحب یہ ہے کہ طاق ہوں اور کم سے کم تین ہوں تو اگر ایک یا دو سے صفائی ہوگئی تو تین کی گنتی پوری کرے اور اگر چار سے صفائی ہو تو ایک اور لے کہ طاق ہو جائیں۔[1]

مسئلہ۱۳: ڈھیلوں سے طہارت اس وقت ہوگی کہ نَجاست سے مخرج کے آس پاس کی جگہ ایک درم سے زِیادہ آلودہ نہ ہو اور اگر درم سے زِیادہ سَن جائے تو دھونا فرض ہے مگر ڈھیلے لینا اب بھی سنّت رہے گا۔[2]

مسئلہ۱۴: کنکر، پتھر، پھٹا ہوا کپڑا یہ سب ڈھیلے کے حکم میں ہیں، ان سے بھی صاف کر لینا بلا کراہت جائز ہے، دیوار سے بھی استنجا سکھا سکتا ہے مگر شرط یہ ہے کہ وہ دوسرے کی دیوار نہ ہو، اگر دوسرے کی ملک ہو یا وقف ہو تو اس سے استنجا کرنا مکروہ ہے اور کرلیا تو طہارت ہو جائے گی، جو مکان اس کے پاس کرایہ پر ہے اس کی دیوار سے استنجا سکھا سکتا ہے۔[3]

مسئلہ۱۵: پرائی دیوار سے استنجے کے ڈھیلے لینا جائز نہیں اگرچہ وہ مکان اس کے کرایہ میں ہو۔

مسئلہ۱۶: ہڈّی اور کھانے اور گوبر اور پکی اینٹ اور ٹھیکری اور شیشہ اور کوئلے اور جانور کے چارے سے اور ایسی چیز سے جس کی کچھ قیمت ہو، اگرچہ ایک آدھ پیسہ سہی ان چیزوں سے استنجا کرنا مکروہ ہے۔[4]

مسئلہ۱۷: کاغذ سے استنجا منع ہے، اگرچہ اس پر کچھ لکھا نہ ہو یا ابوجہل ایسے کافر کا نام لکھا ہو۔

مسئلہ۱۸: داہنے ہاتھ سے استنجا کرنا مکروہ ہے، اگر کسی کا بایاں ہاتھ بیکار ہوگیا تو اسے دہنے ہاتھ سے جائز ہے۔[5]

مسئلہ۱۹: آلہ کو دہنے ہاتھ سے چھونا، یا داہنے ہاتھ میں ڈھیلا لے کر اس پر گزارنا مکروہ ہے۔[6]

مسئلہ۲۰: جس ڈھیلے سے ایک بار استنجا کرلیا اسے دوبارہ کام میں لانا مکروہ ہے مگر دوسری کروٹ اس کی صاف ہو تو اس سے کر سکتے ہیں۔[7]

مسئلہ۲۱: پاخانہ کے بعد مرد کے لیے ڈھیلوں کے استعمال کا مستحب طریقہ یہ ہے کہ گرمی کے موسم میں پہلا ڈھیلا

---

1 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب السابع في النجاسة و أحكامها، الفصل الثالث، ج١، ص٤٨.

2 ...... المرجع السابق.

3 ...... "ردالمحتار"، كتاب الطهارة، فصل الاستنجاء، مطلب: إذا دخل المستنجي... إلخ، ج١، ص ٦٠١.

4 ...... "الدرالمختار" و "رد المحتار"، كتاب الطهارة، فصل الاستنجاء، مطلب: إذا دخل المستنجي في ماء قليل، ج١، ص٦٠٥.

5 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب السابع في النجاسة و أحكامها، الفصل الثالث، ج١، ص٥٠.

6 ...... المرجع السابق، ص٤٩.

7 ...... المرجع السابق، ص٥٠.

آگے سے پیچھے کو لے جائے اور دوسرا پیچھے سے آگے کی طرف اور تیسرا آگے سے پیچھے کو اور جاڑوں میں پہلا پیچھے سے آگے کو اور دوسرا آگے سے پیچھے کو اور تیسرا پیچھے سے آگے کو لے جائے۔[1]

مسئلہ ۲۲: عورت ہر زمانہ میں اسی طرح ڈھیلے لے جیسے مرد گرمیوں میں۔[2]

مسئلہ ۲۳: پاک ڈھیلے داہنی جانب رکھنا اور بعد کام میں لانے کے بائیں طرف ڈال دینا، اس طرح پر کہ جس رُخ میں نَجاست لگی ہو نیچے ہو مستحب ہے۔[3]

مسئلہ ۲۴: پیشاب کے بعد جس کو یہ احتمال ہے کہ کوئی قطرہ باقی رہ گیا یا پھر آئے گا، اس پر اِستبرا (یعنی پیشاب کرنے کے بعد ایسا کام کرنا کہ اگر قطرہ رُکا ہو تو گر جائے) واجب ہے، استبرا ٹہلنے سے ہوتا ہے یا زمین پر زور سے پاؤں مارنے یا دہنے پاؤں کو بائیں اور بائیں کو دہنے پر رکھ کر زور کرنے یا بلندی سے نیچے اترنے یا نیچے سے بلندی پر چڑھنے یا کھنکارنے یا بائیں کروٹ پر لیٹنے سے ہوتا ہے اور استبرا اس وقت تک کرے کہ دل کو اطمینان ہو جائے، ٹہلنے کی مقدار بعض علماء نے چالیس قدم رکھی مگر صحیح یہ ہے کہ جتنے میں اطمینان ہو جائے اور یہ استبرا کا حکم مردوں کے لیے ہے، عورت بعد فارغ ہونے کے تھوڑی دیر وقفہ کر کے طہارت کر لے۔[4]

مسئلہ ۲۵: پاخانہ کے بعد پانی سے استنجے کا مستحب طریقہ یہ ہے کہ کشادہ ہو کر بیٹھے اور آہستہ آہستہ پانی ڈالے اور انگلیوں کے پیٹ سے دھوئے انگلیوں کا سِرا نہ لگے اور پہلے بیچ کی انگلی اُونچی رکھے، پھر وہ جو اس سے متصل ہے اس کے بعد چھنگلیا اُونچی رکھے اور خوب مبالغہ کے ساتھ دھوئے، تین انگلیوں سے زِیادہ سے طہارت نہ کرے اور آہستہ آہستہ ملے یہاں تک کہ چکنائی جاتی رہے۔[5]

مسئلہ ۲۶: ہتھیلی سے دھونے سے بھی طہارت ہو جائے گی۔[6]

مسئلہ ۲۷: عورت ہتھیلی سے دھوئے اور بہ نسبت مرد کے زیادہ پھیل کر بیٹھے۔[7]

---

1 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب السابع في النجاسة و أحكامها، الفصل الثالث، ج١، ص٤٨.

2 ...... "نورالإيضاح"، كتاب الطهارة، فصل في الاستنجاء، ص١٠.

3 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب السابع في النجاسة و أحكامها، الفصل الثالث، ج١، ص٤٨.

4 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب السابع في النجاسة و أحكامها، الفصل الثالث، ج١، ص٤٩.
و "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، كتاب الطهارة، فصل الاستنجاء، مطلب: في الفرق بين الاستبراء... إلخ، ج١، ص٦١٤.

5 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب السابع في النجاسة و أحكامها، الفصل الثالث، ج١، ص٤٩.

6 ...... المرجع السابق.

7 ...... المرجع السابق.

مسئلہ ۲۸: طہارت کے بعد ہاتھ پاک ہو گئے مگر پھر دھولینا بلکہ مٹی لگا کر دھونا مستحب ہے۔ [1]

مسئلہ ۲۹: جاڑوں میں بہ نسبت گرمیوں کے دھونے میں زِیادہ مبالغہ کرے اور اگر جاڑوں میں گرم پانی سے طہارت کرے، تو اسی قدر مبالغہ کرے جتنا گرمیوں میں مگر گرم پانی سے طہارت کرنے میں اتنا ثواب نہیں جتنا سرد پانی سے اور مرض کا بھی احتمال ہے۔ [2]

مسئلہ ۳۰: روزے کے دنوں میں نہ زِیادہ پھیل کر بیٹھے نہ مبالغہ کرے۔ [3]

مسئلہ ۳۱: مرد لُنجھا ہو تو اس کی بی بی استنجا کرادے اور عورت ایسی ہو تو اس کا شوہر اور بی بی نہ ہو یا عورت کا شوہر نہ ہو تو کسی اور رشتہ دار بیٹا، بیٹی، بھائی، بہن سے استنجا نہیں کرا سکتے بلکہ معاف ہے۔ [4]

مسئلہ ۳۲: زمزم شریف سے استنجا پاک کرنا مکروہ ہے [5] اور ڈھیلا نہ لیا ہو تو ناجائز۔

مسئلہ ۳۳: وُضو کے بقیہ پانی سے طہارت کرنا خلافِ اَولیٰ ہے۔

مسئلہ ۳۴: طہارت کے بچے ہوئے پانی سے وُضو کر سکتے ہیں، بعض لوگ جو اس کو پھینک دیتے ہیں یہ نہ چاہیے اسراف میں داخل ہے۔ [6]

قد تم بحمد الله سبحٰنه و تعالیٰ هذا الجزء فی مسائل الطهارة وله الحمد اولا و اخرا و باطنا و ظاهرا کما یحب ربنا و یرضی وهو بکل شیٍٔ علیم ولا حول ولا قوة الا باللّٰه العلی العظیم و صلی اللّٰه علی خیر خلقهٖ سیدنا و مولانا محمد و اٰله وصحبه و ا بنه و ذریته و علماء ملته و اولیاء امته اجمعین اٰمین والحمد للّٰه رب العٰلمین۔ وانا الفقیر المفتقر الی اللّٰه الغنی ابو العلا امجد علی الاعظمی غفر اللّٰه له ولوالدیه۔ اٰمین

اعظمی رضوی
۱۳۲۹
محمد امجد علی

---

1 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب السابع في النجاسة و أحكامها، الفصل الثالث، ج١، ص٤٩.

2 ...... المرجع السابق. 3 ...... المرجع السابق.

4 ...... "الفتاوى الهندية"، كتاب الطهارة، الباب السابع في النجاسة و أحكامها، الفصل الثالث، ج١، ص٤٩.
و "الدرالمختار"و"ردالمحتار"، كتاب الطهارة، فصل الاستنجاء، مطلب: إذا دخل المستنجي في ماء قليل، ج١، ص٦٠٧.

5 ...... "ردالمحتار"، كتاب الطهارة، باب المياه، ج١، ص٣٥٨.
و"الفتاوى الرضوية"، ج٢، ص٤٥٢.

6 ...... "الفتاوى الرضوية"، ج٤، ص ٥٧٥.